درود و سلام کے متعلق احادیثِ کریمہ اور حکایات کا بہترین مجموعہ

مِصباح السّلام علیٰ خیر الانام

یعنی

الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ

کے صیغوں کا ثبوت

درود و سلام کی فضیلت میں 40 احادیث کریمہ
کے مبارک صیغوں کا 50 سے زائد کتب سے ثبوت
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ
درود و سلام پڑھنے والوں کی حکایات اور نہ پڑھنے والوں کا انجام

مؤلف:
مولانا محمد قاسم مدنی

زاویہ پبلشرز
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

کے صیغوں کا ثبوت

درود و سلام کے متعلق احادیثِ کریمہ اور حکایات کا بہترین مجموعہ

مِصباحُ السَّلام علیٰ خیرِ الانام

یعنی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ ﷺ

کے صیغوں کا ثبوت

درود و سلام کی فضیلت میں 40 احادیث کریمہ

کے مبارک صیغوں کا 50 سے زائد کتب سے ثبوت

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہ

درود و سلام پڑھنے والوں کی حکایات اور نہ پڑھنے والوں کا انجام

مؤلف: مولانا محمد قاسم مدنی

زاویہ پبلشرز

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

Ph: 042-37248657- 37249558

Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

2014ء

بار اول.......................1100

ہدیہ.......................[redacted]

ناشر.......................نجابت علی تارڑ

﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-7842176

﴿ملنے کے پتے﴾

زاویہ پبلشرز

شوروم

ظہور ہوٹل، دکان نمبر 2

داتا دربار مارکیٹ، لاہور

042-37248657 042-37249558

Email: zaviapublishers@gmail.com

مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ رضویہ آرام باغ، کراچی	021-32216464
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
اشرف بک ایجنسی، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5551519
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، حیدر آباد	022-2780547
مکتبہ متینویہ، پرانی سبزی منڈی روڈ، بھاول پور	0301-7728754
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
اقرا بک سیلرز، فیصل آباد	041-2626250
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510

انتساب

فیضِ قدیر سے فقیرِ حقیر نے جو کچھ اس تالیف میں تحریر کیا اس کو

عالم اسلام کی نامور عظیم روحانی ہستی حضور داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

اور

دورِ حاضر کی عظیم مذہبی و روحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت،

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ دعوتِ اسلامی ابو البلال

حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت

برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

اور

میں اپنے تمام اساتذہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھ حقیر کی انگلی پکڑ کر شارعِ اسلام پر گامزن کیا جنہوں نے فقیر حقیر کو اپنی محنت شاقہ سے علوم ظاہری و باطنی سے نوازا۔ اور ان کا بھی جنہوں نے اس کی پروف ریڈنگ میں تعاون کیا یعنی مولانا محمد یوسف رضا العطاری وغیرہ اور ان کے علاوہ تمام احباب کا جنہوں نے دعاؤں سے نوازا اللہ تعالیٰ میرے تمام اساتذہ اور تمام احباب کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر من العباد

محمد قاسم عطاری مدنی عفی عنہ

فہرست

حمد باری تعالیٰ

فکر اسفل ہے میری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور ہی پر نہیں موقوف اجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں
کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا

طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے ہیں موسیٰ
کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

آمد حشر سے اک عید ہے مشتاقوں کی
اسی پردہ میں تو ہے جلوۂ زیبا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو میرا مالک ومولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یونہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہی

(کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

منقبت

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہان میں سہارا غوث اعظم کا

ہمیں بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث الاعظم کا

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل ان کو دیا وہ رب نے جس میں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
سید المرسلین
الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ
و علی الك و اصحابك یا حبیب اللہ

آج امت مسلمہ کا کاروان تاریخ کے نازک موڑ پر کھڑا ہے اور جس قدر خطرات بے چینیاں آج اہل حق کو ہیں شاید پوری تاریخ میں خدا کے ماننے والوں کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوا ہو۔ ہر طرف اسلام کے خلاف پراپیگنڈے اور حملے نظر آرہے ہیں۔ سرداری کا منصب پانے والے آج انگریز کی نوکری و دربانی میں فخر کرتے ہیں۔ اسلام کو سہارہ دینے والے آج اس کا شیرازہ بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ وہ فلسطین کی مقدس وادی جو اہل حق کا مسکن تھی۔ کلمہ حق بلند کرنے والوں کو علی الاعلان وہاں سے نکال دیا گیا۔

زمین و آسمان نے بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مسلمانوں کو ان اپنے گھروں سے نکالے جانے کا تماشہ دیکھا۔

وہ عراق کی سر زمین جو اللہ کے پیغمبروں، اماموں اور اولیاء کرام کی سر زمین ہے۔ وہاں کب سے کشت وخون کا سلسلہ جاری ہے اور افغانستان کی سر زمین کے اندر دشمن اسلام نے کس قدر اپنے ہتھیاروں کو آزمایا۔

آج پاکستان کو زہر دام لانے کے ساتھ شام وایران کو مٹانے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔کوئی ایک خطرہ نہیں بلکہ ہر طرف اندھیروں نے ڈیرے جما لیے ہیں۔ مسلمانوں کی بدحالی دیکھ کر جگر پانی پانی اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ دن ہمیں کیوں دیکھنے پڑ رہے ہیں؟

یہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے سے نہ قسمت کا گلہ ہے
فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

مالی طور پر مسلمانوں کو ہر طرف لوٹنا یہ تو عالمگیر مسئلہ ہے لیکن مسلمان ہو کر منافقانہ چال چلنا لوگوں کے ایمانوں کو لوٹنا بھی عالمگیر مسئلہ بنتا جارہا ہے۔ مذاہب فاسدہ رکھنے والے لوگ ہر طرف سے مسلک حقہ کو لوٹ رہے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب کچھ بتادیا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان حالات کا صدیوں قبل مشاہدہ فرما کر ہمیں اس سے آگاہ کر دیا تھا۔ یہ تمام خطرات جو آج اسلام اور اہل اسلام کو درپیش ہیں، نگاہِ نبوت کے سامنے اس وقت موجود تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو بیان فرما کر تمام خطرات سے ہمیں آگاہ کر دیا۔

کتنی کم بختی ہے کہ جب سب کچھ وہ ہمارے لیے بیان فرما گئے۔ ہم ان کو پڑھ اور سن نہیں سکتے اور اگر پڑھ اور سن لیں تو عمل کرنا گوارہ نہیں کرتے۔

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"یُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْكُمْ كَمَا تُدَاعَی الْاَكَلَةُ اِلٰی قَصْعَتِهَا۔" (مشکوٰۃ ص 459 ابوداؤد شریف)

ترجمہ: "وہ وقت قریب ہے، سارے کفریہ گروہ مل کر ایک دوسرے کو تمہارے بارے یوں بلائیں گے جس طرح ایک پلیٹ میں کھانے والے بہت سے ہوں اور وہ سب اس پلیٹ کی طرف سب کو بلا رہے ہوں۔"

اس حدیث پاک میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ کفر متحد ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہو جائے گا۔ میری امت ایک پلیٹ کی طرح درمیان میں ہوگی اور دائیں بائیں چاروں طرف دشمن اتحاد کر کے آجائے گا اور ایک دوسرے کو دعوت دیں گے آؤ تم بھی کھالو! آؤ تم بھی کھالو! تمہارا بھی حصہ ہے۔

آج ملک پاکستان میں اور اس سے باہر یہی مسئلہ ہے کہ گمراہ فرقے اکٹھے اور متحد ہو کر اور اتحاد بین المسلمین کا نعرہ بلند کر کے مسلک حقہ اہلسنت کو ہر طرف سے کمزور کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ مسلک اہل سنت و جماعت روز بروز کمزور ہوتا جارہا ہے۔ کئی دینی مدارس بند ہو گئے۔ مساجد تعلیم یافتہ علماء سے خالی ہو گئیں اور ہوتی جارہی ہیں۔ علمائے متقدمین کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے وعظ و تقریر کرنے والے اسد دنیا سے اٹھ گئے اور قرآن و حدیث کا عطر نکال کر عوام کے سامنے پیش کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

آج مسلک حقہ کو نقصان پہنچانے والے کون ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ

ہمیں نقصان پہنچانے والے ہمارے اپنے اہل سنت کہلانے والے ہیں۔

ان میں چند درجِ ذیل ہیں:

(1) جاہل نعت خواں حضرات:

بلا شبہ رسول اکرم ﷺ کی نعت خوانی عبادت ہے بلکہ رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے لیکن ان نعت خوانوں کے لیے جو پابند شرع اور فرائض و واجبات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے نہیں جو روزانہ داڑھی چٹ کرواتے ہیں اور تربوز کی طرح بوتھا (چہرہ) صاف کروا کر افریقہ کے بندر کی مانند چھلانگیں مار کر اسٹیج پر چڑھ جاتے ہیں۔ ایسے نعت خوانوں کو پیسہ دینا گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ کیونکہ یہ تعاون علی الاثم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

ترجمہ: ''گناہ اور زیادتی پر کسی کی مدد نہ کرو۔''

جو لوگ محفل نعت خوانی کر کے پیسہ وصول کرتے ہیں اور انہیں پیسوں سے داڑھی منڈاتے ہیں۔ حالانکہ داڑھی منڈانا حرام اور اس پر تعاون بھی حرام ہے۔

اے میرے مسلمان بھائیو!

ذرا مجھے بھی بتاؤ کہ یہ تمہارا ان کو پیسے دینا گناہ ہے یا نہیں؟ تمہارا یہ تعاون مفضی الی الاثم ہے یا نہیں؟ مروجہ محافل نعت خوانی نے مسلک اہل سنت کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔

بعض لوگوں نے تو اس کو اپنا بزنس اور کاروبار بنا لیا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے نام پر لاکھوں روپے جمع کرتے ہیں۔ کچھ نعت خوانوں کو دیتے اور باقی منتظمین

محفل ہڑپ کر جاتے ہیں۔ اس طرح اہل سنت و جماعت کی وہ قیمتی دولت جو نبی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کو پھیلانے پر خرچ ہونی تھی وہ بدعمل نعت خوانوں کے نام پر بینکوں میں جمع ہوگئی اور وہ لوگ مالِ مفت دلِ بے رحم کے تحت اس مالِ غریباں کو اپنی ذاتی عیش و عشرت میں کھپاتے اور کھاتے ڈکاریں مارتے پھرتے ہیں۔

بعض محفلوں میں دیکھا گیا ہے کہ جاہل بدکردار اور بدعمل نعت خوانوں پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے لٹائے جاتے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج سجائے جاتے ہیں حالانکہ سونے کا استعمال مرد پر حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام۔ یا تو سونا پہننے والے نعت خواں حضرات مرد ہی نہیں۔ ان کے پہنے ہوئے لباس کا قرینہ اس بات پر دال ہے یا پھر مرد ہیں مگر شریعت محمدیہ سے جاہل اور حد درجہ کے ناواقف ہیں۔ کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:

حُرِّمَ لباسُ الْحَرِیْرِ والذہبِ علی ذُکُورِ امتی۔

ترجمہ: ''میرے امت کے مردوں پر ریشم اور سونے کو پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔''

مگر آہ ان لوگوں کی اصلاح کون کرے۔ انہوں نے خود اسلام کے دروازوں کو مقفل کر لیا ہے۔ ان کو کون سمجھائے کیونکہ تاج پہننے اور پہنانے والے جاہل بلکہ جہالت کا پلندہ ہیں جو پیسہ اہل سنت کی ترقی کے لیے خرچ ہونا تھا وہ ان کی جیبوں میں چلا گیا۔ ساری ساری رات محفل جمانے کے لیے عوام کو عمرے کے ٹکٹ کا لالچ دے کر بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ تمام آکلین لنگرے کی صبح کی نماز ہی رہ جاتی ہے۔ ایک مستحب کام کے لیے فرض کا ترک حرام اور اشد حرام ہے۔

خدارا غور کرو!

ایسے کام سے خدااور رسول راضی ہوں گے یاناراض؟

یقیناً وہ ناراض ہی ہوں گے۔تو ذرا سوچو کہ لاکھوں روپے خرچ ہوئے مگر حاصل رسولِ خدا ﷺ کی ناراضی ہوئی۔مگران عقل کے اندھوں خرد کے دشمنوں کوکون سمجھائے۔

آج کل ہمارے نعت خوانوں کا حال بھی لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔دنیا کا سب سے بڑا ڈانسر پاکستان کا گولڈمیڈلسٹ نعت خواں بنا بیٹھا ہے۔حضرت کی نمود ونمائش کوٹھے میں بیٹھ کر پیسہ کمانے والی کی طرح ہے اوران کا سینہ سوز وگداز سے خالی اور چہرہ سنت مصطفی ﷺ سے مجرد پھر بھی عوام میں سوز وگداز پیدا کرنے کی بھرپور کوشش ناکام کررہے ہوتے ہیں۔مگرکہاں عوام اتنی بھی بھولی نہیں وہ جانتی ہے کہ انگریزی تہذیب کا متوالااور فیشن پر مرمٹنے والا، سنت مصطفیٰ سے گریزاں اور منہ پھیرنے والے کی یہ ساری بناوٹیں ظاہری اور ریاکاری کی بناء پر ہیں۔اوران کی نعتیں الامان والحفیظ شاید نعت کے الفاظ کا اطلاق اس پر صحیح ہے یا نہیں۔ایک حضرت جھوم جھوم کراور گنبد نما پیٹ کو ہلا کر پڑھ رہے تھے۔

G.T روڈ تے بریکاں لگیاں طیبہ دی بہار ویکھ کے

اج گڈیاں تے گڈیاں وجیاں طیبہ دی بہار ویکھ کے

مسلمانو! ذرا ہوش کے ناخن لو۔کہ اس جیسی نعت کو سن کر یا پڑھ کر کیا امید ثواب رکھی جاسکتی ہے۔یقینا نہیں بلکہ ایسی نعتیں اسلام پر استہزاء کا سبب بنتی ہیں۔

خوبصورت نعت خواں اور منتظمین محفل:

مروجہ محفل نعت کا ایک نہایت گھناؤنا اور تاریک پہلو یہ بھی ہے۔محفل کی

انتظامیہ لوگوں سے پیسے بٹور کر ان نعت خوانوں کو بلاتے ہیں جن کی عمر کم اور ظاہری بناوٹ میں ذرا خوبصورت اور اپنے حسن و جمال کی کمائی کے عادی ہوتے ہیں۔

ان کی ڈبل دہاڑی لگ جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ان کی عادتِ کریمہ کا علم ہوتا ہے وہ نعت خوانی کے بہانے جنسی تسکین کے زیادہ متمنی ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے بدکردار ایک تیر سے دو شکار کر لیتے ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ بعض نعت خواں حضرات نعت پڑھنے کے بعد کسی عالی شان بڑے ہوٹل میں کمرہ بک کروا لیتے ہیں اور وہاں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو بتانے اور لکھے جانے کے قابل نہیں۔ لیکن افسوس میرے ان سنی بھائیوں کو کون عقل دے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو!
تمہاری داستان تک نہ رہے گی داستانوں میں

(2) جاہل گدی نشین:

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں اور بڑے خطرات کے ساتھ ساتھ ایک بڑا خطرہ جاہل گدی نشینوں کا بھی ہے۔ والدین محنت کر کے اور اس کا پھل حاصل کر کے رخصت ہو گئے۔ اب ان کی جگہ ان کی جاہل اولاد پیر بن گئی اور دھڑا دھڑ مرید کرنا شروع کر دیا۔ ہمارے اس دور میں جاہل پیروں کا طبقہ ایک ایسا رستا ہوا ناسور ہے جس کی کوئی دواء نہیں۔ یہ جہلاء حضرات اپنے مریدوں کو علماء کرام سے متنفر کرنے میں ہر وقت مصروفِ عمل رہتے اور ان کو کہتے ہیں کہ یہ ظاہر کے مولوی کیا جانیں حقیقت کیا ہے؟ اور طریقت کس شئی کا نام ہے، حالانکہ یقیناً وہ خود طریقت و حقیقت سے اتنے دور ہیں جتنا زمین سے آسمان۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام اہل سنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمن نے فتاویٰ رضویہ شریف کے اندر پیر کی چار شرائط بیان کی ہیں:

1. صحیح العقیدہ سنی ہو
2. عالم دین ہو
3. اعلانیہ گناہ کرنے والا نہ ہو
4. اس کا سلسلہ طریقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہو کسی جگہ منقطع نہ ہو۔

الامان والحفیظ ہمارے دور میں پیروں کی اکثریت علم دین سے بالکل کوری ہے۔ بعض تو وہ ہیں جن کو کسی شخص نے خلافت نہیں دی مگر پھر بھی مسند پر قابض ہیں بلکہ ایسے پیر بھی ہیں جنہوں نے اپنے ارشادات کے پھندے میں لوگوں کو پھنسانے کے لیے اپنے کسی مردہ بزرگ کی قبر پر دربار بنا کر خود اس کے سجادہ نشین ہو گئے اور سلسلہ پیری مریدی شروع کر لیا۔ خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہی کے نہایت ہی عمیق گھڑے میں اتارنا شروع کر دیا۔

ایسے پیر جو خود فیض ربانی سے کوسوں دور ہیں ان سے امید فیض رکھنا بانجھ عورت سے بچہ اور بیل سے دودھ طلب کرنے کے مترادف ہے۔

ان جہلاء نے اپنے مریدوں کے نام اور ان کے رہائشی پتہ جات کے رجسٹر تیار کروائے ہوئے ہیں۔ سالانہ دورے پر جاتے ہیں اور اپنے مریدوں کی دعوتوں اور ضیافتوں سے لطف اندوز ہو کر ان کا کباڑہ کر کے آتے ہیں۔

جب تک کوئی مرید جیبیں گرم نہیں کرتا اس وقت تک اس کے گھر سے حضرت کا خروج ممنوع و محال ہے۔

جب ایسے جاہل پیر اپنے بزرگوں کے عرس کرواتے ہیں تو ان کے ہاں عام

طور پر دو طرح کے کھانے پکتے ہیں۔

1. لنگر کی دال
2. روسٹ کیا ہوا مرغ

لنگر کی دال عوام الناس کے لیے اور روسٹ مرغ ان امیر زادوں کے لیے جن کی تجوریوں کے پوشیدہ ڈالروں پر پیر صاحب کی نظر کرم رہتی ہے۔ جن کو اپنی موت یاد نہیں وہ اپنے مریدوں کو احوالِ موت سے کیا آگاہ کرے گا۔ جو خود دنیا سے کنارہ کش نہیں ہو سکتا، وہ دنیاداروں کو اس کی تعلیم کیونکر دے سکتا ہے۔

شیخ جی کو فکر تھی ایک کے دس کیجئے
عزرائیل آ پہنچے کہ حضرت جان واپس کیجئے

بعض بے ضمیر پیر اور لوٹنے میں بے نظیر ایسے بھی ہیں جو امریکہ اور انگلینڈ وغیرہ کے دورے کرتے ہیں اور وہاں کے رہنے والے مریدوں کی ناز برداریاں کرتے اور اپنی جھولیاں ڈالروں سے خوب بھرتے ہیں۔ جسے مرید کی جھولی فیض محمدی ﷺ سے بھرنی چاہیے تھی وہ اپنی جھولی گندی دنیا سے بھرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایسے جاہل پیر اپنے دولت مند مریدوں کے پیچھے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح بھوکی بلی موٹے تازے چوہے کے پیچھے بھاگتی ہے۔ ان کا مقصد واحد صرف ڈالر اور روپے پیسے ہوتے ہیں۔ جن سے کوٹھی بنگلہ کار خریدی جا سکے تاکہ دوسروں کو لوٹنے میں آسانی ہو۔ فقیر کا ایک محفل میں جانے کا اتفاق ہوا تو محفل کے بعد دیکھا کہ پیر اور مرید کے درمیان تو تو میں میں ہو رہی ہے۔ پیر صاحب اصرار فرما رہے تھے کہ میں نے تمہارے جلسے کی صدارت کی ہے۔ میں پورے 25 ہزار روپے لوں گا۔ مرید صاحب 25 ہزار سن کر نیم جاں ہو گئے۔ آخر کار مرید کو پیر صاحب کی یہ آخری خواہش

بھی پوری کرنی پڑی۔ ایسے پیر دین کا کام کرنے کی بجائے امراء اور روٴسا سے لاکھوں روپیہ ہتھیانے کے سپیشلسٹ (Specialist) ہوتے ہیں۔ نت نئی کاریں ان کے آستانوں پر کھڑی ہوتی ہیں۔

سلوک کی ایک منزل:

جاہل پیر اور گدی نشین حضرات اکثر بد اعمالیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ دعوتوں اور ضیافتوں میں ان کی نمازیں گول اور جو ان کو سمجھائے تو اس کا بستر دنیا سے پکا گول ہو جاتا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ان کا نیا کرتوت سامنے آتا ہے۔

ایک پیر صاحب ایسے تھے جو دو پٹھان عورتیں اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ وہ ان کے فراق کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ لاہور کے اطراف میں ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ رات کو ذکر وفکر کی محفل منعقد ہوئی۔ بعد ازاں صاحب خانہ نے گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے تینوں کی چارپائیاں مکان کی چھت پر پہنچا دیں تاکہ خواب راحت میں خلل نہ آئے۔ حالانکہ مرید صاحب ان کے سکون میں سب سے بڑا خلل تھے۔ جب مرید صاحب آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ اس رات کی تاریکی میں پیر صاحب نے وہ تباہی مچائی جو لکھے جانے کے قابل نہیں۔ اچانک دریں اثنا پیر صاحب کی زیارت کے لیے چند مرید آپہنچے اور صاحب خانہ ان کے اصرار پر ان مریدوں کو چھت پر لے کر حاضر ہو گئے۔ جب پیر صاحب کو سیاہ کاری میں مصروف دیکھا تو مریدوں کو طیش آگیا تو وہ اس گرگ سمین کلب جحیم کے درپے ہوئے تو پیر صاحب ارشاد فرمانے لگے اور ریچھ کے منہ سے پھول جھڑنے لگے۔ اقوال کچھ یوں ترتیب پائے۔

ارے نادانو! تم کیا جانو یہ بھی سلوک کی ایک منزل ہے۔

لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

یہ ہیں جہنمی اونٹ اور خچر جنہوں نے اہل سنت و جماعت کو نقصانِ عظیم پہنچایا ہے۔انہوں نے گندے بلکہ گندگی کے پلندے دیوبندیوں اور وہابیوں کو اہل سنت پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔

اس واقعہ کو اخبار میں شائع کرنے کے بعد ایک وہابی مولوی کہتا ہے کہ دیکھ لو سنی پیروں کا یہ حال ہے۔

کام کوئی کر گیا بدنام اہل سنت و جماعت
گناہ کسی کا اور خمیازہ بھگتے اہل سنت و جماعت

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

ذرا ٹھنڈے دل سے غور کریں۔میرے وہ سنی بھائی جو ان جاہل پیروں پر اپنی تجوریاں کھول دیتے ہیں۔

اگر یہی پیسہ دینی مدارس پر خرچ ہوتا تو کتنا فائدہ ہوتا۔وہاں محدث و مدرس عالم مقرر پیدا ہوتے جو اپنی نصیحتوں اور بیانوں سے قرآن وسنت کی تبلیغ کرتے اور ہماری اصلاح کی کوئی سبیل نکل آتی۔مگر ہائے افسوس احساس زیاں جاتا رہا۔

کیسٹی مقررین:

اہل سنت کو نقصان پہنچانے میں کیسٹی مولویوں کا بھی بڑا کردار ہے۔ یہ علم سے بالکل کورے ہوتے ہیں۔پس مختلف مشہور مقررین کی کیسٹیں سن کر مقرر بن جاتے

ہیں۔ان کا سارے کا سارا علم صرف اور صرف کیسٹوں میں موجود ہوتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک کیسٹی مقرر کے پاس کوئی بھولا بھالا سنی تاریخ لینے چلا گیا اور ان سے کہا حضور ہمارے گاؤں میں اہل تشیع لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔آپ ہمارے ہاں قدم رنجا فرما کر ہمیں نوازیں اور آپ کا موضوع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان ہے۔حضرت اس آنے والے پر ایسے برس پڑے جیسے ان پر ایک جلسے میں گندے انڈے برسے تھے اور بلند آواز سے کہا کیا میں ایسی تقریر کرنے والا ہوں۔اس کے علاوہ اور کوئی موضوع آپ کے پاس نہیں ہے؟

اس قول سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت اس موضوع پر لب کشائی نہیں فرما سکتے۔لب کشائی کیسے فرمائیں کیونکہ اس عنوان کی کوئی کیسٹ حضرت کے کیسٹ ہاؤس میں موجود ہی نہیں۔ایسے کیسٹی مولوی جب جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں تو فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور علامہ کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔

سیاہ فام کیسٹی مولوی:

ایک کیسٹی مولوی جو قدرتِ الٰہی سے ایسے سیاہ فام ہیں کہ ان کو دیکھتے ہی یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے کسی افریقہ کے جنگل سے درآمد کیے گئے ہیں۔یہ حضرت جلسہ گاہ میں جانے سے پہلے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر پہلی رات کی دلہن کی طرح میک اپ کرتے ہیں۔اپنے ظلمت کدہ چہرے کو پوڈر کی تہہ سے مزین فرماتے ہیں۔دیکھنے والے کے تخیل میں یہ گمان ہوتا ہے کہ جامن پر نمک پاشی کی ہوئی ہو اور علمی سرمایہ کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے مسئلہ پوچھ لیا تو حضرت فرمانے لگے کہ میں عالم نہیں ہوں بلکہ مقرر ہوں۔

ایسے مقرر حضرات ہمارے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں، ظالم ہیں وہ لوگ جو ان کے کردار سے باخبر ہو کر بھی ان کو اپنے جلسوں کی زینت بناتے ہیں۔ اپنے اور عوام اہل سنت پر ظلم عظیم کا گناہ کماتے ہیں۔

کچھ ایسے مقررین بھی ہیں جو خود علم سے بہرے ہیں مگر بڑے بڑے جامعات کے مہتمم بنے بیٹھے ہیں۔

یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذہن فکر آخرت سے قدرے خالی ہے اور خوفِ خدا سے تہی دامن ہیں جن کا مقصد وحید حصولِ زر ہے۔ حصولِ دنیا کی خاطر اگر دین کو پس پشت بھی ڈالنا پڑے تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

جو امیروں کی چوکھٹ پر جبیں سائی کے عادی اور چند ٹکوں پر بک جاتے ہیں۔ جن کے ہاں حق گوئی کا جذبہ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا۔ ان لوگوں نے مدارس کی تعمیر صرف اور صرف اس لیے کی ہے تا کہ ان کا خالی جوف عظیم کسی نہ کسی طرح بھر جائے۔ لیکن ان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔

یہ وہ چند عوامل ہیں جن پر اہل سنت کا پیسہ بے دریغ خرچ ہوتا ہے۔ ان میں سے چند میں نے تحریر کیے اور باقیوں کو طوالت کے پیش نظر چھوڑ دیا گیا۔ جب ان عوامل کے لیے اہل سنت کا قیمتی سرمایہ خرچ ہوگا تو وہ دینی مدارس جہاں علم دین سکھایا جاتا ہے ان کے لیے روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے پیسوں کو دیکھ بھال کر خرچ کریں اور اس قیمتی سرمایہ کو اہل سنت کے مدارس میں خرچ کریں۔ تا کہ ان سے علم و عرفان کے موتی منجھے ہوئے عالم دین نکل سکیں۔ عوام تو عوام اچھے بلے مولوی کہلانے والے حضرات بھی معاذ اللہ ایسی فحش غلطیاں کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

اہلسنت کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب بدمذہب لوگوں کو گمراہ کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، اور ایمان اور عشق رسول چورانا ان کا مقصدِ وحید ہے اب یہ مسئلہ کھڑا ہے کہ چند بدمذہب لوگ مولوی ثناء اللہ کا فتوی دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ جیسا درود پاک پڑھنے سے روکتے ہیں وہ فتوی درج ذیل ہے۔

مولوی ثناء اللہ وہابی امرتسری:

سوال: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کہنے والا مسلمان کافر ہے۔ اگر کافر ہے تو کس حالت میں۔ نیز ایک مسلمان مولوی بغیر سوچ سمجھے کسی مندرجہ بالا الفاظ کہنے والے کو کافر کہہ دے تو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

جواب: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کہنے والے کی نیت پر حکم ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتا ہے تو شرک لازم آئے گا اور اگر بغیر حاضر و ناظر جاننے کے کہے تو شرک نہیں بدعت ہے کیونکہ زمانہ رسالت میں یہ تعلیم نہ تھی نہ عہد خلافت میں رواج تھا۔ لہٰذا بدعت ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۳۵۸ از ثناء اللہ امرتسری وہابی)

نعوذ باللہ اس فتوی میں درود پاک پڑھنے کو بدعت و کفر کہا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بے شمار فضائل وارد ہوئے۔ بارہا مرتبہ تاجدارِ ہر دوسرا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں درود پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے اور اپنے امتیوں کو درود شریف کے فضائل سے آگاہ کیا۔ صحابہ کرام و تابعین رحمۃ اللہ علیہم سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ کر برکتوں اور سعادتوں کا حصول کرتے رہے

اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے دلوں کو بھرتے رہے اور اپنی تمام مشکلات کے حل کے لیے درود وسلام کو بطورِ وظیفہ پڑھتے رہے۔ کئی صوفیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے روزمرہ زندگی کے معمولات سے وقت بچا کر درود وسلام کے لیے وقت مقرر کیا ہوا تھا۔ وہ اس مقررہ وقت میں سکون روح اور اطمینانِ قلب کے لیے وصالِ یار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ دنیا کے سب غم فوراً ہی، پہلے ختم ہو جاتے۔ اس طرح وہ اپنی جسمانی زندگی کی نشوونما کیساتھ ساتھ روحانی زندگی کی ترویج وترقی میں مصروفِ عمل رہتے۔ تغیر زمانی آہستہ آہستہ حیات روحانی میں کمی لاتا رہا۔ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ دنیا کی ظاہری زندگی کو گزار کر آخرت کی حیات جاوداں میں منتقل ہو گئے۔

بعد ازاں وہ ساری بہاریں جو عشق رسول کی وجہ سے میسر تھیں خزاں میں منتقل ہوتی گئیں۔ یہاں تک کہ کچھ ایسے ناخلف کلمہ گو بھی دنیا میں آئے جنہوں نے درود وسلام کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کی۔ درود پاک کی اہمیت کو تو کوئی ختم نہ کر سکا کیونکہ ہزارہا احادیث درود شریف کے بارے میں منقول تھیں۔ ان احادیث کو پس پشت ڈالنا ان کے بس کی بات نہ تھی لیکن انہوں نے تاجدارِ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنے کو ختم کرنے کی جسارت کی اور درود وسلام پڑھنے والوں کو کافر و بدعتی کہا جیسا کہ آپ نے پڑھ لیا اور اس کے علاوہ سرکارِ مدینہ کی محبت کے چوروں نے درود وسلام کو ختم کرنے کے بہت پروپیگنڈے کیے مگر ناکامی ان کے مقدر میں رہی۔ اب بھی ناکامی ان کے مقدر میں ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ ان شاء اللہ میں ان بدمذہبوں کی اس بکواس کا جواب دوں گا پھر میں نے اس پہ کام شروع کر دیا۔ سب سے پہلے وہ جو درود وسلام پڑھنے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں لکھیں۔ پھر اس کے بعد اَلصَّلوٰۃُ

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کے صیغوں کو ۵۰ سے زائد کتب سے ثابت کیا بعد ازاں درود پاک کی ترغیب کے لیے درود پاک پڑھنے والوں کے واقعات درج کیے۔اور آخر میں نہ پڑھنے والوں کا انجام کیا اس بارے میں واقعات کو لکھا۔اس کتاب سے مستفید ہونے والے اسلامی بھائیوں سے التجاء ہے کہ وہ میرے لیے بلاحساب مغفرت کی دعا ضرور کریں اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِكَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ ایمان والو تم بھی درود بھیجو ان پر اور خوب سلام بھیجو۔“

(کنز الایمان)

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں سلموا تسلیما کے مبارک الفاظ آئے ہیں۔

آیئے ان مبارک الفاظ کی توضیح و تفصیل پڑھتے ہیں۔

تسلیماً صیغہ جمع مذکر امر حاضر معروف سلموا کا مفعول مطلق ہے۔ مفعول مطلق تین چیزوں کے لیے آتا ہے۔

1. عدد کے لیے
2. نوع کے لیے
3. تاکید کے لیے

عدد کی مثال:

جَلَسْتُ جَلْسَةً۔

ترجمہ: ”میں ایک مرتبہ بیٹھا۔“

نوع کی مثال:

جلستُ جِلسَۃَ القاری۔

ترجمہ: "میں قاری کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا۔"

تاکید کے لیے:

ضربتُ عمروًا ضربًا۔

ترجمہ: "میں نے عمرو کو خوب مارا۔"

مذکورہ امثلہ سے واضح ہوگیا کہ تسلیماً تاکید کے لیے ہے کیونکہ تسلیماً دونوں مصادر جِلسَۃً اور جَلسَۃً) کے وزن پر نہیں ہے۔ معلوم ہوگیا کہ وہ (تسلیماً) تاکید کے لیے آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صلوا (درود شریف پڑھو) کے بعد تصلیۃ (خوب خوب پڑھو) کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے یہ پتہ چلا کہ درود شریف کی اتنی زیادہ ترغیب وتاکید نہیں جتنی عنداللہ سلام پڑھنے کی ہے۔ اگر سلام کے ساتھ درود پاک بھی پڑھا جائے تو یہ سونے پر سہاگہ کی مثل ہے کیونکہ درود وسلام دونوں پڑھنے کا حکم اللہ عزوجل نے دیا ہے۔ لہٰذا سب سے افضل درود وہ ہوگا جس میں درود اور سلام دونوں ہوں کیونکہ حکم قرآنی پر عمل دونوں کے پڑھنے سے ہوگا۔ وہی عمل سب سے افضل واعلیٰ ہے جو حکم قرآنی پر عمل کا سبب بنے۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ میں درود (الصلوۃ) اور سلام دونوں ہے۔ لہٰذا یہ درود پاک سب سے افضل واعلیٰ قرار پایا۔ درودِ ابراہیمی بھی افضل ہے لیکن وہ نماز کے اندر افضل ہے کیونکہ درودِ ابراہیمی صرف درود ہے سلام نہیں ہے۔ اس کو نماز کے اندر پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا کیونکہ نماز کے اندر سلام پہلے ہی

سے موجود ہے یعنی (السلام علیك ایھا النبی)

نماز کے اندر سلام موجود ہونے کی وجہ سے درودِ ابراہیمی کو نماز کے اندر پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خارج الصلوۃ (نماز کے باہر) صرف درودِ ابراہیمی ہی پڑھنا جائز ہے تو ایسا شخص سلموا تسلیماً والے حکم قرآن کا منکر ہوگا اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰه والا درود سنی علماء کی اختراع ہے اور انہوں نے اس بدعت کو ایجاد کیا۔ ایسے لوگ جھوٹے، بدطینت، بدکار اور محبت رسول اللّٰہ ﷺ سے فرار ہیں۔ ان کی صحبت ایمان کے لیے خطرے کا باعث اور ان سے دور رہنا ایمان کا تقاضہ ہے اور اے میرے بھولے بھالے سنی بھائیو!

یہ درود پاک (الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللّٰه) صحابہ کے عہد مبارک میں اور بعد ازاں تابعین، تبع تابعین کے زمانے میں پڑھا جاتا رہا اور ابھی تک پڑھا جا رہا ہے۔ اولیاء کرام میں اس درود پاک کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

سب سے پہلے وہ احادیث پیش کی جاتی ہیں جو درود پاک پڑھنے کے فضائل پر دلالت کرتی ہیں۔

درودِ پاک کی فضیلت میں ۴۰ احادیث مبارکہ

{1} عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلَاةً۔

ترجمہ: ''رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دِن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔''

{2} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً فِی الدُّنْیَا ۔ (سعادۃ الدارین ص 60)

ترجمہ: ''قیامت کے دِن ہر مقام میں میرے زیادہ نزدیک تم میں سے وہ ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر دُرود پاک زیادہ پڑھا ہوگا۔''

{3} عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَ کَتَبَ لَہٗ عَشَرَ حَسَنَاتٍ ۔ (ترمذی شریف ص 64 ج 1)

ترجمہ: ''رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں درج فرماتا ہے۔''

{4} عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوَاتٍ وَ حُطَّتْ عَنْہُ عَشَرُ خَطِیْئَاتٍ وَ رُفِعَتْ لَہٗ عَشَرُ دَرَجٰتٍ۔

(مشکوٰۃ ص 86 : آب کوثر)

ترجمہ: ''حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس

نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں
بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور اس کے
دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔"

{5} قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرَأَیْتَ اِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِیْ
كُلَّهَا عَلَیْكَ قَالَ اِذاً یَكْفِیْكَ اللہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی
مَا اَهَمَّكَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاكَ وَ آخِرَتِكَ وَاسْنَادُهٗ
جَیِّدٌ۔ (آب کوثر :القول البدیع ص 119)

ترجمہ: "کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) یہ فرمائیں کہ اگر آپ کی
ذاتِ بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسا رہے گا؟ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دُنیا و
آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لیے کافی ہے۔"

{6} عَنْ عَبْدِ اللہِ بِنْ عَمْرٍو قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَ
مَلَائِکَتُهٗ سَبْعِیْنَ صَلَاۃً۔

(آب کوثر :مشکوۃ شریف ص 87 القول البدیع ص 103)

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک بار
درود پاک پڑھے، اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر
رحمتیں بھیجتے ہیں۔

{7} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:
اَكْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَغْفِرَۃٌ

لِذُنُوْبِكُمْ وَاطْلُبُوْا اِلَی الدَّرَجَةَ وَالْوَسِیْلَةَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِیْ عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَةٌ لَّكُمْ۔

(جامع صغیر ص 54 ج 1)

ترجمہ: ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لیے شفاعت ہے۔''

{8} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

(آب کوثر: جامع صغیر ص 28 ج 2)

ترجمہ: ''تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا قیامت کے دِن تمہارے لیے نور ہو گا۔''

{9} عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَ مَنْ كَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ یَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ۔

(آب کوثر: دلائل الخیرات ص ۹)

ترجمہ: ''نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھ پر دُرود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہو گا اور جس کو پل صراط پر نور عطا

ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔"

{10} رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَنْجٰکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ اَھْوَالِھَا وَ مَوَاطِنِھَا اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً۔ (شفاء شریف ص 76 ج 2)

ترجمہ: "اے لوگو! بیشک تم میں سے قیامت کے دِن قیامت کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد از جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھا ہوگا۔"

{11} رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لِیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ۔

(کشف الغمہ ص 271، شفاء شریف ص 76 ج 2، القول البدیع ص 123)

ترجمہ: قیامت کے دِن میرے حوضِ کوثر پر کچھ گروہ وارد ہوں گے جن کو میں انہیں دُرود پاک کی کثرت کی وجہ سے پہچانتا ہوں گا۔

{12} عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ۔

(القول البدیع ص 126، جلاء الافہام ص 27، الترغیب و الترہیب ص 501، کشف الغمہ ص 271)

ترجمہ: "حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس

نے مجھ پر دِن بھر میں ہزار بار درُود پاک پڑھا، وہ مرے گا نہیں، جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ (جائے رہائش) نہ دیکھ لے گا۔"

{13} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِأَئَۃً وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِأَئَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اَلْفاً وَ مَنْ زَادَ صَبَابَۃً وَ شَوْقاً کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(آب کوثر: القول البدیع ص 103)

ترجمہ: "جس نے مجھ پر دس بار درُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دِن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔"

{14} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِأَئَۃً وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِأَئَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَأَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَ بَرَأَۃً مِنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّهَدَآءِ۔

(القول البدیع ص 103 الترغیب والترهیب ص 495 ج 2)

ترجمہ: ''جو مجھ پر ایک بار درُود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درُود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درُود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو قیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔''

{15} عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ عَشۡراً فَلۡیُقِلَّ عَبۡدٌ اَوۡلِیُکۡثِرۡ۔ (القول البدیع ص 107)

ترجمہ: ''سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درُود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درُود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔''

{16} عَنۡ اَبِیۡ بَکۡرِ الصِّدِّیۡقِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ کُنۡتُ شَفِیۡعَہٗ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع ص 121)

ترجمہ: ''سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درُود پاک پڑھے میں اس کا

قیامت کے دِن شفیع بنوں گا۔"

{17} سیدہ عائشہ صدیقہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوۡلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنۡ سَرَّہٗ اَنۡ یَّلۡقَی اللہَ رَاضِیًا فَلۡیُکۡثِرِ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ۔

البدیع ص 122، کشف الغمہ ص 271، سعادۃ الدارین ص 79)

ترجمہ: "رسول اکرم شفیع اعظم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہیے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔"

{18} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اِذَا نَسِیۡتُمۡ شَیۡئًا فَصَلُّوۡا عَلَیَّ تَذۡکُرُوۡہُ اِنۡشَاءَ اللہُ تَعَالٰی۔ (سعادۃ دارین ص 57)

ترجمہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آجائے گی۔"

{19} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَکۡثِرُوۡا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ لِاَنَّ اَوَّلَ مَا تُسۡئَلُوۡنَ فِی الۡقَبۡرِ عَنِّیۡ۔ (سعادۃ الدارین ص 59، کشف الغمہ ص 269)

ترجمہ: "مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ قبر میں تم سے پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔"

{20} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوۡرٌ لَّکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ عِنۡدَ ظُلۡمَۃِ

الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ۔

(سعادۃ دارین ص 68)

ترجمہ: ''تمہارا مجھ پر درُود پاک پڑھنا قیامت کے دِن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لیے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دِن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر درُود پاک کی کثرت کرے۔''

{21} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْماً فَکَتَبَ مَعَہٗ صَلَاۃً عَلَیَّ لَمْ یَزَلْ

فِیْ اَجْرٍ مَا قُرِئَ ذٰلِكَ الْ ِ کتٰبُ۔

(سعادۃ الدارین ص 83)

ترجمہ: ''جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درُود پاک لکھ دیا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی اس کو ثواب ملتا رہے گا۔''

{22} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ خَمْسِیْنَ مَرَّۃً صَافَحْتُہٗ یَوْمَ

الْقِیَامَۃِ۔ (القول البدیع ص 136)

ترجمہ: ''جو مجھ پر دِن بھر میں پچاس بار درُود پاک پڑھے، قیامت کے دِن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔''

{23} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيْئٍ طَهَارَةٌ وَ غُسْلٌ وَ طَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الصَّدَاءِ الصَّلَاةُ عَلَيَّ۔

(القول البدیع ص 135)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله
و علی الك و اصحابك یا حبیب الله

ترجمہ: ''ہر چیز کے لیے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پاک پڑھنا ہے۔''

{24} عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيْرَاطًا وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔ (القول البدیع ص 118)

ترجمہ: ''حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔''

جمعہ کو درود پاک پڑھنے کی فضیلت:

{25} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّآءِ وَالْيَوْمِ الْاَزْهَرِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ۔

(جامع صغیر ص 54 ج1)

ترجمہ: ''جمعہ کی رات اور جمعہ کے چمکتے دمکتے دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

{26} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلَاتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا۔

(جامع صغیر ص 54 ج ۱)

ترجمہ: ''مجھ پر جمعہ کے دِن درود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ یہ دِن مشہود ہے، اس دِن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور بیشک تم میں سے کوئی جب درود پاک پڑھتا ہے تو اس کے درود پاک سے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود پاک میرے دربار میں پہنچ جاتا ہے۔''

{27} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَ لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَشَافِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ (جامع صغیر ص 54 ج 1)

ترجمہ: ''مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دِن میں اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا ہوں گا)''

{28} عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةً جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَعَهٗ نُوْرٌ لَوْ قُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ۔ (دلائل الخیرات ص 12)

ترجمہ: ''حضرت مولیٰ علی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دِن سو بار مجھ پر درُود شریف پڑھے، جب وہ قیامت کے دِن آئے گا تو اُس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔''

{29} عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَ بَعْدَ وَفَاتِيْ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۲: جلاء الافہام ص 63)

ترجمہ: ''حضرت ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دِن درُود پاک کی کثرت کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درُود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ

جاتی ہے، وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک دُرود پاک پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔"

{30} قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ صَلَاۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْكَ مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَ مَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَكَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَاۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاعْرِفُھُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلَاۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا۔ (دلائل الخیرات ص 18)

ترجمہ: "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ فرمایئے جو لوگ آپ پر دُرود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں، اور وہ لوگ جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے دُرود پاک کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ تو فرمایا محبت والوں کا دُرود پاک میں خود سنتا ہوں اور دُوسرے لوگوں کا دُرود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔"

{31} عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی وَعَدَنِیْ اِذَا مِتُّ اَنْ یُسْمِعَنِیْ صَلَاۃَ مَنْ

صَلّٰی عَلَیَّ وَ اَنَا فِی الْمَدِیْنَۃِ وَ اُمَّتِیْ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِھَا وَ قَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃَ اِنَّ اللہَ یَجْعَلُ الدُّنْیَا کُلَّھَا فِیْ قَبْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا خَلَقَ اللہُ اَسْمَعُہٗ وَاَنْظُرُ اِلَیْہِ فَکُلُّ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللہُ بِھَا عَشْراً وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْراً صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ مِائَۃً۔ (درۃ الناصحین ص 225)

ترجمہ: ''سیدنا ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک دُرود پاک پڑھنے والے کا دُرود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری اُمت مشرق ومغرب میں ہوگی۔ اور فرمایا اے ابو امامہ اللہ تعالیٰ ساری دُنیا کو میرے روضہ مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آوازیں سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھے اللہ تعالی اس ایک دُرود پاک کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار دُرود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرمائے گا۔''

{32} عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ تُبَلِّغُنِی الْمَلٰئِکَۃُ

صَلَاتَکُمْ اِلَّا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلَاتِیْ مِمَّنْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ بِاُذُنِیْ۔

(آب کوثر: نزھۃ المجالس ص 110 ج 2)

ترجمہ: ''رسول اکرم شفیع اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دِن اور جمعہ کی رات کو دُرود پاک کی کثرت کرو، کیونکہ باقی دِنوں میں فرشتے تمہارا دُرود پاک پہنچاتے رہتے ہیں مگر جمعہ کے دِن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر دُرود پاک پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔''

{33} عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ۔

(القول البدیع ص 145)

ترجمہ: ''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے ہٹ گیا۔''

{34} قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ الْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔

(مشکوٰۃ شریف ص 87)

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔''

{35} عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَرٰى وَجْهِیْ ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَ تَارِكُ سُنَّتِیْ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَیَّ اِذَا ذُكِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

(القول البدیع ص 151)

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین ایسے اشخاص ہیں جو میری زیارت سے محروم رہیں گے نعوذ باللہ (1) اپنے والدین کا نافرمان (2) میری سنت کا تارک (3) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور اس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔

{36} عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِسُ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ۔

(القول البدیع ص 150)

ترجمہ: ”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگرچہ جنت میں داخل ہو گئے لیکن ان پر حسرت طاری ہو گی۔ وہ حسرت کھائیں گے جب وہ جزا کو

دیکھیں گے۔"

{38} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ۔

(القول البدیع ص 145)

ترجمہ: "جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا وہ بد بخت ہے۔"

{39} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَلَّ عَلَيَّ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطْهِرُ الثَّوْبَ الْمَآءُ۔ (کشف الغمہ ص 271 ج 2)

ترجمہ: "جو مجھ پر دُرُود پاک پڑھے تو دُرُود پاک اس کا دِل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔"

{40} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِيْنَ لَهٗ۔ (کشف الغمہ ص 272 ج 1)

ترجمہ: "جس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا، اس کا کوئی دین نہیں ہے۔"

ان احادیث سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ درود پاک کے بہت سے فضائل ہیں اب رہی بات الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول الله کی یہ درود پاک بھی ہمارے بزرگانِ دین کا معمول اور وظیفہ رہا اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ درود پاک کسی کتاب میں موجود نہیں بلکہ من گھڑت ہے ان کی تسلی اور عاشقان رسول کے دلوں کو

حقیقت کی روشنی سے آشنا کرنے کے لیے چند دلائل پیش خدمت ہیں۔

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

کا معتبر کتابوں سے ثبوت

(1) علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا تمام صحابہ کی سنت مبارکہ ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب بھی حاضر خدمت ہوتے تو انہی الفاظ میں درود وسلام عرض کرتے۔ اس کو علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاءِ نسیم الریاض میں یوں نقل فرماتے ہیں:

وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِیْ تَحِيَّةِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔

ترجمہ: ”اور منقول ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان یوں سلام پڑھا کرتے تھے: الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ۔“

(نسیم الریاض جلد 3 ص 454)

(2) تفسیر روح البیان میں الصلوٰۃ والسلام کا جواز اور اس کے فضائل:

مفسر قرآن علامہ سید اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر روح میں اس درود پاک کے فضائل اور اس درود پاک کے 40 صیغے تحریر فرمائے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

على المصطفى صَلُّوْا فان صَلٰوتَه
امانٌ من الآفات والخطرات
تحيّتُهُ اصُلُ مِنْ فاطلبوا
بها جملة الخيرات والبركات

و منها قوله:

(1) الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

(2) الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

(3) الصلوة والسلام عليك يا خليل الله

(4) الصلوة والسلام عليك يا صفى الله

(5) الصلوة والسلام عليك يا نبى الله

(6) الصلوة والسلام عليك يا خير خلق الله

(7) الصلوة والسلام عليك يا مَن اختَارَهُ الله

(8) الصلوة والسلام عليك يا من ارسله اللهُ

(9) الصلوة والسلام عليك يا مَنْ زَيَّنَهُ اللهُ

(10) الصلوة والسلام عليك يا مَنْ شَرَّفَهُ اللهُ

(11) الصلوة والسلام عليك يا من عَظَّمَهُ اللهُ

(12) الصلوة والسلام عليك يا مَنْ كَرَّمَهُ اللهُ

(13) الصلوة والسلام عليك يا سيد المرسلين

(14) الصلوة والسلام عليك يا امام المتقين

(15) الصلوة والسلام عليك يا خاتم النبيين

(16) الصلوۃ والسلام علیك یا شفیع المذنبین

(17) الصلوۃ والسلام علیك یا رسولَ ربِ العٰلمین

(18) الصلوۃ والسلام علیك یا سید الاولین

(19) الصلوۃ والسلام علیك یا سید الآخرین

(20) الصلوۃ والسلام علیك یا قائد المرسلین

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خلیل اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا صفی اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خیر خلق اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَن اختَارَہُ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا من ارسله اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَنْ زَیَّنَہُ اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَنْ شَرَّفَہُ اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا من عَظَّمَہُ اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَنْ کَرَّمَہُ اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا سید المرسلین

اسی طرح کے مزید صیغے اور نقل کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"این صلوات را صلوات فتح گویند چهل کلمه

است مبارکست و نزد علماء معروف و مشهور و

بهر مرادی که بخوانند حاصل کردد هر که چهل

بامداد بعد از ادائی فرض و یگوید کار فرو بسته

اُوْ بُکُشَایَدْ و بر دشمن ظفر یابدو اگر درجس بود

حق سبحانه و تعالیٰ او را رهائی بَخُشَدْ و خواص اُوْ

بسیار است۔

و حضرت عارف صمدانی امیر سید علی همدانی

قدس بعضی ازین صلوات در آخر اوراد فتحیه

ایراد فرموده اندو شرط خواندن این صلوات

آنست که حضرت پیغمبر را ﷺ حاضر پیند۔"

(جلد 7 تفسیر روح البیان ص 235 مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: "علماء ان صلوات کو صلوات فتح کہتے ہیں یہ 40 صیغے بہت مبارک ہیں اور علماء کے نزدیک معروف و مشہور ہیں اور اپنی ہر مراد ان صلوات کو پڑھ کر حاصل کرتے ہیں۔ جو کوئی ان چالیس صیغوں کو ہر نماز فرض کے بعد پڑھتا ہے تو اس کے بند کام کھل جاتے ہیں اور دشمن پر کامیابی پاتا ہے۔ اگر وہ قید میں ہو تو اللہ عزوجل اس کو رہائی بخشتا ہے۔ اس درود پاک کے اور بہت سے فضائل ہیں۔

علامہ حضرت عارف صمدانی قدس سرہ النورانی نے ان صلوات کو اورادِ فتحیہ کے آخر میں وارد (لکھا) ہے اور اس درود پاک کو پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ کو

حاضر و ناظر جانے اور آپ ﷺ سے حاضر کے صیغے سے خطاب کرے۔"

عرض!

ان صلوات کو پڑھ کر مجھے (مصنف) کو ایصال ضرور کیجئے گا اللہ عزوجل آپ کو دونوں جہان کی بھلائیاں نصیب کرے۔ (آمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

فتح القدیر میں الصلوٰۃ والسلام کا جواز:

علامہ ابن ہمام فرماتے ہیں:

لا منكر ان يقال الصلوة والسلام عليك يا رسول الله فی القرن الاولیٰ و بعده۔

(فتح القدیر جلد 1 ص 82)

ترجمہ: "قرون اولیٰ اور اس کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا کوئی منکر نہ تھا۔"

(4) محدث ابن جوزی کا فرمان:

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وہ درود شریف ہے جو سرکارِ مدینہ ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوۃ وسلام عرض کرنے کے لیے بہترین ہے۔

(5) چودہ سو اولیاء کی ولایت کا حصہ:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر کہ از سر حضور ملازمت نماید بر کت و صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد اولیاء نصیب یابد۔"

ترجمہ: ''فرمایا جو خشوع وخضوع کے ساتھ اس درود شریف (الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ) کو پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے تو اس کی برکت وصفائی کا وہ خود مشاہدہ کرے گا اور چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ پائے گا۔''

(الانتباہ فی سلاسل اولیاء ص 124)

امیر سید علی کبیر ہمدانی قدس سرہ العزیز کا خواب اور الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کا جواز:

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آگے مزید ارشاد فرماتے ہیں:

''جب حضرت امیر سید علی کبیر ہمدانی قدس سرہ العزیز بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جمالِ جہاں آراء سے راحت وسکون بخشا۔ خواب کے اندر ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سید امیر علی کبیر رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ اورادِ فتحیہ پڑھا کرو۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اورادِ فتحیہ کو وظیفہ بنالیا۔''

اورادِ فتحیہ کے درود وسلام کے صیغے:

میرے پیارے اسلامی بھائی!

اورادِ فتحیہ وہ اوراد ہیں جس میں الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کے کئی صیغے موجود ہیں۔ اب میں وہ سارے صیغے جو اورادِ فتحیہ میں موجود ہیں نقل کرتا ہوں تاکہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ وہ درود پاک جس کو دشمنانِ رسول پڑھنے سے منع کرتے ہیں اس درود پاک کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خواب میں آکر پڑھنے کا حکم

ارشاد فرمار ہے ہیں۔

اور اس خواب کو لکھنے والے بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہیں جن کے فضائل میں بدمذہب علماء نے اپنی کئی کتابوں میں تحریریں لکھیں۔اورادِ فتحیہ کے وہ صیغے درج ذیل ہیں:

الصلوۃ والسلام علیك یا سول اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خلیل اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا صَفِیَّ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خیرَ خلقِ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا من اختَارَہُ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَنْ اَرْسَلَہ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا مَنْ زَیَّنَہُ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا من شَرَّفہ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا من کرَّمَہُ اللہُ

الصلوۃ والسلام علیك یا من عظَّمَہُ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا سید المرسلین

الصلوۃ والسلام علیك یا امام المتقین

الصلوۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین

الصلوۃ والسلام علیك یا شفیع المذنبین

الصلوۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعٰلمین

الصلوۃ والسلام علیك یا رسولَ رب العٰلمین

الصلوۃ والسلام علیك یا سول اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خلیل اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا نبی اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا صَفِیَّ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا خیرَ خلقِ اللہ

الصلوۃ والسلام علیك یا من اختَارَہُ اللہ

صلٰوات اللہ و ملائکتہٖ وانبیائہٖ وَ رُسُلِہٖ و حملۃ عرشہٖ و جمیع خلقِہٖ علٰی سیدنا محمدٍ وّ عَلٰی آلہٖ واصحابہٖ علیہ و علیھم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

سیدامیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے مقبول ولی اور تابعی بزرگ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرکارِ مدینہ کے صحابی سعید حبشی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اوران سے علم دین حاصل کر کے کمال کو پہنچے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کثیر الکرامت بزرگ ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت درجِ ذیل ہے:

مردہ زندہ کردیا:

ایک مرتبہ علمائے نصاریٰ روم کی علمائے اسلام سے حدیث پاک (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل) کے بارے میں گفت وشنید ہوئی۔ علمائے نصاریٰ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر نے کہا ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک نبی ہیں۔ وہ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ اگر تمہارے پیغمبر کا قول درست ہے تو تم کسی مردہ کو زندہ کر دکھاؤ۔

علمائے اسلام عاجز آگئے اور چالیس دنوں کی مہلت طلب کی۔ جب مہلت پوری ہوگئی تو اللہ عزوجل کے حکم سے امیر کبیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اس مجلس میں سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کر کے تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذیشان درست ہے۔ آپ کے حکم سے ایک مردہ حاضر کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے نصاریٰ سے پوچھا کہ آپ کے نبی علیہ السلام کیسے مردے کو زندہ کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ قم باذن اللہ کہہ کر ہاتھ پھیرتے مردہ زندہ ہو جاتا تھا۔ سید امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کا ادنیٰ بشر ہوں۔ اگر میں قم باذنی (میرے حکم سے اٹھو) کہہ کر مردہ زندہ کر دوں تم ایمان لاؤ گے انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر تو ہم پر خوب واضح ہو جائے گا کہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر قول سچا ہے۔ آپ نے قم باذنی کہہ کر مردہ کا ہاتھ پکڑ کر اوپر اٹھا دیا۔ وہ زندہ ہوگیا۔ تمام علمائے نصاریٰ ایمان لے آئے۔

(از فضائل اوراد فتحیہ ص 5)

آپ رحمۃ اللہ علیہ پینتالیس (45) سال سیاحت میں رہے اور ہر سال حج کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی حرام کا لقمہ نہیں کھایا۔ اگر کوئی لقمہ حرام ہاتھ میں آجاتا تو آپ

رحمۃ اللہ علیہ اس کو اپنے کشف سے جان لیتے تھے اور پھر اس سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی اورادِ فتحیہ کو اپنا معمول بنائے رکھا اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کو محبت وشوق سے پڑھتے رہے۔ اسی کی برکت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کئی بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ہوئی۔ اہل عشق ومحبت کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ اورادِ فتحیہ چاروں سلاسل کا معمول ہیں۔

(6) امام فخر الدین رازی کا فرمان مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر کے اندر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کا منظر یوں بیان فرمایا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: السلام علیك یا رسول اللہ۔ یہ ابوبکر دروازے پر حاضر ہیں۔ فوراً دروازہ کھل گیا اور آواز آئی دوست کو دوست سے ملا دو۔

(تفسیر کبیر جلد 5 ص 475)

(7) امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بہت ہی پیاری کتاب القول البدیع میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وَالْاَصَحُّ فِی الصَّلٰوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ بَعْدَ الْاَذَانِ اَنَّ ھٰذَا الْفِعْلَ مُسْتَحْسَنٌ وَ حَصَلَ فَاعِلَهٗ اَجْرٌ عظیمٌ بنیۃِ الْقُرْبِ۔" (القول البدیع)

ترجمہ: "اذان کے بعد الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنے کے بارے میں اصح قول یہ ہے کہ یہ اچھا کام ہے اور

اس کے کرنے والے کو حسن نیت کی بنا پر ثواب ملے گا۔"

(8) امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

تمام بدمذہبوں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ضیاء القلوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو۔ وہ عشاء کی نماز کے بعد پاک و صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائے اور بارگاہِ الٰہی میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے دعا کرے اور دل کو تمام خیالات و وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھ کر کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں۔ پھر دائیں اور بائیں اور قلب پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا حبیب اللہ اور الصلوٰۃ والسلام علیك یا نبی اللہ کی بالترتیب ضربیں لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود پاک کو مسلسل پڑھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔" (ضیاء القلوب ص 83)

اے کاش کے اعداءِ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیر و مرشد ہی کی مان لیتے اور بھولی بھالی عوام اہل سنت کو اس درود پاک کو پڑھنے سے منع نہ کرتے اور یہ جسارت لعینہ کر کے اپنے لیے جہنم کو موجب نہ ٹھہراتے۔

بدمذہب جس پیرِ طریقت میں اپنا پیرِ اعظم مانتے ہیں اور اس کے اقوال کو حجت فی الطریقۃ جانتے ہیں، مگر عداوت مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے اسی پیرِ اعظم کا یہ قولِ اعظم ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر وہ اس قول مبارک کو مان لیں تو بدمذہبوں کے سارے مسلک کی بناء دھڑم سے زمین پر تشریف لے آئے گی اور یہ شیطانی گوز کی طرح ہوا میں کھو کر اپنا وجود ختم کر بیٹھے گی۔ کیونکہ اگر اس قول کو مان لیا تو دور سے یارسول اللہ کہنا بھی ماننا پڑے گا اور اس کے ساتھ ساتھ نبی اکرم ﷺ کو زندہ بھی ماننا پڑے گا اور مزید برآں کہ حاضر و ناظر کا عقیدہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ لہٰذا خیریت اسی میں ہے کہ اپنے پیر و مرشد کے اسی قول کو ہی نہ مانیں، اس کا انکار کر دیں تاکہ ہمارے خود ساختہ مسلک کی بناء قائم رہ سکے۔

(9) ابن تیمیہ کے نزدیک الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ تمام صحابہ کا درود و سلام ہے:

بدمذہب افراد جو ابن تیمیہ کو اپنا امام سمجھتے ہیں اور اس کے قول کو بغیر دلیل کے حجت سمجھتے ہیں۔ ان کو ابن تیمیہ کا یہ قول بار بار پڑھنا چاہیے۔

ابن تیمیہ رسائل ابن تیمیہ میں فرماتے ہیں:

وَالْمَنْقُوْلُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ۔

ترجمہ: ”عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ الصلوۃ والسلام علیك یارسول اللہ پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی سرکارِ مدینہ ﷺ پر سلام عرض

کرتے تھے۔"(رسائل ابن تیمیہ ص 16 مطبوعہ مصر)

(10) مولانا زکریا سہارنپوری کا قول:

مولانا زکریا اپنی کتاب تبلیغی نصاب میں فضائل درود شریف تحریر کرتے ہیں کہ بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود وسلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیك یا رسول اللہ کے الصلوة والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا چاہیے اوراسی طرح آخرتک السلام کے ساتھ الصلوة کا لفظ بڑھا دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔(تبلیغی نصاب باب فضائل درود شریف ص 28)

تبلیغی نصاب کے جدید ایڈیشن میں باب فضائل درود شریف کو خارج کر دیا گیا ہے۔میں یہ پوچھتا ہوں آخر اس باب کو خارج از نصاب کرنے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔کیا وجہ ہے کہ اس کتاب سے یہ باب خارج کر دیا گیا۔

صحیح پوچھتے ہو تو اس کی وجہ بغض رسول اور عداوتِ رسول ہے جو تمہارے دلوں سے نہیں جاتی۔

الحمدللہ عزوجل میرے پیش کردہ ان واضح اور روشن دلائل اور قرآن پاک کی آیت کریمہ کا عموم اس بات پر دال ہے کہ الصلوة والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا بالکل جائز اور اچھا کام ہے اور اس درود پاک کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بڑا مرتبہ ومقام حاصل ہے۔لیکن ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ"میں نہ مانوں" کا علاج دلائل کے ہسپتال (Hospital) میں نہیں بلکہ ہٹ دھرمی کی وارڈ میں ہے۔جن لوگوں نے اس درود پاک کو ختم کرنے کے لیے اپنی ساری زندگیاں ختم کر ڈالیں اور توحید کی آڑ میں عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ان کی ساری کوششیں ملیا

میٹ ہو گئیں۔

(11) صاحب نور الایضاح علامہ حسن بن عمار علیہ رحمۃ الجواد کا فرمان:

آپ نے نور الایضاح فصل فی زیارۃ النبی میں فرمایا کہ جب زائر مدینہ روضۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس جائے تو چار ہاتھ کے فاصلے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کے سامنے قبلہ کو پیٹھ کر کے کھڑا ہو اور یہ عقیدہ رکھ کہ وہ تجھے دیکھ رہے ہیں اور وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کانوں سے تیرا اسلام وکلام سن کر اس کا جواب دے رہے ہیں۔ پھر تو اس طرح سلام پڑھے۔

السلام علیك یا سیدی یارسول اللہ

السلام علیك یا نبی اللہ

السلام علیك یا حبیب اللہ

السلام علیك یا نبی الرحمۃ

السلام علیك یا شفیع الامۃ

السلام علیك یا سید المرسلین

السلام علیك یا خاتم النبیین

السلام علیك یا مزَّمِّلُ

السلام علیك یا مدَّثِّرُ

السلام علیك وعلی اصولك الطیبین

دیکھو!

کیسے علامہ صاحب زائر مدینہ کو تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکھا رہے ہیں اور زائر مدینہ

فرمارہے ہیں کہ تو یہ عقیدہ رکھ کہ نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور تجھے دیکھ رہے ہیں اور پھر سنیوں کی طرح اس طرح پڑھ۔

السلام علیك یا حبیب اللہ۔ السلام علیك یانبی الرحمة۔ السلام علیك یاشفیع الامة۔ السلام علیك یاسید المرسلین۔

دیکھو! بدمذہب لوگ کہتے ہو کہ یہ درود پاک آج کے بریلویوں نے نکالا ہے پہلے اسکا کوئی وجود نہیں تھا۔ صاحب نور الایضاح تو آج سے تقریبا 400 سال پہلے کے بزرگ ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ بریلویوں کی ایجاد نہیں بلکہ آئمہ مجتہدین سے یہ چلا آرہا ہے اور بلانکیر سب میں رائج رہا ہے۔

(12) درختوں اور پتھروں کا السلام علیك یا رسول اللہ کہنا:

ابو نعیم نے معمر ابن سلیمان سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں:

اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخَذَ النَّبِیَّ ﷺ فَأَجْلَسَهُ عَلٰی بَسَاطٍ کَهَیْئَةِ الدُّرْنُوْكِ فِیْهِ اللُّؤْلُؤُ وَالْیَاقُوْتُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِیْلُ: {اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ} (العلق: 1) اِلٰی قوله: {مَا لَمْ یَعْلَمْ} (العلق: 5) ثُمَّ قَالَ لَا تَخَفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ فَاَقْبَلَ رَاجِعًا فَجَعَلَ لَا یَمُرُّ بِشَجَرَةٍ وَلَا حَجَرٍ اِلَّا وَهُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ فَاطْمَأَنَّتْ نَفْسُهُ وَعَرَفَ کَرَامَةَ اللهِ اِیَّاهُ۔

ترجمہ: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ کر ایک قالین نما چٹائی پر بٹھایا۔ اس قالین پر موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: ''اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ۔ (العلق: 1 تا 5)'' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوفزدہ نہ ہوں بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لائے۔ آپ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے وہ جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یوں سلام عرض کرتا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ'' یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب اطہر مطمئن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عزت و کرامت کو جان لیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختص فرمایا تھا۔''

(انوار المحمدیہ من المواهب الدنیہ ص ۱۷۷ بیروت۔ حجۃ اللہ علی العلمین ص ۳۱۷ بیروت: دلائل النبوۃ ج ۱: خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۲۵)

اس روایت کی تصدیق یہ روایت بھی کرتی ہے، جو حدیث مشہور کے قبیل سے ہے۔

وَ أَخْرَجَ الدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَ حَسَّنَهُ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَهُ وَالطِّبْرَانِیُّ وَ أَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَکَّةَ فَخَرَجَ فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ شَجَرٌ وَ لَا مَدَرٌ وَ لَا جَبَلٌ اِلَّا قَالَ لَهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ''دارمی، ترمذی، حاکم، الطبرانی، ابونعیم اور امام بیہقی نے حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لے گئے۔ راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس پتھر یا درخت یا پہاڑ کے پاس سے گزرتے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

یوں سلام عرض کرتا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں

ان اشیاء کے سلام کو سنتا تھا۔"

(انوار المحمدیہ من المواهب الدنیہ ص ۱۷۷ بیروت۔ حجۃ اللہ علی العلمین ص:

۳۱۷ بیروت: دلائل النبوۃ ج۱: خصائص الکبری ج۲ ص ۱۲۵ بیروت ترمذی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم۔

مدنی پھول:

1. یہ پتھر جو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے مبارک صیغوں سے درود پاک پڑھتا تھا مکہ کی گلی زقاق الحجر میں موجود تھا اور امام ابو حفص المیانشی فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں جس سے ملاقات کی اس نے یہی بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام عرض کرنے والا پتھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر کے بالمقابل دیوار میں نصب تھا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میٹھی میٹھی باتیں بھی کرتا تھا۔ آج تک لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ج 2 ص 16)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہے لبِ عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش)

2. اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا نہ صرف جائز بلکہ افضل و مستحب ہے۔ پتھر یہ درود پاک پڑھ کر باعث رشک اور صاحب تبرک ہو جائے تو غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں اس سے محروم رہیں۔

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

3. اس درود پاک کو بدعت و شرک کہنے والے ذرا عدل و انصاف سے کام لیں۔ کیا اس سلام کا احادیث مبارکہ میں ذکر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر یہ بدعت کیسے ہو سکتا ہے؟ تابعین کے عہد مبارک سے لے کر آج تک مسلمان اس درود و سلام سے فیض حاصل کرتے اور محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے رہے۔ اے میرے مسلمان بھائیو! ہوشیار ہو جاؤ۔ ہمارے پیچھے شیطان اور اس کے ساتھی محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلب کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے سائے سے بھی بچیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ان دشمنانِ رسول کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور تم پہ میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یا رسول اللہ کہنا جائز اور حدیث پاک سے ثابت ہے۔ پتھر والی حدیث پاک کا درجہ صحت بیان کرتے ہوئے شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ روایت بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور کثیر تابعین

نے روایت کی ہے۔ یہاں تک اب یہ تواتر معنوی کے درجہ کو پہنچ چکی ہے۔ کوئی بھی عقلمند اس میں شک نہیں کر سکتا۔ درخت کا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا: اقول جو اس میں شک کرتا ہے وہ عقل سے پیدل اور درجہ سفاہت میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔

الوهابية قوم لا يعقلون۔

پتھر کا الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ سے باہر گیا۔

فمستقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله۔

ترجمہ: ”تو جو بھی پہاڑ اور درخت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا وہ یہ عرض کرتا: السلام علیك یا رسول اللہ۔“

(ترمذی جلد ۲ ص ۱۸۲۷ اور مشکوۃ ص ۵۴۰)

یہ نجدی نئے پیدا ہوئے ہیں جو الصلوۃ والسلام سے روکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کو حکم ہے کہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ پڑھو تو ان کو ان وہابیوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حکومت میں علماء وآئمہ کی مشاورت سے یہ حکم جاری کیا کہ ہر اذان کے ساتھ الصلوۃ والسلام پڑھا جائے۔ آئمہ و بزگان دین نے اس کا آج تک انکار نہ کیا۔ معلوم ہو گیا کہ اس کے جائز و مستحب ہونے پر سب کا اجماع ہے۔

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات میں انوار و تجلیات کے جھرمٹ میں جب حریم قدس اور اپنے محب حقیقی کے پاس تشریف لے گئے تو محبوب نے سب سے پہلے اپنے خالق و مالک کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کی:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالطَّیِّبَاتُ۔

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

(شجرۃ الکونین ص 18)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام کا سلام عرض کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ احباب ملے۔ انہوں نے آپ پر سلام پیش کیا۔ سلام کے الفاظ یہ تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا اَوَّلُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا آخِرُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا حَاشِرُ

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہ سلام کرنے والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام تھے۔

(خصائص کبریٰ ص 156 ج 1۔ الانوار المحمدیہ ص 334)

بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں انبیائے کرام کا سلام عرض کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے شکم انور میں جلوہ گر ہوا تو حمل شریف کا پہلا مہینہ رجب المرجب کا تھا۔ ایک رات جب میں اپنے گھر سو رہی تھی تو خواب میں ایک صاحب کو دیکھا جن کے چہرے سے ملاحت ٹپک رہی تھی۔ جسم مبارک سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی اور ان کے انوار ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے مَرْحَبًا یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ابوالبشر آدم (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کس لیے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا اے آمنہ بشارت ہو کہ تمہارے گھر سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنے والا ہے۔

حضرت شیث علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام عرض کرنا:

جب دُوسرا مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک اور شخص خواب میں میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں شیث (علیہ السلام) ہوں میں نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمانے لگے میں خوشخبری دینے آیا ہوں کہ آمنہ مبارک ہو کہ تمہارے دامن میں نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سید البشر آنے والا ہے۔

حضرت ادریس علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تیسرا مہینہ ہوا تو ایک اور نورانی صورت

والے بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ۔ "اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو۔"

میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا: اَنَا اِدْرِیْس میں ادریس (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا خوشخبری دینے آیا ہوں کہ اے آمنہ تمہیں مبارک ہو کہ تمہارے نشیمن میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب چوتھا مہینہ شروع ہوا تو ایک اور صاحب میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ۔ اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا: مَنْ اَنْتَ۔ آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اَنَا نُوْحُ میں نوح (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیسے تشریف لائے۔ جواب دیا۔ مُبَشِّرُكَ یَا آمِنَه۔ اے آمنہ خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں۔ تمہیں مبارک ہو!

تو اس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بارور ہو رہی ہے۔ جو صاحب فتح و نصرت ہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب پانچواں مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک منور چہرے والے بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ فرمانے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَفْوَةَ اللّٰہ۔

اے اللہ کے برگزیدہ رسول آپ کو سلام ہو۔

میں نے پوچھا، آپ کون بزرگ ہیں؟ ارشاد فرمایا میں ہود (علیہ السلام) ہوں۔

میں نے کہا آپ کیسے تشریف لائے ہیں۔ فرمایا خوشخبری دینے آیا ہوں اور اے آمنہ مبارک ہو!

تم صاحب شفاعت عظمیٰ کی ماں بننے والی ہو جس کی شفاعت کا ظہور قیامت کے دِن ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام پیش کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب چھٹا مہینہ شروع ہوا تو حسب سابق ایک اور بزرگ تشریف لائے فرمانے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہ۔

اے اللہ کی رحمت آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ذیشان ہیں؟ فرمایا میں ابراہیم (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیسے تشریف لائے۔ فرمایا تجھے مبارک ہو! اے آمنہ تیرے شکم اطہر میں اللہ کے جلیل القدر نبی تشریف لا چکے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام پیش کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ساتواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور بزرگ تشریف لائے کہنے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللّٰہ۔

اللہ کے منتخب رسول آپ کو سلام ہو۔

میں نے پوچھا، آپ کون بزرگ ہیں؟ فرمایا میں اسماعیل ذبیح اللہ (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا اے آمنہ میں تمہیں خوشخبری دینے آیا

ہوں کہ تم نبی رجیع و ملیح (نمکین حسن والے) سے حاملہ ہو۔ اے آمنہ مبارک ہو تم حسینوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام عرض کرنا:

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آٹھواں مہینہ شروع ہوا تو ایک اور بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ فرمانے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خیرہ اللہ!

اے اللہ کے پسندیدہ رسول آپ پر سلام ہو۔

میں نے پوچھا، آپ کون صاحب ہیں؟ فرمایا میں موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کے تشریف لانے کا کیا مقصد ہے؟ فرمایا اے آمنہ میں تجھے خوشخبری دینے آیا ہوں۔ تمہیں مبارک ہو کہ تم نبی ذیشان سے بار آور ہو جس پر قرآن مجید نازل ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام عرض کرنا:

جب نواں مہینہ شروع ہوا تو اسی طرح ایک اور صاحب عظمت وشان میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ رَسُوْلِ اللہ۔ اے رسولانِ خداوندی کو ختم کرنے والے آپ کا وقت ظہور قریب ہے۔

میں نے پوچھا، آپ کون ہیں؟ فرمایا میں عیسیٰ بن مریم ہوں میں نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں؟ فرمایا آمنہ! آپ کو مبارک ہو کہ تمہارے شکم اطہر میں نبی مکرم رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ تم سے ہر قسم کی تکلیف، دُکھ درد اور بیماری دُور کر دی گئی۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے پہلے صلوٰۃ وسلام عرض کرنا:

سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاجزادے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی اپنے قدموں سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا:

اِظْھَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اِظْھَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اِظْھَرْ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اِظْھَرْ یَا نَبِیَّ اللہ اِظْھَرْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِظْھَرْ یَا خَیْرِ خَلْقِ اللہِ اِظْھَرْ یَا نُوْرًا مِنْ نُوْرِ اللہِ بِسْمِ اللہِ اظْھَرْ یَا مُحَمَّدَ بن عَبْدِ اللہ مظھر صلی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَا الْبَدْرِ الْمُنِیْرِ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ۔

ترجمہ: ''اے رسولوں کے سردار ظہور فرمایئے، اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جایئے، اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمایئے، اے نبی اللہ رونق افروز ہو جایئے۔ اے رسول اللہ تشریف لایئے، اے خیر خلق اللہ جہاں کو منور فرمایئے، اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جایئے، بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائے۔ پھر حضور پرنور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوئے جہاں میں رونق افروز ہوئے۔"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ

(بیان المیلاد النبوی لمحدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ص 45)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

علامہ امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالۡمَنۡقُوۡلُ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا یَقُوۡلُوۡنَ فِیۡ تَحِیَّتِہٖ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ۔

منقول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دربارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تحیت پیش کرتے ہوئے یوں عرض کرتے تھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ۔

(نسیم الریاض شرح شفاء مطبوعہ مصر ص 454 ج 3)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

عَنۡ عَلِیٍّ قَالَ کَانَتۡ لِیۡ مَنۡزِلَۃٌ مِّنۡ رَّسُوۡلِ اللہِ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ لَمۡ تَکُنۡ لِاَحَدٍ مِنَ الۡخَلَائِقِ اٰتِیۡہِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَانَبِیَّ اللہ

فَاِنۡ تَنَحۡنَحَ اِنۡصَرَفۡتُ اِلٰی بَیۡتِیۡ وَاِلَّا دَخَلۡتُ عَلَیۡہِ

ترجمہ: "حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ قرب اور منزلت تھی جو مخلوق میں کسی کو نہ تھی۔ میں آپ کی خدمت

میں صبح سویرے آتا تھا اور عرض کرتا تھا:

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ۔

آپ پر سلام اے اللہ کے نبی! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز مبارک نکالتے جو آپ کے بیدار ہونے پر دلالت کرتی تو میں اپنے گھر لوٹ جاتا ورنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا۔"

(نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف باب فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ)

علامہ امام محمد عبد الباقی المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّہٗ وَرَدَ فِیْ عِدَّۃِ طُرُقٍ جَمَاعَۃٌ مِنَ الصَّحَابَۃِ اِنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْکَ۔

ترجمہ: "بہت سارے طرق سے یہ بات آئی ہے کہ صحابہ کی جماعت وہ یہ عرض کرتی تھی:

یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْکَ۔ (زرقانی علی المواہب ج 6 ص 331)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَا قُوْلُ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب میں مسجد میں داخل ہوتا تھا تو میں کہتا تھا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

(القول البدیع ص 180 مطبوعہ مدینہ منورہ از امام سخاوی متوفی 902)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو عرض کرو:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(القول البدیع ص 185 از امام سخاوی متوفی 902)

مدنی پھول:

یہ یاد رہے کہ القول البدیع علامہ شامی کی نظر میں معتبر کتاب ہے اور اس کا حوالہ اپنے فتاویٰ شامی میں کئی جگہوں پر دیا ہے۔

عاشق رسول حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سلام عرض کرنا:

پیر کے دِن نمازِ فجر کے لیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد میں اذان دینے کے بعد درِ اقدس پر حاضر ہو کر روزانہ یہ عرض کرتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ اَلصَّلٰوۃُ حَاضِرَۃٌ۔

ترجمہ: ''اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، یارسول اللہ مسجد میں جماعت تیار ہے۔''

(تذکرۃ الواعظین موسوم بہ علم الیقین ص 238)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے تو یہ پڑھتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

صَلَّی اللہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ (الشفاء ج 2 ص 53)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غائبانہ سلام عرض کرنا:

جب آپ مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہاں موجود نہ ہونے پر بھی سلام عرض کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَقُوْلُ:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

صَلَّی اللہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ: ”علقمہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو پڑھتا ہوں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ و بَرَکَاتُہٗ

صَلَّی اللہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ (الشفاء ج2ص 53)

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

عین وفات کے وقت ان کے سرہانے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ جان کنی کے عالم میں اُنہوں نے آخری بار جمالِ نبوت کا دیدار کیا اور نہایت جوش محبت اور جذبہ عقیدت سے والہانہ انداز میں کہا کہ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(اکمال ص 596، اسد الغابہ ص 298) (الشفاء ج 2 ص 53)

سیدنا امیر حمزہ وسیدنا جعفر رضی اللہ عنہما کا ارشاد:

سیدنا امیر حمزہ وسیدنا جعفر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: لا الہ الا اللہ کے بعد سب سے افضل وظیفہ یہ ہے: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(افضل الصلوٰۃ للنبہانی ص 110)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا سلام عرض کرنا:

آپ نے درِ مصطفیٰ میں حاضر ہو کر عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(ترمذی ج 2 ص 111 باب ما جاء فی فضل فاتحۃ الکتاب)

عاشق رسول سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عاشق مصطفی حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ درود وسلام بھی پڑھا کرتے تھے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ

(مدارج النبوۃ ص ۲۲۱ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

علامہ شہاب الدین خفاجی کا قول:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد علامہ شہاب الدین خفاجی نے شرح شفاء شریف میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس مرتبہ مجھے سلام عرض کیا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھا گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔

(نسیم الریاض ج 2 ص 493)

یہ صرف بدمذہبوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کا ثبوت نہیں۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں یہ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے تھے:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام کا سلام عرض کرنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب وصال ہوا تو سب لوگ آپ کے فراق میں نالہ و گریاں تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عرض:

روتے ہوئے آئے اور عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَفْصَحَ الْعَرَبِ مَنْبَعَ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ صَاحِبَ التَّاجِ وَالْعِلْمِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ یَا مَخْزَنَ الرَّحْمَۃِ وَالسَّعَادَاتِ۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْھُدٰی یَا تَاجَ الْوَرٰی۔

حضرت امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ یَا اَمِیْنَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سُلْطَانَ الْاَنْبِیَاءِ یَا بُرْھَانَ الْاَصْفِیَاءِ۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عرض:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ۔

(تذکرۃ الواعظین ص 243)

مدنی پھول:

تنویر الحوالک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حاضر بارگاہ ہو کر عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ۔ (تنویر الحوالک ج1 ص 230)

حضرت زید بن خارجہ کا وصال کے بعد زندہ ہو کر سلام عرض کرنا

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کہ زید بن خارجہ یک بیک مدینہ شریف کی کسی گلی میں گرے اور رُوح پرواز کر گئی اُٹھا کر گھر لے گئے اور کپڑے سے ڈھک دیئے گئے۔ مغرب اور عشاء کے درمیان اس حالت میں کہ عورتیں ان کے اِرد گرد جمع ہو رہی تھیں۔ یَقُوْلُ اَنْصِتُوْا اَنْصِتُوْا فحسرِ عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلِ اللہِ النَّبِی الْاُمِّیِّ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ ذَالِكَ فِیْ کِتَابِ اَوَّلٍ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ صَدَقَ وَ ذَکَرَ اَبَابَکْرٍ وَ عُمَرَ ثُمَّ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ثم عاد میتا۔

وہ اچانک اٹھ کھڑے ہو گئے وہ یہ کہہ رہے تھے، چپ رہو چپ رہو، پھر چادر اُلٹ دی اور بولے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول، امی، خاتم النبیین ہیں۔ یہ پہلی کتاب میں مذکور ہے، پھر بولے سچ کہا، سچ کہا، پھر ابو بکر، عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا پھر کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ عَادَ مَیِّتًا۔

پھر وصال فرما گئے۔ (شفاء ج1 ص 271)

مدنی پھول:

اس حدیث کو طبرانی اور ابو نعیم، ابن ابی الدنیا نے کتاب من عاش بعد موت میں ذکر کیا ہے اور شرح شفائے ملا علی قاری ص 649 ج 1 کے مذکورہ الفاظ یہ ہیں:

اِعْلَمْ اَنَّ صَاحِبَ الْاِستیصاب ذَکَرَ فِیْ زید بن خارجہ اِنَّہٗ ھُوَ الَّذِیْ تَکَلَّمَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا یَخْتَلِفُوْنَ فِیْ ذَالِكَ قَالَ الذَّھبِیْ ھُوَ الصحیح۔

ترجمہ: ”صاحب استیصاب نے زید بن خارجہ کے بارے میں فرمایا کہ موت کے بعد کلام کرنے والے یہی ہیں۔ علماء کا اس میں اختلاف نہیں ہے اور امام ذہبی نے فرمایا یہ صحیح ہے۔“

(شرح الشفا ج ۱ ص 650)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سلام عرض کرنا:

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے۔ ان کے ساتھ مہاجرین اور انصار کے اتنے ہی لوگ اندر آئے جتنی کمرے میں گنجائش تھی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دونوں نے یہ درود وسلام پڑھا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سلام پڑھا۔ ثُمَّ صَفُّوا صُفُوْفاً لَا یَؤُمُّھُمْ اَحَدٌ۔ پھر لوگوں نے صفیں آراستہ کرلیں اوران کا کوئی امام نہ ہوا۔ (سیرت طیبہ ج 3 ص 356)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا درود شریف پڑھنا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مستورات کی محفل تعزیت میں درود شریف بصیغہ ندا پڑھا۔

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ ضَوْءُہٗ صَلّٰی عَلَیْكَ مُنَزِّلُ الْقُرْآنِ۔ (سیرت ابن ہشام ص ۱۳۲)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا درود شریف بصیغہ ندا پیش کرنا:

جب میدانِ کربلا میں سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو آپ کی لاش مبارک کے قریب آپ کی ہمشیرہ زینب رضی اللہ عنہا آئیں۔ لاش کے قریب کھڑے ہو کر دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا:

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰہُ وَ مَلَكُ السَّمَاءِ

ھٰذَا حُسَیْنٌ بِالْعَرَاءِ مُزَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ

يَا مُحَمَّدَاهُ۔

ترجمہ: ''اے محمد ﷺ آپ پر اللہ تعالیٰ اور آسمانی فرشتوں کا درود ہو یہ میرا بھائی حسین رضی اللہ عنہ برہنہ خون کی چادر اوڑھے ہوئے زمین پر پڑا ہے اور ان کے اعضاء کو جدا جدا کیا گیا ہے: یَا مُحَمَّدَاهُ۔

(البدایہ والنہایہ ج 2 ص 193، تاریخ ابن جریر ج 6 ص 262 ابن کثیر ص 42 ج 4)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کے وصال کے بعد غسل دینا اور درود شریف پڑھنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت حضور ﷺ کے شکم انور پر ہاتھ پھیرا تو کوئی شئے خارج نہ ہوئی۔ اس وقت فرمایا:

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ لَقَدْ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔

ترجمہ: ''آپ ﷺ پر اللہ کی رحمت کہ آپ ﷺ موت اور زندگی (دونوں حالتوں میں) پاک وصاف ہیں۔''

(سیرت الرسول ص 78 از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت سیدنا مقداد اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہما کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا:

سیدنا المقداد والکعب وهما صحابيان: إذا كانا دخلا المسجد يقولان وقت الدخول الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله۔

ترجمہ: ''دونوں صحابہ کرام سیدنا مقداد اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تو درود شریف اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

رَسُوْلَ اللہ پڑھتے تھے۔

(شرح الشفاء فی حقوق المصطفیٰ لمحدث ملا علی قاری حنفی)

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا دورانِ طواف درود وسلام پڑھنا:

قَدْ ثَبَتَ اَنَّ سَیِّدَنَا عبداللہ ابن عمر اللہ تعالیٰ عَنْهُمَا یَطُوْفُ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَ یَقْرَأُ وَقْتَ الطَّوَافِ۔ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔ جَهْراً

ترجمہ: ’’سیدنا عبداللہ بن عمر کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئی باآوازِ بلند اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھتے تھے۔‘‘

(البدایہ والنہایہ جلد ۲ ص ۱۹۳)

شجر و حجر کا بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کرنا:

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی حاجت کے لیے صحراو جنگل میں تشریف لے جاتے۔

فَلَا یَمُرُّ بِحَجَرٍ وَ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

ترجمہ: ’’تو آپ جس پتھر یا درخت کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتا: وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔‘‘

(سیرت حلبیہ ص 361 ج 1 مشکوٰۃ شریف ص 540)

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا فرمان:

میں نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ جب ہم شہر سے

باہر نکلے تو پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوا تو بڑی پیاری آواز آنا شروع ہوگئی کہ کوئی پڑھنے والا محبت سے پڑھ رہا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی کوئی نظر نہ آیا۔ آواز تو آتی تھی مگر آواز دینے والا نظر نہ آتا تھا۔ دوبارہ پھر وہی آواز آئی مگر سلام پڑھنے والا نظر نہ آیا۔

میں نے بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پہاڑوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کون عاشق لیٹا ہے جو محبت سے آپ پر درود وسلام پڑھ رہا ہے۔ آواز تو آتی ہے مگر آواز دینے والا نظر نہیں آتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی! وہ پہاڑ نظر آرہا ہے میں نے عرض کی نعم یارسول اللہ ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نظر آرہا ہے۔'' فرمایا: ''اس کی چوٹی پر پتھر کا ٹکڑا ہے وہ تیرے نبی پر محبت سے سلام پڑھ رہا ہے: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ۔'' (شفا شریف قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ علی العالمین جلد۲ ص۱۲)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا:

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لڑکے حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے اپنے قرشی بھائی کو کیسا پایا؟ اس نے کہا اے والدہ پتھر، ڈھیلے، نرم زمین، پہاڑ، درخت، وحشی جانور، پرند غرض جس شئے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا اس نے کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ۔ (نزھۃ المجالس ج2 ص200)

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ کا فرمان:

حضرت ابوحمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس جانور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوتے تھے اس کا قدم جہاں پڑتا وہاں سبزہ جم آتا تھا اور جب ہم کسی کنوئیں سے پانی بھرتے تھے اس کے اُوپر سے پانی اُبلنے لگتا تھا۔ ایک بار ہم ایک وادی میں داخل ہوئے جس میں وحشی جانور بکثرت تھے، اتنے میں دیکھا کہ ایک بڑا بھاری شیر چلا آرہا ہے اور ہم پر اُچھل کر حملہ کرنا چاہتا ہے لیکن جونہی اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آگے بڑھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پست ہوگیا اور زمین پر گر پڑا اور خوش بیانی سے کہنے لگا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔ (نزہۃ المجالس ج2ص 200)

حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصدیق:

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی تو کوئی درخت یا پتھر نہیں جو مجھ پر نہ پڑھتا ہو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص 440 از علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ)

کعبہ معظمہ کا سلام عرض کرنا:

امام الانبیاء فرماتے ہیں کعبہ معظمہ بروزِ محشر میرے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ کہے گا تو میں جواب دوں گا۔ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا بَیْتَ اللہ۔

(تفسیر عزیزی فارسی سورہ البقرہ ص:463 از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ کا سلام عرض کرنا:

یَا نَبِیَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَیْکَ۔

ترجمہ: ''اے اللہ کے نبی آپ کو سلام ہو۔ فوز وفلاح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے۔'' (سلسلۃ الذہب ص 14 روح البیان ج 1 ص 152)

الشیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَلَّمَ۔

(مکتوبات بر باش اخبار الاخیار ص 316)

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا:

چه کم گرد اے صدر فرخنده پسے ر قدر
رفیعت بدر گاه حی باشند مشتے گدایاں خیل
بمهان دار السلام از طفیل۔
چه وصف کند سعدی نا تمام چه و صفت کند
سعدی ناتمام۔ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ اے نبی وَالسَّلَام۔

ترجمہ: ''خداوند قدوس کی بارگاہِ رفیع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جو قدر و منزلت ہے اس میں سے اے میرے سردار کیا کمی ہوگی (سمجھ نہ ہوگی) اگر تھوڑے سے آپ کی جماعت کے بھکاری آپ کے طفیل میں آپ کے مہمان خانہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ آپ کی تعریف سعدی جو ناقص ہے کیا کرسکتا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بے شمار درود ہوں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سلام ہو۔'' (بوستان ص 11)

سیدی محمد شاذلی کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا:

آپ رضی اللہ عنہ یہ سلام بکثرت پڑھا کرتے تھے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

(افضل الصلوۃ علی سید السادات ص 42 للنبہانی)

نعمت کبریٰ میں الصلوۃ والسلام:

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَھْدِیُّ وَ ھَادِیُّ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَحْمَدُ یَا مُحَمَّدُ

(نعمت کبریٰ، ص: 26)

شیر خوار بچے کا اعلان حق اور سلام عرض کرنا:

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف فرما تھے کہ ایک مشرکہ عورت جس کی گود میں دو ماہ کا شیر خوار بچہ تھا اس طرف سے گزری اس بچے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نظر کی تو یک دم بزبانِ فصیح پکار اُٹھا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ وَیَا اَکْرَمَ خَلْقِ اللہ۔

ماں نے جب دیکھا کہ میرا دو ماہ کا بچہ کلام اور سلام کرنے لگا ہے تو حیران رہ گئی اور بولی بیٹا! یہ کلام کرنا تجھے کس نے سکھا دیا؟ اور یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، یہ تجھے کس نے بتا دیا؟ بچہ اب اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا اے ماں! یہ کلام کرنا مجھے اسی اللہ نے سکھایا ہے جس نے سب انسانوں کو یہ طاقت دی ہے اور یہ دیکھ میرے سر

پر جبریل امین کھڑے ہیں جو مجھے بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ماں نے یہ اعجاز دیکھا تو جھٹ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کو مخاطب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو وہ بولا:

عبد عزی پیش ایں یکمشت چیز
لیك نامبر پیش حق عبدالعزیز

ترجمہ: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس مشت خاک ماں کے نزدیک تو میرا نام عبد عزیٰ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا نام عبدالعزیز ہے۔" (نزہۃ المجالس ص 78 ج 2)

مدنی پھول:

ایک دو ماہ کا بچہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جان اور مان لے اور سلام عرض کرے اور اپنی ماں کو بھی جنت میں لے جائے مگر افسوس ان عمر رسیدہ بدبختوں پر جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ جانا، نہ مانا اور اپنی جہالت وگستاخیوں سے خود بھی ڈوبے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے۔ یہی حال ان بدصورت بدمذہبوں کا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کو توحید سمجھ بیٹھے ہیں۔

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فرمان:

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ کے پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔فرماتے ہیں کہ جس کو حضور

ﷺ کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ بعد نماز عشاء با طہارت
کامل و جامع نو و استعمال خوشبو با ادب نمام
رو بسوئے مدینه منوره بنشنید و ملتجی از
جناب قدس حقیقت محمدی برائے حصول
زیارت جمال مبارک ﷺ را از جمیع خطرات خالی
کرده صورت آنحضرت ﷺ به لباس بسیار
سفید و عمامه سبز و جهره منور مثل بدر بر
کرسی تصور کند۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
حَبِیْبَ اللہ بر قلب اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللہ راست اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَ
اللہ درِ دل ضرب کندو ایں درودشریف را هر
قدر که تواند پے در پے تکرار کند انشاء اللہ
تعالیٰ به مطلوب خواهد رسید۔

ترجمہ: ''عشاء کی نماز کے بعد پاک وصاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینہ منورہ کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہِ الٰہی میں حضور ﷺ کے جمالِ مبارک کی زیارت کی التجاء کرے اور دِل کو تمام خیالات وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور پر نور ﷺ بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح روشن چہرہ میں جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اور بائیں طرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ۔
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ کی دل پر ضربیں لگائے اور جس قدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے بار بار پڑھے۔ اور مزید یہ بھی فرمایا۔“

اس کے بعد یہ پڑھے جس قدر ہو سکے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضَاہُ۔

اور سوتے وقت اکیس بار سورہ نصر پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب یا دوشنبہ کی رات کو کرے اگر چند بار کرے گا۔ تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(ضیاء القلوب ص 61 از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ)

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوۃ والسلام

بیماران دیوبند کے حکیم مولوی اشرفعلی تھانوی نے امداد المشتاق میں اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب کا قول نقل کیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کے جائز ہونے میں شک نہیں ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ بصیغہ خطاب میں بعض

لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے

(امداد المشتاق ص 59 از مولوی اشرف علی تھانوی)

کہاں ہیں وہ لوگ؟ جو ہم اہل سنت و جماعت کو الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنے پر شرک کہا کرتے ہیں۔ ذرا اپنے گھر کی خبر لیں کہ ان کے تیروں سے کون کون اور کیسے کیسے لوگ زخمی ہو رہے ہیں۔ ہم تو ان اناڑیوں سے اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں:

یوں چلے آؤ نہ برچھی تان کر
اپنا بے گانہ ذرا پہچان کر

ایک اعتراض ہم پر یہ کیا جاتا ہے کہ اس درود میں غیر اللہ کو ندا ہے لہذا یہ ناجائز ہے آئیے دیکھتے ہیں کہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں ان کے بڑوں کا فتوی ہے۔ کیا وہ بھی ندائے غیر اللہ پر مشرک ہوں گے یا اس برچھی کی نوک کا نشانہ صرف اور صرف اہلسنت ہی ہیں۔

حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا مسئلہ ندائے غیر اللہ کے بارے میں فتوی:

فرماتے ہیں ایسی ندا صحابہ سے بکثرت روایات میں منقول ہے۔ کما لا یخفی علی العالم اور اگر مخاطب سماع یعنی سنانا مقصود ہے تو اگر تصفیہ باطن سے منادیٰ مشاہدہ نہیں کرتا لیکن سمجھتا ہے کہ فلاں ذریعہ سے اس کو یہ خبر پہنچ جاوے گی اور وہ ذریعہ ثابت بالدلیل ہو تب بھی جائز ہے۔ فرشتوں کا درود شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچانا احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کہے کچھ مضائقہ نہیں۔

فرماتے ہیں کہ کوئی کسی ولی کو دُور سے ندا کرے کہ اس کو سنانا منظور ہے اور
روبرو نہیں اور یہ دلیل قائم کرے کہ اللہ تعالیٰ اس بزرگ کو خبر پہنچا دے ممکن ہے اور
اس ممکن کا اعتقاد شرک نہیں یہاں سے اس وظیفہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً
للہ کا حکم بھی معلوم ہوگیا کہ اگر اسے وسیلہ یا ذریعہ جانے یا ان الفاظ کو بابرکت سمجھ کر
پڑھے کچھ حرج نہیں۔ (هفت مسئلہ کلیات امدادیہ ص 83-84)

بدمذہب جس پیر کو طریقت میں اپنا پیر اعظم مانتے ہیں اور اس کے اقوال
کو حجت فی الطریقۃ جانتے ہیں۔ مگر عداوتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اسی پیر اعظم کا یہ قول
اعظم ان کے نزدیک کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر وہ اس قول مبارک کو مان لیں تو
بدمذہبوں کے سارے مسلک کی بناء دھڑم سے زمین پر تشریف لے آئے گی اور یہ
شیطانی گوز کی طرح ہوا میں کھو کر اپنا وجود ختم کر بیٹھے گی۔ کیونکہ اگر اس قول کو مان لیا تو
دور سے یارسول اللہ کہنا بھی ماننا پڑے گا اور اس کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زند
بھی ماننا پڑے گا اور مزید برآں کہ حاضر و ناظر کا عقیدہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ لہٰذا خیریت
اسی میں ہے کہ اپنے پیر و مرشد کے اسی قول کو ہی نہ مانیں، اس کا انکار کر دیں تا ک
ہمارے خود ساختہ مسلک کی بناء قائم رہ سکے۔ گرتی دیوار کو ایک اور دھکا دو کے تحت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے مسئلہ کی مکمل تحقیق آپ کے سامنے ہم پیش
کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا

سوال: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر کہنا جائز ہے۔ حالانکہ یہ شرک ہے کیونکہ حاضر و ناظر تو صرف اللہ عزوجل کی ہی صفت ہے۔

جواب: ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں۔ خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ یہ صفت اللہ عزوجل کی عطا سے اس کی مخلوق کو حاصل ہے۔ اللہ عزوجل کا بطورِ علم حاضر و ناظر ہونا مستقل ہے اور اس کو بغیر کسی کی عطا کے حاصل ہے جبکہ مخلوقِ خدا کو یہ صفت اللہ عزوجل کی عطا سے حاصل ہوئی تو شرک کیسے لازم آیا۔

حاضر و ناظر کی شرعی تعریف:

ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالم (دنیا) کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھنا اور دور و قریب کی آواز سننا اور ایک لمحہ میں تمام عالم کی سیر کر لینا حاضر و ناظر ہونا کہلاتا ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ یہ صفت مخلوقِ خدا کو بھی حاصل ہے۔

(1) ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا حاضر و ناظر ہونا:

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ۔

(پ 21 ع 14 آیت 11)

ترجمہ: ''تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔''

(کنز الایمان)

اس عالم میں ایک ہی وقت مختلف جگہوں پر ہزاروں شخص فوت ہوتے ہیں

اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کی روح قبض فرماتے ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ایک ہی وقت میں کثیر مقامات پر موجود ہونا حاضر و ناظر ہونا ہی تو ہے۔ اگر حاضر و ناظر ہونا شرک ہوتا تو اللہ عزوجل عزرائیل علیہ السلام کو یہ صفت کیوں عطا فرماتا اور اس کا بیان قرآنِ پاک کیوں فرماتا۔

کیا نعوذ باللہ قرآن ہمیں شرک کی دعوت دیتا ہے؟

(2) حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کا ملک شام سے تختِ بلقیس کو لے آنا:

حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے ایک پلک جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت یمن سے لا کر ملک شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ اس کا ثبوت قرآن پاک میں موجود ہے:

اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ۔

(پ 19 سورۂ نمل، آیت 40)

ترجمہ: "(آصف بن برخیا نے کہا کہ) "میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے (یعنی پلک جھپکنے سے پہلے)"

(کنزالایمان)

آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے ملک یمن سے ملک شام میں تخت بلقیس کو لے آنا۔ کئی ماہ کی مسافت کو ایک لمحے میں طے کر لینا اسی کو حاضر و ناظر ہی تو کہتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو یہ خبر تھی کہ تخت کہاں ہے اور اس کو دیکھ رہے تھے۔ کسی چیز کے دیکھنے والے کو ناظر کہتے ہیں۔

(3) معراج میں ایک ہی آن میں انبیاء کرام علیہم السلام آسمانوں پر تشریف

لے جانا:

معراج میں سارے انبیاء نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیت المقدس میں نماز ادا فرمائی اور پھر ایک ہی آن میں انبیاء کرام علیہم السلام آسمانوں پر تشریف لے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم نے فلاں آسمان پر فلاں پیغمبر اور فلاں آسمان پر فلاں پیغمبر سے ملاقات کی۔

انبیاء کرام کا ایک ہی آن میں بیت المقدس سے آسمانوں پر پہنچ جانا حاضر و ناظر ہی تو کہلاتا ہے۔

اعتراض:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے تمام انبیاء کرام سے پہلے کیوں نہ آسمانوں پر پہنچ گئے۔

جواب:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق پر سوار تھے اور براق کی برق رفتاری انبیاء علیہم السلام کی طاقت بے مثال سے بہت کم ہے۔ اسی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام آسمانوں پر پہلے پہنچ گئے تاکہ مہمان کی میزبانی کا شرف حاصل کریں۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براق کے واسطے کے بغیر اپنی طاقت سے آسمانوں پر جاتے تو ضرور تمام انبیاء کرام علیہم السلام سے پہلے پہنچتے۔

(4) منکر و نکیر کا ہر قبر میں حاضر ہونا:

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا

وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانہ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص 25 جلد 1 مطبوعہ رحمانیہ حدیث 118، بخاری شریف)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس میت کے گھر والے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے بعد دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بتا تو اس پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔''

ایک ہی دن میں مختلف علاقوں اور ملکوں میں سینکڑوں میتیں ہوتی ہیں اور منکر ونکیر ہر ایک کی قبر میں پہنچتے ہیں اور یہ سوال کرتے ہیں۔ ایک ہی آن میں ہر ایک کی قبر میں موجود ہونے کو حاضر و ناظر ہی کہتے ہیں۔

ہمارے ان دلائل سے بخوبی علم ہوگیا کہ سارے عالم کو ملاحظہ کرنا ہر جگہ آناً فاناً پہنچ جانا یہ وہ صفات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی عطا فرمایا ہے۔

اس سے دو باتیں لازم آئیں:

1. کسی بندے کو ہر جگہ ماننا شرک نہیں بلکہ قرآن کے مطابق ہے۔
2. اللہ تعالیٰ کی عطا سے اس کے بندے بھی ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ جب عزرائیل علیہ السلام کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہو کر مخلوق خدا کی روحیں قبض کر سکتے ہیں اور منکر نکیرین ہر بندے کی قبر میں پہنچ کر ایک ہی لمحہ

یں ان سے سوالات کرنے کی صلاحیت و طاقت رکھتے ہیں اور سلیمان علیہ السلام کے امتی کو یہ طاقت حاصل ہے کہ وہ ایک سیکنڈ میں تخت بلقیس کو یمن سے ملک شام میں لا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ ان کو یہ طاقت حاصل ہے تو سید الانبیاء حبیب کبریاء سردارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا عالم کیا ہو گا۔

کیا وہ ملک پاکستان میں موجود درود و سلام پڑھنے والے امتی کی آواز نہ سنتے ہوں گے؟ کیا وہ اپنے عشق میں تڑپنے والے امتی کو مثل کف دست دیکھتے نہ ہوں گے۔ ضرور ضرور ملاحظہ کرتے ہیں اور بوقت مشکل اپنے امتیوں کی دست گیری بھی کرتے ہیں۔ آیئے اب قرآن و حدیث سے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی شان ملاحظہ کرتے ہیں۔ سب سے پہلے حاضر و ناظر کے بارے میں عقیدۂ اہل سنت کو تحریر کیا جاتا ہے۔

عقیدۂ حاضر و ناظر:

حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں اور پوری کائنات کو مثل کیف دست ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ جب چاہیں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئ نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

(1) قرآن سے عقیدۂ حاضر وناظر کا ثبوت:

(1) یَا اَیُّھَا النَّبِیُ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبشرا و نذیرا و داعیاً الی اللہ باذنہٖ و سِرَاجاً مُنِیْراً۔

(پارہ 22 سورۃ الاحزاب. آیت 45)

ترجمہ: ''اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف سے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔'' (کنزالایمان)

شاہد کا معنی حاضر و ناظر ہے اگر اس کا معنی گواہ بھی ہو تو تب بھی ٹھیک ہے کہ گواہ کو بھی شاہد اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ موقع پر حاضر ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سراجِ منیر کہا گیا۔ سراجِ منیر آفتاب کو کہتے ہیں۔ جس طرح وہ عالم دنیا میں ہر جگہ موجود ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہر جگہ موجود ہیں۔

(2) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام امم پر گواہ بنانا:

قیامت کے دن دیگر انبیاء کرام کی اُمتیں انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کا انکار کر دیں گی اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ تیرے پیغمبروں نے تیرے احکام کو ہم تک نہیں پہنچایا اور انبیاء کرام علیہم السلام عرض کریں گے۔ اے رب تو جانتا ہے کہ ہم نے تیرے احکام کو ان تک پہنچایا اور انبیاء کرام علیہم السلام اپنی گواہی کے طور پر امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیش کریں گے۔ ان کی گواہی پر اعتراض ہوگا کہ تم نے یہ زمانہ نہ پایا تو تم بغیر دیکھے کیسے گواہی دے رہے ہو۔ تو یہ عرض کریں گے ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے۔ تو پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام کی گواہی دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون

کو قرآن پاک میں یوں بیان فرماتا ہے:

{وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا}

(پارہ 2 سورۃ البقرۃ آیت 143)

ترجمہ: "اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تم کو سب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ۔" (کنزالایمان)

اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تبلیغ اور ان کی امتوں کے حالات کو خود چشم حق سے ملاحظہ نہ کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی پر اعتراض کیوں نہ کیا گیا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی گواہی پر اعتراض کیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت حاضر و ناظر تھے جب دوسری امتیں اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو جھٹلا رہی تھیں اور ان کے معاملات کو ملاحظہ فرما رہے تھے۔ تبھی تو آپ کی گواہی ان کے بارے میں مسموع ہوئی۔

(3) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں:

{وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ}

(پارہ 17 سورۃ الانبیاء آیت 107)

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لیے۔" (کنزالایمان)

اس آیت کریمہ میں رحمۃ مصدر ہے اور یہاں مبالغے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ جیسے شرح تہذیب میں اس کی مثال یہ ہے زیدٌ عدلٌ (زید بہت زیادہ عادل ہے) حالانکہ یہ مثال یوں تھی زیدٌ عادلٌ (زید عادل ہے) مگر اس میں مبالغہ کا معنی پیدا نہیں ہو سکتا، پتہ چلا کہ مصدر مبالغہ کے لیے آتا ہے۔ آیت مذکورہ میں رحمۃ

مصدر مبنی للفاعل مبالغہ کے لیے ہے۔ اصل عبارت یوں ہے:

وما اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا راحمة اللعٰلمین۔

ترجمہ: ''ہم نے تجھے تمام جہانوں پر رحمت کرنے والا بنا کر بھیجا۔''

راحم کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں:

1. زندہ ہونا
2. حاضر و ناظر ہونا

1 زندہ ہونا:

اگر راحم زندہ ہوگا تو مرحوم پر رحم کرے گا۔ مردہ تو خود طالب رحمت ہوتا ہے۔

2 حاضر و ناظر ہونا:

اگر راحم مرحوم کے حالات سے باخبر ہوگا اور اس کو مثل کف دست ملاحظہ کر رہا ہوگا تو وقت مشکل مرحوم (جس پر رحم کیا جائے) کی دست گیری کر سکے گا۔ اگر اس سے بے خبر ہو تو راحم کا مرحوم پر رحم کرنا ممکن نہیں۔

کیونکہ آیت مطلق ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف صحابہ کرام کے لیے رحمت نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور یہ نص قرآنی سے ثابت ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک مسلمانوں پر رحمت کرنے کے لیے بحیاتِ حقیقی زندہ اور ان کے پاس حاضر و ناظر ہیں۔

(4) ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ﴾

ترجمہ: ''اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔'' (کنز الایمان)

اور اسی طرح سورۂ حجرات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(5) {وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللهِ}

ترجمہ: "جان لو کہ تم سب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔" (کنزالایمان)

آج ہم پر عذاب الٰہی اس لیے نہیں آتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اندر موجود ہیں اور قیامت تک ہم پر عام عذاب نہیں آئے گا جیسے امم ماضیہ پر آیا۔

اور وَاعْلَمُوْا (تم جان لو) صیغہ جمع مذکر حاضر ہے۔ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب ہے کہ تم جان لو کہ تمہارے اندر رسول اللہ موجود ہیں۔

اگر وَاعْلَمُوْا کے صیغے کا خطاب صرف صحابہ کرام کے لیے بھی مخصوص مانا جائے۔ تب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کئی جگہوں پر حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام تو مختلف مقامات پر رہتے تھے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت مذکورہ کے مطابق ان سب کے پاس ہیں۔

(6) {اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ} (پارہ:22احزاب آیت6)

ترجمہ: "یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ قریب ہے۔" (کنزالایمان)

بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ آیت میں اَوْلٰی کے معنی قریب تر ہیں۔ (تحذیرالناس ص10)

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہیں تو پھر کسی مسلمان کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ آیت میں آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کے قریب ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جن کے قریب نہیں وہ اپنے ایمان کی فکر کریں لگتا ہے کہ وہ مومن نہیں۔ ان کو اپنے ایمان کی اصلاح کرنی چاہیے۔

(7) {اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ} (پارہ30الفجر آیت6)

ترجمہ: ''کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا۔''

(کنزالایمان)

(8) {اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ} (پارہ 30 الفیل آیت 1)

ترجمہ: ''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا۔'' (کنزالایمان)

قوم عاد اور اصحاب فیل کا واقعہ ولادتِ پاک سے پہلے کا ہے مگر فرمایا جارہا ہے۔ اَلَمْ تَرَ (کیا آپ نے نہ دیکھا) یعنی ضرور دیکھا ہے۔

اس طرح کے کلام (اَلَمْ تَرَ) سے اس شخص کو توجہ دلائی جاتی ہے جس نے ان واقعات کو بچشم خود دیکھا ہو مگر توجہ نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام واقعات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیکھے ہیں۔

روح البیان میں ہے کہ:

فَتَشَاهَدَ خَلْقَهُ وَ مَا جَرٰى عَلَيْهِ من الاكرَامِ والاِخْرَاجِ من الْجَنَّهِ بِسَبَبِ الْمُخَالِفَةِ وَ مَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ اِلٰى آخِرِ مَا جَرَى الله عليه وَ شَاهَدَ خَلْق اِبْلِيْس و ما جرٰى عليه۔

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آدم علیہ السلام کا پیدا ہونا ان کی تعظیم ہونا اور جنت سے علیحدہ کیا جانا پھر توبہ قبول ہونا آخر تک ان کے سارے معاملات کو جو ان پر گزرے سب کو دیکھا اور ابلیس کی پیدائش اور جو اس پر جو گزرا وہ بھی دیکھا۔''

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ آگے چل کر اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قَالَ بَعْضُ الْکِبَارِ اِنَّ مَعَ کُلِّ سَعِیْدٍ رَفِیْقَۃٌ مِنْ رُّوْحِ النَّبِیِّ علیہ السلام۔

ترجمہ: "بعض اکابر نے کہا کہ ہر سعید کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح رہتی ہے۔"

احادیث سے عقیدۂ حاضر و ناظر کا ثبوت

(1) حضرت زید اور جعفر و ابن رواحہ کی شہادت کی خبر:

عَنْ انسٍ نَعَی النَّبِیُّ علیہ زیداً وَّ جَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یاتیھم خَبْرُھم فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ اِلی اللہ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللہ یَعنِیْ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللہُ عَلَیْھِمْ۔ (مشکوۃ باب المعجزات مطبوعہ قدیمی)

ترجمہ: "حضور علیہ السلام نے زید و جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کی موت کی خبر ان کے خبر آنے سے پہلے دے دی۔ فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے لے لیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہاں تک کہ جھنڈ اللہ کی تلوار خالد بن ولید نے لیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح دے دی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروقت قرب و بعد کی چیزوں کو ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ مقام موتہ جو مدینہ منورہ سے بہت ہی دور ہے وہاں کی منظر کشی مدینہ منورہ میں بیٹھ کر فرما رہے ہیں اور صحابہ کرام کو بتا رہے ہیں۔ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھنا تو حاضر و ناظر ہونا ہی کہلاتا ہے۔

(2) حوضِ کوثر کو ملاحظہ فرمانا:

وَ اِنَّ مَوْعِدَ کُمُ الْحَوْضُ وَ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ الیہ و انا فی مقامی۔ (مشکوٰۃ باب وفاۃ النبی مطبوعہ)

ترجمہ: ''بے شک تمہاری وعدے کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔ میں اس کو اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔''

(3) آنے والے فتنوں کو دیکھ لینا:

فَاِنِّیْ اَرٰی الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَوَقْعِ الْمَطَرِ۔

(مشکوٰۃ ص باب الفتن مطبوعہ قدیمی)

ترجمہ: ''میں تمہارے گھروں میں بارش کی طرح فتنے گرتے دیکھتا ہوں۔''

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئندہ کے واقعات اور یزیدی وحجازی فتنوں کو اپنی چشمانِ سر سے ملاحظہ فرمارہے ہیں۔

(4) قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد:

جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور مٹی ڈال کر اس کے گھر والے واپس پلٹ جاتے ہیں۔ تو دو فرشتے منکر ونکیر اس کے پاس آکر اسے بٹھاتے ہیں اور تین سوالات کرتے ہیں:

مَنْ رَبُّکَ (تیرا رب کون ہے) مَا دِیْنُکَ (تیرا دین کیا ہے) ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمدٍ (تو اس پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دنیا میں کیا کہتا تھا) (مشکوٰۃ ص 25 جلد 1 مطبوعہ رحمانیہ)

ایک ہی دن میں ہزاروں لوگ دنیا سے جاتے ہیں اور ایک ہی آن میں

اپنی قبر میں پہنچتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی لمحہ میں ہزاروں قبروں کو اپنی تشریف آوری سے نوازتے ۔ اور اپنے غلاموں کو شربت دیدار پلاتے ۔ ہم جیسے گناہگاروں کی بگڑی بناتے ۔ اور غلامی کی سند عطا فرما کر نکیرین سے چھڑاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور

جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیک وقت سینکڑوں ہزاروں مردوں کی قبر میں تشریف لانے اور اتنے مقامات پر موجود ہونے کو حاضر و ناظر کہتے ہیں۔

اعتراض:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں نہیں آتے بلکہ زمین سمٹتی ہے ۔ روضہ کو قبر کے قریب کر دیا جاتا ہے پھر کھڑکی کھلتی ہے ۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کروائی جاتی ہے ۔ پھر یہ سوال ہوتا ہے۔

جواب:

اے بندۂ خدا اللہ عزوجل تجھے ہدایت دے کہ زمین کے سمٹنے کی طاقت کو مانتا ہے ۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قبر میں تشریف لانے کی طاقت نہیں مانتا۔

اب میری دلیل سن تو کھڑکی کھولتا پھرتا ہے اس دلیل سے تیری کھوپڑی کا پھاٹک کھل جائے گا۔

دلیل:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت پیارے صحابی تھے ۔ آپ قبیلہ بنی اوس کے سردار تھے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام سید الانصار رکھا ۔ ان کو خندق

کے دن تیر لگا تو خون جاری ہوگیا۔ یہ ٹھہرا نہیں۔ایک ماہ کے بعد آپ انتقال فرما گئے۔حضور ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

هٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سبعون اَلِفًا امن الْمَلٰئِكَةِ۔

(مرآت المناجیح ص 140 جلد 1 مطبوعہ مکتبہ قادریہ)

ترجمہ: ''یہ وہ شخص ہے جس کی وجہ سے عرش ہل گیا اور ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور ان کے جنازے میں 70 ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔''

نقطہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو دفن فرما دیا گیا۔ادھر رسولِ پاک ﷺ صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہیں۔ادھر قبر میں مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِیْنُكَ کے سوالات جاری ہیں اب یہ سوال ہوا اور ما کنت تقول فی هذا الرجل (اس پیارے محمد ﷺ کے بارے میں دنیا میں کیا کہتا تھا) اور رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک قبر میں دیکھائی گئی۔ادھر رسول اللہ ﷺ سعد رضی اللہ عنہ کی قبر میں تشریف فرما ہیں اور اُدھر صدیق وعمر کو صحبت سے نواز رہے ہیں۔

اب بتاؤ اس وقت کون سا روضہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب آیا۔کون سی زمین سمٹی اور کون سی کھڑکی کھلی۔کیونکہ حضور ﷺ تو اپنی ظاہری زندگی میں ابھی زمین پر تشریف فرما ہیں۔

(5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز کو ملاحظہ فرمالیا:

عن ثوبان اَنَّ نَبِیَّ اللہِ قال اِنَّ اللہَ ذَوّٰی لِیَ الاَرْضَ حَتّٰی رَأَیْتُ مَشَارِقَھَا وَ مَغَارِبَھَا۔

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا۔''

(6) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک کی چیزوں کو ملاحظہ فرمالیا:

قَالَ اِنَّ اللہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یومِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھذہٖ جَلِیًّا مِنَ اللہِ جَلَاہُ لِلنَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِیْ۔

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرے لیے سمیٹ دیا اور میں اس کو اور قیامت تک جو اس میں ہونے والا ہے۔ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ایک روشنی ہے جو اس نے میرے لیے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو عطا فرمائی۔''

جن کے لیے مسافتیں ختم کر دی گئی ہوں، زمین کو سمیٹ دیا گیا ہو۔ کیا وہ ابھی بھی اپنے امتیوں کی محفلوں میں شرکت نہیں کر سکتے۔ کیا وہ ابھی بھی مجبور ہیں۔ نہیں نہیں وہ مجبور نہیں بلکہ محبوب ہیں۔ یقیناً وہ اللہ عزوجل کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو بیک وقت کئی

مقامات پر حاضر ہونے کی صفت عطا فرمائی ہے۔

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حاضر و ناظر ہونا:

فَبَیْنَمَا عُمَرُ یَخْطُبُ فَجَعَلَ یُصِیْغُ یَا سَارِیَۃُ الْجَبَلَ۔

(مشکوٰۃ باب الکرامات)

ترجمہ: ''عمر رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اچانک پکارنا شروع ہو گئے اے ساریہ پہاڑ کی طرف دیکھو۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر کا سردار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو بنا کر نہاوند کی جنگ کے لیے بھیجا۔ مسلمان جوانمردی سے لڑے ان کو شکست ہونے ہی والی تھی انہوں نے مسلمانوں کے پیچھے پہاڑ کی جانب سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ مسلمان اس سے بے خبر سامنے والے لشکر سے لڑ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں منبر رسول پر بیٹھے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تو زور سے پکارا ''یا ساریۃ الجبل'' ''اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو۔'' حضرت ساریہ فرماتے ہیں کہ میں یہ آواز سن کر پہاڑ کی جانب متوجہ ہوا تو ایک لشکر کو دیکھا تو میں نے فوراً مسلمانوں کے لشکر کے دو حصے کر دیئے۔ اس طرح اللہ عزوجل نے کافروں کو شکست دی۔

(2) حضرت قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا ہر نماز کعبہ میں پڑھنا:

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رضی اللہ عنہ حضرت قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے حضرت قضیب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا:

هُوَ وَلِیٌّ مُقَرَّبٌ ذُوْ حَالٍ مع الله تعالیٰ و قَدَمُ صِدْقٍ عِنْدَہٗ۔

ترجمہ: ''یعنی وہ اللہ عزوجل کے مقرب ولی ہیں اور صاحب حال اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچائی کا قدم رکھنے والے ہیں۔''

بعض لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو نماز نہیں پڑھتے۔

آپ نے فرمایا:

اِنَّه یُصَلِّیْ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهٗ وَ اِنِّیْ اراہُ اذا اُصَلِّیْ بالموصل اَوْ بِغَیْرِھَا من افَاقِ الْاَرْضِ یَسْجُدُ عند باب الْكَعْبَةَ۔ (الحاوی للفتاوی جلد 1 ص 338)

ترجمہ: ''وہ وہاں نماز پڑھتے ہیں جہاں انہیں تم نہیں دیکھ سکتے اور میں انہیں دیکھتا ہوں جب وہ موصل یا کسی اور جگہ پر وہ نماز پڑھتے ہیں مگر سجدہ میں خانہ کعبہ کے دروازے پر کرتے ہیں۔''

سبحان اللہ ایک ولی کی شان یہ ہے کہ نماز مشرق و مغرب جہاں کہیں بھی ادا فرمائیں مگر سجدہ کے وقت خانہ کعبہ پر موجود ہوتے ہیں۔ ایک سیکنڈ میں موصل سے خانہ کعبہ کے دروازے پر موجود ہونے کو تو حاضر و ناظر کہتے ہیں۔

حاضر و ناظر پر اعتراضات کا بیان

یہ اعتراضات جاء الحق سے لیے گئے ہیں۔ تاکہ قاری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے بارے میں تشفی ہو جائے۔ یہ اعتراضات کچھ اضافے اور تسہیل کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔

اعتراض 1:

ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ لہٰذا غیر میں یہ صفت ماننا شرک فی الصفت ہے۔

جواب:

ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہر گز نہیں۔ خدائے تعالیٰ جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ کتب عقائد میں ہے۔ لَا یَجْرِیْ عَلَیْہِ زَمَانٌ وَّ لَا یَشْتَمِلُ عَلَیْہِ مَکَانٌ خدا پر نہ زمانہ گزرے اور نہ کوئی جگہ خدا کو گھیرے کیونکہ زمانہ سفلی اجسام پر زمین میں رہ کر گزرتا ہے انہیں کی عمر ہوتی ہے۔ چاند سورج اور تارے حور و غلمان فرشتے بلکہ آسمان پر عیسیٰ علیہ السلام معراج میں حضور علیہ السلام زمانہ سے علیحدہ ہیں۔ خدا تعالیٰ حاضر ہے مگر بغیر جگہ کے اسی لیے ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کو متشابہات سے مانا گیا ہے اور بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وغیرہ آیات میں مفسرین فرماتے ہیں عِلْماً وَّ قُدْرَۃً یعنی اللہ کا علم اس کی قدرتِ عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے
وہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکان وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں

خدا کو ہر جگہ میں ماننا بے دینی ہے۔ ہر جگہ میں ہونا تو رسولِ خدا کی شان ہو سکتی ہے اور اگر مان بھی لیا جائے بفرضِ محال تو بھی حضور علیہ السلام کی یہ صفت عطائی۔ حادث مخلوق قبضہ الٰہی میں ہے اور خدا کی یہ صفت ذاتی قدیم غیر مخلوق ہے کسی کے قبضے میں نہیں تو بھی اتنے فرق ہوتے ہوئے شرک کیسا؟ جیسے کہ حیوٰۃ سمع بصر وغیرہ فتاوے رشیدیہ جلد اول کتاب البدعات صفحہ 91 میں ہے:

''فخر دو عالم علیہ السلام کو مولود میں حاضر جاننا بھی غیر ثابت ہے اگر کوئی

اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر جانتا ہے تو شرک نہیں ورنہ شرک ہے۔''

یہ ہی مضمون براہین قاطعہ صفحہ 23 میں ہے۔ مولوی رشید احمد صاحب نے رجسٹری فرما دی کہ غیر خدا کو ہر جگہ حاضر و ناظر جاننا بہ عطاء الٰہی شرک نہیں اگر کوئی کہے کہ اس سے لازم آتا ہے

اعتراض 2:

خالقیت وجوب قدم وغیرہ دیگر صفاتِ الٰہیہ بھی پیغمبروں کو عطائی مان لو اور حضور کو خالق واجب، قدیم کہا کرو۔

جواب:

یہ چار صفات قابل عطا نہیں کہ ان پر الوہیت کا مدار ہے، وجوب، قدیم، خلق، نہ مرنا دیگر صفات کی تجلی مخلوقات میں بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے سمع بصر حیات وغیرہ مگر ان میں بھی بڑا فرق ہو گا۔ رب کی یہ صفات ذاتی، واجب، نہ مٹنے والی اور مخلوق کی عطائی، ممکن اور فانی۔

جو ہوتی خدائی بھی دینے کے قابل
خدا بن کے آتا وہ بندہ خدا

خدا کو ہر جگہ حاضر ماننا بے دینی ہے۔

اعتراض 3:

قرآن کریم نے فرمایا:

{وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ}

ترجمہ: ''آپ ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ لوگ اپنے اپنے قلم میں پانی ڈال رہے تھے۔''

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

{وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِىِّ اِذْ قَضَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى}

ترجمہ: ''آپ ان کے پاس نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنے معاملہ پر اتفاق کیا۔ آپ مغربی کنارہ میں نہ تھے جبکہ ہم نے حضرت موسیٰ کی طرف حکم بھیجا۔''

{وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا}

ترجمہ: ''آپ طور کی طرف نہ تھے جبکہ ہم نے حضرت موسیٰ کو آواز دی۔''

ان آیات سے معلوم ہوا کہ گزشتہ زمانہ میں جو یہ مذکورہ واقعات ہوئے اس وقت آپ وہاں موجود نہ تھے۔ صاف ظاہر ہوا کہ حضور علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں۔

جواب:

یہ سوال اس وجہ سے ہے کہ معترض کو حاضر و ناظر کے معنیٰ کی خبر نہیں۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ حاضر و ناظر کی تین صورتیں ہیں۔ ایک جگہ رہ کر سارے عالم کو دیکھنا۔ آن کی آن میں سارے عالم کی سیر کر لینا۔ ایک وقت میں چند جگہ ہونا۔ ان آیات میں فرمایا گیا کہ آپ اس جسم پاک کے ساتھ وہاں موجود نہ تھے۔ ان میں یہ کہاں ہے کہ آپ ان واقعات کو ملاحظہ بھی نہیں فرما رہے تھے۔ اس جسد عنصری سے وہاں نہ ہونا اور ہے۔ اور ان واقعات کو مشاہدہ فرمانا کچھ اور ہے بلکہ آیات مذکورہ بالا کا

مطلب ہی یہ ہے کہ اے محبوب علیہ السلام آپ وہاں اپنے اس جسم کے ساتھ موجود نہ تھے لیکن پھر آپ کو ان واقعات کا علم اور مشاہدہ ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپ سچے نبی ہیں۔ یہ آیات تو حضور کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کر رہی ہیں۔ تفسیر صاوی میں وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ الآیۃ کی تفسیر میں ہے:

{وَ هٰذا بِالنَّظَرِ اِلَی الْعَالَمِ الْجِسْمَانِي لِاَقَامَةِ الْحُجَّةِ عَلَی الْخَصْمِ وَ اَمَّا بِالنَّظْرِ اِلَی الْعَالَمِ الرُّوْحَانِي فَهُوَ مِنْ لَّدُنِ اٰدَمَ اِلٰی اَنْ ظَهَرَ بِجِسْمِهِ الشَّرِيْفِ}

(تفسیر صاوی سورۃ قصص)

ترجمہ: ”یعنی یہ فرمانا کہ موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کی جگہ نہ تھے جسمانی لحاظ سے ہے عالم روحانی کی حیثیت سے حضور علیہ السلام ہر رسول کی رسالت اور آدم علیہ السلام سے لے کر آپ کے جسمانی ظہور تک کے تمام واقعات پر حاضر ہیں۔“

اعتراض 4:

بخاری کتاب التفسیر میں ہے کہ زید ابن ارقم نے فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی کی شکایت کی کہ وہ لوگوں سے کہتا ہے۔ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مسلمانوں کو کچھ خرچ نہ دو۔ عبداللہ ابن ابی نے بارگاہِ الٰہی میں آ کر جھوٹی قسم کھالی کہ میں نے یہ نہ کہا تھا۔ فَصَدَّقَهُمْ وَ كَذَّبَنِي حضور علیہ السلام نے ان کو سچا مان لیا اور مجھ کو جھوٹا۔ اگر حضور علیہ السلام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ تو ابن ابی کی غلط تصدیق کیوں کرتے۔ جب آیت کریمہ نے نازل ہو کر زید ابن ارقم کی تصدیق کی تو یہ سچے ہوئے۔

جواب:

عبداللہ ابن ابی کی تصدیق فرما دینے سے لازم نہیں آتا کہ آپ کو اصل واقعہ کا علم بھی نہ ہو۔ شرعاً مقدمہ میں ضروری ہے کہ یا تو مدعی گواہ پیش کرے ورنہ مدعی علیہ قسم کھا کر مقدمہ جیت لے گا۔ کیونکہ قاضی کا فیصلہ مدعی کی گواہی یا مدعا علیہ کی قسم پر ہوتا ہے نہ کہ قاضی کے ذاتی علم پر۔ زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ مدعی تھے کہ ابن ابی نے توہین کی اور ابن ابی منکر تھا چونکہ حضرت زید کے پاس گواہی نہ تھی عبداللہ کی قسم پر فیصلہ کر دیا گیا۔ پھر جب قرآن نے زید کی گواہی دی تب اس گواہی سے ان کی تصدیق ہوئی۔ قیامت میں گزشتہ کفار انبیاء کی تبلیغ کا انکار کریں گے اور رب العالمین امت مصطفیٰ علیہ السلام سے انبیاء کرام کے حق میں گواہی لے کر انبیاء کرام کی تصدیق فرمائے گا۔ اسی طرح کفار عرض کریں گے۔ وَاللہِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ خدا کی قسم ہم مشرک نہ تھے تب ان کے اعمال اور ملائکہ اور ان کے اعضاء سے گواہی لے کر ان کے خلاف فیصلہ ہوگا۔ تو کیا رب کو بھی اصل واقعہ کا پتہ نہ تھا۔ پتہ ضرور تھا مگر یہ قانون کی پابندی ہے۔ كَذَّبَنِیْ کے معنی ہیں کہ میری بات نہ مانی۔ یہ معنی نہیں کہ مجھ کو جھوٹا فرمایا۔ کیونکہ جھوٹا فاسق ہوتا ہے اور تمام صحابہ عادل ہیں اور کسی مسلمان کو بلا دلیل فاسق نہیں کہا جا سکتا۔ کبھی دیوبندی کہتے ہیں کہ کیا نبی علیہ السلام گندی جگہ اور دوزخ میں بھی حاضر ہیں۔ ان کو وہاں ماننا بے ادبی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا ہر جگہ حاضر ہونا ایسا ہے جیسے سورج کی شعاع یا آنکھ کا نور یا فرشتوں کا ہر جگہ ہونا کہ یہ چیزیں ہر جگہ موجود ہیں۔ مگر گندگی سے گندی نہیں ہوتیں۔ بتاؤ تم رب کو ان سب جگہ حاضر مانتے ہو یا نہیں؟ اگر مانتے ہو تو اس کی بے ادبی ہوئی یا نہیں۔ نورِ آفتاب گندی جگہ پڑنے سے ناپاک نہیں تو حقیقت محمدیہ جسے رب نور فرمائے اس پر ناپاکی کے احکام کیوں جاری ہوں گے۔

اعتراض 5:

ترمذی میں ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اَلَيْكُمْ وَ اَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ۔

ترجمہ: ''کوئی شخص ہم سے کسی صحابی کی باتیں نہ لگائے ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے پاس صاف دل آیا کریں''۔

اگر حضور علیہ السلام ہر جگہ حاضر ہوتے تو خبر پہنچانے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ کو ویسے ہی خبر رہتی۔

جواب:

اس کا جواب مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا کہ انبیائے کرام کے علم شہودی میں ہر وقت ہر چیز رہتی ہے مگر ہر چیز پر ہر وقت توجہ رہنا ضروری نہیں۔ اب حدیث کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ہم لوگوں کو باتوں کی طرف توجہ دلا کر کسی کی طرف سے ناراض نہ بناؤ۔ ایک جگہ ارشاد ہوا ہے: ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ جب تک ہم تم کو چھوڑے رہیں تم بھی چھوڑے رہو۔

اعتراض 6:

بیہقی میں ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ۔

ترجمہ: ''جو شخص ہم پر ہماری قبر کے پاس درود بھیجتا ہے تو ہم خود سنتے

ہیں اور جو دور سے درود بھیجتا ہے تو ہم تک پہنچایا جاتا ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ دور کی آواز آپ تک نہیں پہنچتی اگر آپ ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے تو دور کی آواز آپ تک پہنچائے جانے کی کیا ضرورت ہے۔

جواب:

اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ جو دور سے درود بھیجتا ہے اس کا درود ہم نہیں سنتے۔ مطلب بالکل ظاہر ہے کہ قریب والے کا درود تو ہم صرف خود سنتے ہیں اور دور والے کا درود سنتے بھی ہیں اور پہنچایا بھی جاتا ہے۔ دلائل الخیرات میں ہے کہ اہل محبت کا درود تو ہم بہ نفس نفیس خود سن لیتے ہیں اور غیر محبت والوں کا درود پہنچا دیا جاتا ہے تو دور و قریب سے مراد دلی دوری قریبی ہے نہ کہ مسافت کے لحاظ سے۔

پہنچائے جانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ اس کو سنتے ہی نہیں۔ ورنہ ملائکہ بندوں کے اعمال بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہیں تو کیا رب کو خبر نہیں۔ درود کی پیشی میں بندوں کی عزت ہے کہ درود پاک کی برکت سے ان کا یہ رتبہ ہوا کہ غلاموں کا نام شہنشاہِ انام کی بارگاہ میں آ گیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فقہاء فرماتے ہیں کہ نبی کی توہین کرنے والے کی توبہ قبول نہیں۔ دیکھو شامی باب المرتدین کیونکہ یہ توہین حق العباد ہے جو توبہ سے معاف نہیں ہوتا۔ اگر توہین کی حضور کو خبر نہیں ہوتی تو یہ حق العبد کیونکر بنی۔ غیبت اسی وقت حق العبد بنتی ہے جب اس کی خبر اس کو ہو جاوے جس کی غیبت کی گئی ورنہ حق اللہ رہتی ہے۔ دیکھو شرح فقہ اکبر مصنفہ ملا علی قاری۔

کتاب جلاء الافہام مصنفہ ابن قیم شاگرد ابن تیمیہ صفحہ 73 حدیث نمبر 108 میں ہے:

لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ۔

ترجمہ: ''کوئی کہیں سے درود شریف پڑھے مجھے اس کی آواز پہنچتی ہے۔ہم نے عرض کی وفات کے بعد بھی۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ میری وفات بعد بھی رہے گا۔'' (جلاء الافہام صفحہ 73 حدیث نمبر 108)

جلاء الافہام مطبوعہ ادارہ الطباعۃ المنیریہ صفحہ 173 اور انیس الجلیس مصنفہ مولانا جلال الدین سیوطی صفحہ 222 میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اَصْحَابِیْ اَخْوَانِیْ صَلُّوْا عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ وَالْجُمْعَۃِ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَاِنِّیْ اَسْمَعُ صَلٰوتَکُمْ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔ (انیس الجلیس صفحہ 222)

ترجمہ: ''ہر جمعہ و پیر کو مجھ پر درود زیادہ پڑھو میری وفات کے بعد کیونکہ میں تمہارا درود بلا واسطہ سنتا ہوں۔''

اعتراض 7:

فتاویٰ بزازیہ میں ہے:

مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یَکْفُرُ۔

ترجمہ: ''جو کہے کہ مشائخ کی روحیں حاضر ہیں جانتی ہیں وہ کافر ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہے۔کسی اور میں ماننا صریح کفر ہے۔بزازیہ فقہ کی معتبر کتاب ہے وہ حکم کفر دے رہی ہے۔

جواب:

فتاویٰ بزازیہ کی ظاہر عبارت کے زد میں تو مخالفین بھی آتے ہیں۔ اولاً تو اس لیے کہ امداد السلوک میں ہے (جس کے مصنف مولوی رشید احمد صاحب ہیں) شیخ کی روح مریدین کے پاس حاضر ہوتی ہے۔

دوسرے اس لیے کہ بزازیہ کی عبارت میں یہ تصریح نہیں ہے کہ کس جگہ روح مشائخ کو حاضر جانے ہر جگہ یا بعض جگہ اس اطلاق سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مشائخ کی روح کو ایک جگہ بھی حاضر جانے یا ایک بات کا بھی علم مانے تو کافر ہے۔ اب مخالفین بھی ارواحِ مشائخ کو ان کی قبر یا مقام علیین برزخ وغیرہ جہاں وہ رہتی ہیں وہاں تو حاضر مانیں گے ہی۔ بس بس کہیں بھی مانا کفر تو ہوا۔ تیسرے اس لیے شامی میں ہے کہ یہ حاضر یا ناظر کہنا کفر نہیں ہے۔

چوتھے یہ کہ اشعۃ اللمعات اور احیاء العلوم میں ہے۔

نمازی اپنے قلب میں حضور علیہ السلام کو حاضر جان کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہے۔ اب ان اکابر فقہاء پر بزازیہ کا فتویٰ جاری ہو گا یا نہیں لہٰذا ماننا ہو گا کہ بزازیہ میں جس حاضر و ناظر ماننے کو کفر فرمایا جا رہا ہے وہ حاضر و ناظر ہونا ہے جو صفت الٰہیہ ہے یعنی ذاتی، قدیم، واجب، بغیر کسی جگہ میں ہوئے کہ ایسا حاضر ہونا رب کی صفت ہے وہ ہر جگہ ہے مگر کسی جگہ میں نہیں۔ پہلے سوال کے جواب میں ہم فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب البدعات صفحہ 91 کی عبارت اور براہین قاطعہ صفحہ 23 کی عبارت نقل کر چکے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ مولوی رشید احمد و خلیل احمد صاحبان بھی اس فتوے میں ہم سے متفق ہیں۔

اعتراض 8:

اگر حضور حاضر بھی ہیں اور نور بھی تو چاہیے کہ رات میں کبھی اندھیرا نہ ہو مگر ہر جگہ اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو حضور نور نہیں یا نور ہیں مگر ہر جگہ حاضر نہیں۔

جواب:

اس کے دو جواب ہیں (۱) الزامی (۲) تحقیقی۔

(۱) جواب الزامی:

قرآن مجید نور ہے اور ہر گھر میں بھی نیز فرشتے نور بھی ہیں اور ہر انسان کے ساتھ بھی۔ نیز رب تعالیٰ نور بھی ہے اور ہر ایک کے ساتھ بھی مگر پھر بھی رات کو اندھیرا ہوتا ہے لہٰذا یا تو فرشتے۔ قرآن۔ خدا تعالیٰ نور نہیں یا حاضر نہیں۔

(۲) تحقیقی جواب:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قرآن اور فرشتوں کی نورانیت ایمانی ہے اور نور کو دیکھنے کے لیے دیکھنے میں بصیرت کا نور چاہیے۔ بعض مقبول لوگ تو وہ نور اب بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔

اولیاء کرام کا طریقہ:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ابو بکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ ان کی تعظیم کے لیے ابو بکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے یہ عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے بغداد والے یہ خیال کرتے ہیں کہ

یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا، پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں شبلی حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ شبلی سے ایسا کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پڑھتا ہے۔ اور اس کے بعد مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں یہ ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ آخر تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ یوں درود پاک پڑھتا ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد   صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد

ابوبکر فرماتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا جیسا کہ اُوپر گزر چکا ہے۔

(جلاء افہام ص 360، القول البدیع ص 173)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی رحمت برسانے کے لیے ہر مقام پر حاضر ہیں اور ناظر ہیں۔ بعد از وفات بھی اُمت کی فریادیں سنتے ہیں۔ آپ ﷺ کی رُوح بخشش و عطا کے لیے توجہ فرماتی ہے۔ اس زمانے میں حضور ﷺ کو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه کے ساتھ خطاب کرنا جائز ہے۔ تشہد میں ایسا خطاب ہی مروج ہے۔ (شفاء القلوب)

حاجات کی طلب کا وظیفہ:

شواہد الحق میں ہے کہ اپنی حاجات کو پورا کرنے کے لیے یہ وظیفہ بہت مجرب ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَا اَكْرَمَكَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَا خَابَ مَنْ تَوَسَّلَ بِكَ اِلَى اللّٰه اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اِلَّا مَلَاكَ تَشَفَّعتُ بِكَ عِنْدَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه من اتیٰ لبابك متوسلا قبله اللّٰه اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَنْ دَخَلَ حَرَمَكَ خَائِفًا اٰمِنَهُ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَنْ اَمَلَكَ وَ اَمَلَكَ لَمْ يخب مِنْ فَضْلِكَ لَا وَاللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه املنا بِشَفَاعَتِكَ وَ جَوَارِكَ عِنْدَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه بِكَ نَرْجُوْا بلوغَ الْاَمِلَ وَلَا نخافُ الْعَطَشَ حَاشَا وَاللّٰه

یہ درود شریف قضائے حاجات کے لیے مجرب ہے۔ایک سو بار روزانہ پڑھنا چاہیے۔(شواہد الحق ص 276)

مصائب وآلام کا تریاق درود وسلام:

حجۃ اللہ علی العالمین میں ہے کہ یہ درود پاک مصائب کا تریاق ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ۔

ترجمہ: ”اے میرے سردار! اے رسولِ خدا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام میری تدبیریں ختم ہوگئیں۔اب آپ ہی میری مدد کیجئے۔“

مدنی پھول:

دن میں روزانہ تین سو بار اور شدائد و مصائب کے وقت ایک ہزار بار پڑھیئے۔حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔فَاِنَّھَا التِّرْیَاقُ الْمُجَرَّب یہ درود شریف کل مشکلات کے لیے تریاق ہے مجرب ہے۔

(افضل الصلوات ص 455، حجۃ اللہ علی العالمین ص 442)

امام ابن حجر مکی کا فرمان:

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو شخص ستر مرتبہ:

صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اسے پکار کر کہتا ہے۔تجھ پر اللہ کا درود ہو۔آج تیری ہر مراد پوری ہوگی۔(حجۃ اللہ علی العالمین ص 240 انوار المحمدیہ ص 601)

الشیخ عبد القادر بغدادی الصدیقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

فرماتے ہیں کہ مصیبت کے وقت درج ذیل درود شریف ہزار بار پڑھنے سے مصیبت ٹل جاتی ہے۔

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ

(افضل الصلوات ص 155)

انوار الحق میں الصلوٰۃ والسلام:

عارف جلیل ولی کامل حضرت مولانا سید عبد المقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ الازہری المصری نے کتاب درود شریف کے سلسلے میں انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب دی ہے جو مصر اور سوڈان اور دیگر ممالک میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس میں یہ درود شریف بھی شامل ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرَ الْحَقِّ الَّذِیْ بَرَزَ مِنْ عَالَمِ الْخُلَفَآءِ اِلٰی عَالَمِ الظُّھُوْرِ وَالْاِرْتِقَآءِ فَکَانَ اٰدَمُ قَبَسًا مِّنْ ھٰذَا الضِّیَآءِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا کَوْثَرَ الْبَرَکَاتِ یَا غَیْثَ الْخَیْرَاتِ یَا مَطْلَعَ التَّجَلِّیَاتِ یَا مَشْرِقَ السَّعَادَاتِ۔ الخ۔

(انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ص 168)

اُمتی کا سلام عرض کرنا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جواب عنایت فرمانا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب میرا اُمتی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ سلام سے مراد ہے اس کا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ کہنا ہے۔

(نسیم الریاض شرح شفاء ج 3 ص 454)

تنگ دستی کا علاج:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک آدمی نے تنگ دستی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو وظیفہ بتایا کہ جب تو گھر جائے تو ان الفاظ میں مجھے سلام کہنا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ پھر سورۂ اخلاص پڑھنا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ چند دن میں تنگ دستی دور ہوگئی۔ (جلاء الافہام ص 255)

تاجدار گولڑہ حضرت قبلہ پیر سید مہر علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

درودِ مستغاث شریف کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اس کلام میں عجیب اثر ہے اور بہت مفید ہے، اس کے روزانہ ورد کیلئے تاکید فرماتے تھے اور آپ کے وظائف اوراد میں بھی شامل ہے۔ (مہر منیر ص 485-483)

مدنی پھول:

درودِ مستغاث شریف میں بار بار یہ درود پاک آتا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ مزید فرماتے ہیں: ہمارے ملک میں بعض ایسے مولوی ہیں کہ جہاں کسی سنی نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ کہا، وہ فوراً اسے کافر و مشرک قرار دیتے ہیں۔ حضرت ساریہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ندا بھی، ندائے غیب تھی مگر حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کا ندائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مطلع ہوجانا ثابت کرتا ہے کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے بندوں پر غیب کو ظاہر کرسکتا ہے اور اپنے بندوں پر فی الواقع

ایسا کرتا ہے ۔ (ملفوظات مہریہ۔حصہ دوئم ص 89)

آپ مزید فرماتے ہیں ۔مدینہ طیبہ میں درود وسلام اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ کثرت سے پڑھا جاتا ہے کہ ہر طرف سے یہی آواز کان میں سنائی دیتی ہے ۔ہمارے ملک میں بعض لوگ اس قسم کے نداء و استغاثہ استشفاع کو شرک کہتے ہیں ۔وہ اگرچہ نماز بظاہر اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں لیکن حد ادب میں کم نگاہ رکھنے کے باعث بے برکت رہتے ہیں ۔کمالاتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے نہیں کہ نطق و بیان میں آ سکیں ۔مگر یہ لوگ جن کے اعتقاد میں خلل ہے ۔کہتے ہیں کہ جب ایک شخص مر گیا، خواہ وہ نبی ہو یا ولی، معدوم ہو گیا۔افسوس کہ انہوں نے آثار و فیوض حق تعالیٰ کو بہت ہی کم سمجھا ہے ۔ (ملفوظات مہریہ جلد دوئم ص 79)

درود اکبر:

درود اکبر بزرگانِ دین اولیاء کرام کے معمول میں داخل اور ان کا مبارک وظیفہ ہے اور وہ یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْلَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَفِیَّ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ

(درود اکبر از مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے کراچی)

مدنی پھول:

اکثر اولیاء کرام اس درود شریف کا وظیفہ کرتے رہے ہیں اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک ہوتا تو کبھی نہ پڑھتے۔

آخرت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پڑوس:

قطب عالم حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوراد میں لکھا ہے کہ جو مومن اس درود وسلام کو سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھے گا تو حج کا ثواب اس بندہ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو اپنے پاس رکھے گا تمام دُنیا اور آخرت کی بلاؤں سے امن میں رہے گا اور اسے جنت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو گا۔ وہ درود معظم ومکرم یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُنِ الْعَرَبِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُنِ الْقَرْشِیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُنِ الْمَکِّیُّ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نَبِیَّ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُحَمَّدُ حَبِیْبُ اللہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا جَدَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَبَا الْفَاطِمَۃِ الزُّہْرَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا صَاحِبَ الْمِنْبَرِ وَالْمِعْرَاجِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔

(جواہر خمسہ کامل ص 101 دوسرا جوہر از حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ)

لازوال دولت اور بہت آسان:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّ سَلَاماً عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

بعد نمازِ جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں۔ جہاں جمعہ نہ ہوتا، جمعہ کے دِن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا پڑھے۔ یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

اس کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھے گا جو اُن کی عظمت دِل میں رکھ کر اور اُن کے شان گھٹانے والوں اور اُن کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دُور رہے گا، دِل سے بیزار ہوگا وہ اس میں بے شمار فائدے پائے گا جن میں سے بعض درج کیے جاتے ہیں۔

اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اُتارے گا۔

اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

پانچ ہزار نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

اُس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

اُس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

اُس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں ہے۔

اُس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

اللہ اُسے قیامت کے دِن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

اُس کے مال میں ترقی دے گا۔

اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔

دُشمنوں پر غلبہ دے گا۔

دِلوں میں اُس کی محبت رکھ دے گا۔

کسی دِن خواب میں زیارتِ اقدس سے مشرف ہوگا۔

ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے مصافحہ کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت اس کے لیے واجب ہوگی۔

اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس درود شریف کی تمام سنیوں کے لیے اجازت فرمائی ہے بشرطیکہ بدمذہبوں سے بچیں۔

امام طبرانی کا بارگاہِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سلام عرض کرنا:

حافظ سخاوی فرماتے ہیں کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اور عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(سعادۃ الدارین ص 663)

شیخ امام عارف ابوالحسن علی بن عبدالجبار شاذلی حسنی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا اپنے ساتھیوں کے ساتھ حجرۂ مقدس اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضر ہوئے اور یہ سلام عرض کیا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

صَلَّى اللہ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ اَفْضَلُ وَ اَزْکی وانھی و اعلی صلاۃ صَلَّاھَا عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اَنْبِیَائِہٖ وَ اَصْفِیَائِہٖ اَشْھَدُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِہٖ۔ (سعادت دارین ص 697)

اس میں بھی السلام علیک کے الفاظ موجود ہیں۔

سیدی ابوالحسن البکری رحمۃ اللہ علیہ کا سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَۃَ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

آپ نے سولہ مرتبہ یارسول اللہ کی نداء کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں عرض کیا ہے۔ (سعادتِ دارین ص 701)

شیخ برہان الدین سیدی ابراھیم الموھبی الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ:

کا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَفْوَۃَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ الْمَعْبُوْد۔

آپ نے نو مرتبہ سرکار کی بارگاہ بے کس پناہ میں یہ سلام عرض کیا ہے۔ اس کا نام انہوں نے مناجات الحبیب من البعید و القریب رکھا ہے۔ یہ درود شریف رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے وقت بھی پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی آدمی آگے پیچھے پڑھتا ہے تو بھی یہ تصور باندھ کر پڑھے کہ سرکار کے سامنے پڑھ رہا ہوں۔

(سعادتِ دارین ۱۲۸)

مولوی حسین علی واں بھچروی کا خواب اور الصلوٰۃ والسلام پڑھنا:

مولوی حسین علی صاحب مبشرات کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:

رَأَیْتُ اَنَّ اللہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِیْ غَفَرتُ لَکَ وَ لِمَنْ تَبِعَکَ رَأَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَانَقَنِیْ وَ ذَھَبَ بِیْ فِیْ مُعَانِقَتِہٖ عَلَی الصِّرَاطِ (اے پل صراط) رَأَیْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ کَتَبَ لِیْ صفحۃَ خَتَمَ عَلَیْہِ بِیَدِہِ الْمُبَارَکِ وَ کَانَ مَعَہٗ اَکْثَرُ الْاَکَابِرُ۔ دَعَوتُ عندَ بیتِ اللہِ الْحَرَام، ثُمَّ جِئْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ

فَعَانَقَنِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَ عَلَّمَنِیْ اللَّطَائِفَ وَالْاَذْکَارَ، وَ رَأَیْتُ اَنَّہٗ یَسْقُطُ فَاَمْسَکْتُہٗ وَاعْصَمْتُہٗ عَنِ السَّقُوْطِ فَعَبَّرْتُ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ اِنَّ الْمُرَادَ

اِقَامَةُ دِیْنِهٖ وَ مَحْوُ الشِّرْكِ قِیْلَ لِیْ مَنْ یُّخَالِفُكَ فِی التَّوحِیدِ هُمْ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ۔

ترجمہ: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے اور تیرے پیرووں کو بخش دیا، پھر دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے گلے لگایا اور اسی حالت میں آپ مجھے پل صراط پر ساتھ لے گئے یہ بھی دیکھا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے ایک صحیفہ تحریر فرما کر اپنے دست مبارک سے اس پر مہر ثبت فرمائی۔ اس حالت میں آپ کے ساتھ اکابر موجود تھے۔ میں نے بیت اللہ شریف کے پاس دعائیں کیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ کے الفاظ عرض کیے پس آپ نے مجھ سے معانقہ فرمایا اور مجھے اذکار و لطائف سکھائے اور یہ بھی دیکھا کہ آپ پل صراط سے گر رہے ہیں۔ پس میں نے آپ کو گرنے سے روک لیا اور بچا لیا۔ پس اس خواب کی یہ تعبیر ذہن میں آئی کہ آپ کو گرنے سے بچانے سے مراد آپ کے دین کی اقامت و استواری اور شرک کو مٹانا ہے اور مجھے کہا گیا کہ جو شخص بھی توحید کے مسئلے میں تیری مخالفت کرتا ہے، وہ دجال اور کاذب ہے۔''

(بلغة الحیران فی ربط آیات الفرقان، ص 8 مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور)

مدنی محاسبہ:

مولوی حسین علی صاحب کے اس طویل خواب سے جو امور سمجھ میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

١ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ان کے مریدوں سمیت سند مغفرت و بخشش مل گئی۔ مگر یہ صفت غالباً مولوی حسین علی صاحب سے مخصوص ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ یہی بشارت داتا صاحب، غوث پاک یا خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہم کو دے دیتا تو فوراً شرک کا فتویٰ داغ دیا جاتا اور طرح طرح کے اعتراضات بھی کئے جاتے، یعنی اپنا گدھا کان تک حلال۔

٢ مولوی صاحب کے مذکورہ خواب کا آخری جملہ بڑا عجیب ہے کہ (العیاذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرنے والے تھے کہ مولوی صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچالیا۔
چونکہ عبارت میں پل صراط کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سقوط (گرنا) پل صراط ہی سے ہو سکتا ہے۔
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقام غور و انصاف ہے کہ جو ذاتِ مقدس اُمت کو پل صراط سے پار لگائے گی۔ اعلیٰ حضرت کیا خوب فرماتے ہیں۔

پل سے گزارو راہ گزر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں کہ پر کو خبر نہ ہو

وہ ذات جو ہمیں بچائے گی اگر خود اس کے لیے پل صراط سے گرنے کے الفاظ استعمال کئے جائیں تو کیا یہ توہین رسالت نہیں؟ ضرور ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آئینہ نورانی ہیں جس میں دیکھنے والا اپنی کیفیت و شکل

دیکھتا ہے یا آپ کا آئینہ ذات تو ہر نقص وعیب سے پاک اور مبرا ہے اگر آئینہ دیکھتے وقت کسی کو اپنے چہرہ کا کوئی نقص یا عیب نظر آئے تو یہ کہنا کہ یہ بدصورتی آئینے کی ہے۔ کتنی بڑی جہالت ہوگی۔ برتقدیرِ صدقِ خواب مولوی مذکور نے اپنی صورت ناسور کو آئینہ ذات اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پل صراط سے مفرور دیکھا تو کمالات نبوت کو پس پشت ڈال کر جھٹ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بالا تبار کی گستاخی میں گرفتار ہو کر اس کی یہ تعبیر کردی جو اپنے نفس کے تزکیہ پر دال تھی ایسی تعبیر تو وہی کرسکتا ہے جس نے آئینے میں کبھی اپنی صورت ہی نہ دیکھی ہو یا پھر آدابِ آئینہ بینی سے بالکل کورا ہو۔

(۳) مولوی صاحب اپنی بزرگی کے ثبوت میں اپنے اکابرین کے الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله کے پڑھنے والے پر لگائے گئے شرک کے فتوؤں کو بھی بھول گئے۔ حالانکہ ان کے اکابرین اس درود پاک سے روکتے زندگیاں کھپا گئے۔

عقل سے پیدل اور محروم بدمذہب اس بات پر تو بہت زور دیتے ہیں کہ نماز والا درود ہی پڑھنا چاہیے مگر یہ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ نماز والا سلام بھی پڑھنا چاہیے۔

السلام علیك ایھا النبی ورحمة الله وبرکاتهٗ

کیونکہ اس میں علیك اور ایھا النبی کی ندا کو بدمذہب شرک وممنوع جانتے ہیں اور اس ندا وخطاب کے باعث "حیات النبی" بھی ماننا پڑے گی۔

مگر نماز میں نامعلوم دل پر پتھر رکھ کر السلام علیك ایھا النبی کس طرح پڑھ جاتے ہیں یا چھوڑ جاتے ہیں۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ کے مستحب ہونے کی دلیل اللہ کا ارشاد ہے: وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور نیک کام کرو۔ (القول البدیع ص 192)

شیخ سید احمد مغربی کا خواب:

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں۔ ایک نے کہا "آ میرے ساتھ چلو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کرالیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ دیکھا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔

یہ سن کر شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی۔" پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربارِ رسالت میں کوئی عرض نہ کرسکا۔ پھر میں نے دربارِ الٰہی میں دُعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف فرما!" دُعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا عزوجل کے لیے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مجھے بتاؤ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں؟"

اس نے کہا سرکارِ دو عالم ﷺ فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں یہ سن کر میں نے دعا کی۔ ''یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تا کہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ تنہا قبلہ رُو تشریف فرما ہیں اور حضور ﷺ کے چہرۂ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

یہ سن کر حضور ﷺ نے ''مرحبا'' فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور ﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔'' فرمایا۔'' درود پاک کی کثرت کرو'' پھر میں نے عرض کی۔ ''حضور ﷺ! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاؤں۔ تو فرمایا'' میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہو گا'' پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔

میں نے عرض کی: ''ہاں! یارسول اللہ ﷺ مجھے منظور ہے'' پھر میرے دِل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے، ہم اس کو پورا کریں گے۔ پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب

پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نواز اگیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہیے؟ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ازاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہو گئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آرہے تھے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللہ جب وہ حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔

رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھتکار دیا اور فرمایا ''اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔''اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔''

تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں سید ہوں؟'' فرمایا:''ہاں! تو سید ہے۔''میں نے عرض کیا کہ میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں فرمایا۔''ہاں! تو میری نسل پاک سے ہے۔''تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر میں نے عرض کیا۔''حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے۔تو فرمایا۔''تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔''

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کون سا کھیل تماشا ہے کہ میں اُسے ترک کر دوں۔میں نے بہتیرا غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا

شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین ص ۲۰۱)

برائے تسخیر خلق وزیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے حصول جلوہ نوری:

صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ بروز پنج شنبہ عروج ماہ شروع کرے۔ روزانہ پانچ سو بار بعد نماز پڑھے سات روز کے بعد زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی۔ اگر 21 روز پڑھے تو حالات اولیاء کرام و حالاتِ زمین ظاہر ہوں گے۔ اگر 40 روز پڑھے تو جلوہ نوری کو دیکھے گا جو مراد ولی ہوگی وہ پوری ہوگی اور جو چیزیں زمین کی ہوں گی وہ مطیع رہے گی۔

بدمذہب لوگ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پڑھنے سے روکتے ہیں اور خود اپنے مولویوں پر درود پڑھنے سے باز نہیں آتے اور معاذ اللہ ان رسول اللہ کہنے سے بھی گریز نہیں کرتے کیا ان مولویوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی شان زیادہ ہے؟

آئیے ان کے کرتوتوں کی ایک جھلک دیکھئے۔

اشرفعلی دیوبندی کے ایک مرید کا واقعہ:

مرید اپنے پیر اشرفعلی کو لکھتا ہے کہ میں نے کچھ عرصے کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھتا ہوں لیکن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کی جگہ حضور کا نام اشرف علی لیتا ہوں۔ اتنے میں دِل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی۔ کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے، لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھے

اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار یہی کلمہ نکلتا تھا۔ دو تین بار جب یہی صورت حال ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ اتنے میں میری یہ حالت ہوگئی کہ کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہوگئی. زمین پر گرگیا اور نہایت زور کے ساتھ چیخ ماری اور مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دُور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن میں پھر بھی یہی کہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا اَشْرَفْ عَلِیْ۔

حالانکہ اب میں بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنی قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی، خوب رویا اور بھی بہت وجوہات ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں۔

ملاعنہ اشرفعلی تھانوی کا جواب:

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ (مندرجہ رسالہ الامداد اشرف علی تھانوی بابت ماہِ صفر 1336 ہجری ص 35)

مدنی پھول:

بحالت بے ہوش وسکر تو تاویل کی جا سکتی ہے مگر عبارت کو اچھی طرح

پڑھنے سے یہی ثابت ہوتا ہے، کہ وہ باہوش ایسے کلمات کہتا ہے جو باعث کفر ہے اور مولوی صاحب کا جواب اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے بجائے تنبیہ کے تسلی فرما رہے ہیں۔ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَشْرَف عَلِی رَسُوْلُ اللہِ اور درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کے جواب میں اشرف علی کا اپنے مرید کو یہ تسلی دینا کہ جس کا تم کلمہ پڑھتے ہو وہ اللہ کے فضل سے سنت کا تابعدار ہے اس سے کیا کلمہ کفر پر اشرف علی کا راضی ہونا نہیں پایا جا رہا۔ ضرور پایا جا رہا ہے۔ تو آپ کا اس بارے میں کیا فیصلہ ہے؟

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کتاب شفاء العلیل کو شروع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(شفاء العلیل ترجمہ القول الجمیل ص 6)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سلام کے ساتھ صلوٰۃ بھی کہہ رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کا واقعہ:

صاحب تنبیہ الانام قدس سرہ نے فرمایا: ''پہلی مرتبہ زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرۂ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے اور میں نے تین مرتبہ کہا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ'' اور کہا حضور! میں

آپ کے جوار میں ہوں اور حضور کی شفاعت کا اُمیدوار ہوں۔

جب یہ عرض کیا تو رحمت دو عالم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا: "واللہ الی واللہ الی واللہ" نیز میں نے دیکھا کہ ہمارا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان خادموں سے ہے جو کہ سرکار کی مدح سرائی کرنے والے ہیں میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ میں بیدار ہو گیا اور میں نہایت ہی ہشاش بشاش تھا۔

(سعادۃ الدارین ص 136)

فتح القدیر میں الصلوٰۃ والسلام کا ذکر:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ثُمَّ یَقُوْلُ فِیْ مَوْقِفِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ

پہلے وہ روضہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری دیکر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہ کہے پھر اپنی جگہ کھڑا ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ عرض کرے۔

(فتح القدیر کتاب الحج ج 3 ص 95)

یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَۃِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَ عِنْدَ الثَّانِیَۃِ مِنْھَا

قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔

(ردِ المحتار باب الاذان ج ا ص 267)

فقہ مالکی سے ثبوت:

وَ اِنَّہٗ حَیٌّ فِیْ قَبْرِہٖ حَیَاۃً بَرْزَخِیَّۃً وَ اِنَّہٗ یَسْمَعُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَیَقِفُ اَمَامَہ بِاَدْبٍ وَ عَدْمِ رَفْعِ صَوْتٍ مُتَوَجِّھًا اِلَیْہِ بِوَجْھِہٖ فَیَقُوْلُ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ

ترجمہ: ”بے شک نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور وہ زائر کا سلام سنتے اور اس کو جواب لوٹاتے ہیں پس اس کو چاہیے کہ وہ ادب سے نبی کریم ﷺ کی طرف منہ کر کے ہلکی آواز کے ساتھ یہ سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ۔

(الفتح الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید القیروانی مؤلفہ محمد احمد مالکی ج ا ص 169)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فتاویٰ عالمگیری اور فقہ کی دوسری کتابوں میں صاف صاف یہ حکم شریعت لکھا ہوا ہے کہ روضۂ منورہ کے سامنے کھڑے ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر انور کے سامنے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر معظم کے رُوبرو کھڑے ہو کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کے صیغوں سے سلام عرض کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ عالمگیری ص ۲۲۱ ج 1 کتاب الحج)

نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کرنا:

نماز میں التحیات پڑھنا واجب ہے۔ التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ ہے۔ جو قیامت تک ہر نمازی خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں یا شمال میں ہو یا جنوب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہزاروں میل دور ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بالکل قریب ہو اس پر واجب ہے کہ سلام عرض کرے اور یوں کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ یعنی اے نبی آپ پر میرا سلام ہو۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ التحیات کے بیان میں فرماتے ہیں:

وَاحْضُرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَ شَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَ قُلْ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ وَلْیُصَدِّقْ فِیْ اَنَّہٗ یَبْلُغُہُ وَ یَرُدُّ عَلَیْکَ۔

ترجمہ: ”کہ اے نمازی التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنے کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دِل میں حاضر کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارکہ کا تصور دِل میں جما کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ عرض کر اور یقین رکھ کہ یہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچ رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب عطا فرما رہے ہیں۔“

(احیاء العلوم ص 107 ج 1 باب چہارم فصل سوئم)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَکَاتُهٗ کے بیان میں فرماتے ہیں:

نیز آں حضرت ہمیشه نصب العین مومناں و قرة العین عابداں است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادت و آخر آنکه وجود نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی تر است و بعضے از عرفا گفته اند که ایں خطاب بجهت سریان حقیقت محمدیه است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آں حضرت در ذوات مصلیاں موجود حاضر است پس مصلی باید که ازیں معنی آگاه باشد و ازیں شهود غافل نبود تا بانوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔

ترجمہ: تمام حالتوں میں اور تمام وقتوں میں خصوصاً عبادات کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں۔ کیونکہ اس مقام میں نورانیت و انکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے۔ اس لیے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ

بَرَکَاتُہٗ اس لیے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجودات کے ذرے ذرے اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں۔"

نمازی کو چاہیے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو، تاکہ نور ومعرفت کے اسرار سے منور ہو جائے۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص 312)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا بتایئے کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ کا نماز میں پڑھنا دُور سے پکارنا نہیں ہے۔ اگر علیک کے صیغے سے دور سے پکارنا شرک ہوتا تو پھر یہ کیسا شرک ہے کہ بغیر اس کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس جملے کو نماز میں پڑھنا واجب ہے۔

قطب ربانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ عَلِیاً خَوَّاص رحمہ اللہ تَعَالٰی اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّیَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ فِی التَّشَھُدِ لیتنبہ فِیْ جُلُوْسِھِمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی شُھُوْدِ نَبِیِّھِمْ فِیْ تِلْکِ الحضرۃِ فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حضرۃَ اللّٰہ ابرا فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَھَۃً۔

ترجمہ: "میں نے سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے شارع (اللہ تعالیٰ نے) تشہد میں نمازی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم صرف اسی لیے دیا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے والے غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمادے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں۔

اسی بارگاہ میں ان کے نبی ﷺ بھی حاضر ہیں۔ اس لیے کہ وہ دربارِ خداوندی سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔ پس نبی کریم ﷺ کو بالمشافہ (رُوبرو) سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔''

(کتاب المیزان مطبوعہ مصر ص 145)

وَ یَحْتَمَلُ اَنْ یُقَالَ عَلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اِنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ اَذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرِیْمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ فقرَّت اَعْیُنُھُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنَبَھُوْا عَلٰی ذَالِکَ بوَاسِطَۃِ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ بَرَکَۃِ مُتَابِعَتِہٖ فَالْتَفْتُوْا فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْہِ قَائِلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

ترجمہ: اہل عرفان کے طریقے پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو انہیں حی لا یموت (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ) میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ ان کی آنکھیں فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہِ خداوندی میں انہیں یہ جو شرفِ باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت ﷺ کی برکت کے طفیل ہے۔ نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہو کر بارگاہِ خداوندی میں جو نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے یعنی دربارِ خداوندی

میں نبی کریم ﷺ جلوہ گر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو دیکھتے ہی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

کہتے ہوئے حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔"

(فتح الباری شرح بخاری مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۴۳۲) (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۸ ص ۲۲۲)

اھل دیوبند کی کتب سے اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ کے صیغوں کا ثبوت

مولوی محمد قاسم کا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ صحابہ کی سنت قرار دینا:

مولوی محمد قاسم دیوبندی نے اپنی کتاب درود وسلام علی خیر الانام میں کہا کہ رسول کریم ﷺ کی دنیوی زندگی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہتے تھے:

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ۔

(درود وسلام علی خیر الانام ص 13 از محمد قاسمی)

مولوی ظفر احمد کا اقرار:

مولوی ظفر احمد دیوبندی نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ پڑھا جاتا اور نماز کے علاوہ جب بندہ حضور ﷺ سے خود مخاطب ہوں تو یہی الفاظ اختیار کیے جائیں۔

(برکاتِ درود شریف ص 14)

مولوی نور الحسن بخاری کا قول:

مولوی سید نور الحسن بخاری دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے روضۂ اطہر پر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ کہنا گویا ایسا ہے جیسا کہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا مجلس اقدس میں حاضر ہو کر یا رسول اللہ کہنا، پس جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بصیغہ یا سے خطاب شرک نہیں تو زائر کا یا کہنا کیوں شرک ہو گیا؟

(حیات الاموات خصوصاً حیات النبی سید الکائنات ص 135)

مولوی ہاشم مدنی تبلیغی کا قول:

مختصر سا سلام جو بعض صحابہ سے مروی ہے وہ صرف یہ ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللہُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَائِدِ الْغُرِ الْمُحَجَّلِیْنَ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا مَنۡ اَرۡسَلَهُ اللّٰهِ

(حزب الصلوٰۃ والسلام ص 154 تا 169)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا اقرار:

مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

اگر اس کلمہ (یارسول اللہ) کو درود شریف کے ضمن میں کہے یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه یا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے پیش عرض کرتے ہیں تو درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص 176)

صلوٰۃ وسلام بصیغہ (یا) محبت وشوق کی صورت میں جائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۷۸)

مولوی محمد قاسم نانوتوی کا قول:

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه بہت مختصر درود شریف ہے (فیوض قاسمیہ ص 49-48)

قاضی محمد زاہد الحسینی کا اقرار:

قاضی محمد زاہد الحسینی نے لکھا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰه دُور سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ علمائے دیوبند کے ہاں بھی شوق و محبت سے صلوٰۃ وسلام کی صورت میں اس کا پڑھنا درست ہے۔

(رحمت کائنات ص 307)

مولوی اشرف علی حکیم دیو بند کا صلوٰۃ وسلام عرض کرنا:

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّكَ وَ رَسُوۡلِكَ سَلَامًا مُتَکَاثِرًا۔

اس کے علاوہ اور بھی تقریباً چوالیس کے قریب درج کئے ہیں۔

(زاد السعید فی الصلوٰۃ علی النبی الوحید ﷺ ص 2)

مولوی محمد قاسم نانوتوی کا صلوٰۃ وسلام پیش کرنا:

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیۡنَ وَ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَآلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

(تحذیر الناس ص ۲)

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔ (آب حیات ص 2)

درود پاک پڑھنے والوں کی حکایات

{1} سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام درود پاک پڑھنے والے کے نام:

حضرت یحییٰ کرمانی نے فرمایا کہ ایک دِن میں ابو علی بن شاذان کے پاس کھڑا ہوا تھا کہ ایک نوجوان ہمارے پاس آیا جس کو ہم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ اُس نے ہمیں سلام کیا اور پوچھا تم میں سے ابو علی شاذان کون ہے؟ ہم نے اُن کی طرف اشارہ کیا تو اُنہوں نے کہا اے شیخ! میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ابو علی بن شاذان کی مسجد پوچھ کر وہاں جانا اور ان کو میرا سلام کہنا۔

یہ کہہ کر وہ نوجوان چلا گیا اور حضرت ابو علی آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا مجھے تو کوئی ایسا عمل نظر نہیں آتا جس سے میں اس کرم وعنایت کا مستحق ہوا ہوں مگر یہ کہ میں صبر کے ساتھ حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہوں اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک یاذکر پاک آتا ہے تو میں دُرود پاک پڑھتا ہوں۔ اِس کے بعد شیخ ابو علی رحمۃ اللہ علیہ دو یا تین ماہ زندہ رہے اور وصال فرما گئے۔ (سعادۃ الدارین ص 127، آبِ کوثر)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْبِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم۔

{2} سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امتی کے رخسار کو بوسہ دینا:

حضرت ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں میں خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا تو کرم بالائے کرم ہوگیا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار کو چوم لیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دے رہا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دِن میں اور ہزار بار رات میں درُود پاک پڑھتا ہے۔ پھر فرمایا: اِنَّا اَعْطَینٰكَ الکوثر کتنا اچھا وِرد ہے، اگر تو اس کو رات میں پڑھا کرے تو بہت اچھا ہوگا اور فرمایا تیری یہ دُعا ہونی چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ فَرِّج کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور درود پاک پڑھ کر یوں کہا کرے۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرسلین والْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (سعادۃ دارین ص 132)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

{۳} ایک لاکھ افراد کی شفاعت کرنے والے بزرگ:

حضرت شیخ ابوالمواہب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک مرتبہ خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شاذلی! تو میری اُمت کے ایک لاکھ کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے اوپر یہ کرم کس وجہ سے فرمایا جا رہا ہے؟ تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ تو میرے دربار میں درُود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ دارین ص 132)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

{4} سرکار ﷺ کا قرب:

حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین میں سے تھے فرمایا میں نے خواب میں سید دو عالم ﷺ کو دیکھا ایک بڑے خیمے میں جلوہ گر ہیں اور اُمت کے اولیاء کرام حاضر ہو کر یکے بعد دیگرے سلام عرض کر رہے ہیں اور کوئی صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فلاں ولی اللہ ہے اور یہ فلاں ہے اور آنے والے حضرات سلام عرض کر کے ایک جانب بیٹھتے جاتے ہیں۔

حتیٰ کہ ایک جم غفیر اور بہت سارے لوگ اکٹھے آرہے ہیں اور ندا دینے والا کہہ رہا ہے یہ محمد حنفی آرہے ہیں، جب وہ سید العلمین اکرم الاولین والآخرین ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آقائے دو جہاں ﷺ نے اُنہیں پاس بٹھا لیا۔ پھر آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میں اِس سے محبت کرتا ہوں مگر افسوس کہ اِس کی پگڑی بغیر شملہ کے ہے اور محمد حنفی کی طرف اشارہ فرمایا۔

یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اجازت ہو تو میں اس کے سر پر پگڑی باندھ دُوں؟ فرمایا ہاں! تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا عمامہ مبارک لے کر حضرت محمد حنفی کے سر پر باندھ دیا اور بائیں جانب شملہ چھوڑ دیا۔

جب صبح کو حضرت شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا تو وہ اور اُن کے ہمنشین سب آبدیدہ ہو گئے۔ پھر حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ شریف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آئندہ جب آپ کو سید دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہو تو آپ ان ﷺ سے عرض کرنا کہ محمد حنفی پر یہ نظر عنایت اس کے کون سے عمل کی وجہ سے ہے۔

کچھ دِنوں کے بعد شیخ شریف نعمانی زیارت کی نعمت سے سرفراز ہوئے اور وہ عرض پیش کر دی ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جو درُود پاک ہر روز مجھ پر خلوت میں مغرب کے بعد پڑھتا ہے اس درود پاک کی وجہ سے، اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَ مِلْاَءَ مَا عَلِمْتَ۔

اور جب یہ واقعہ حضرت محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا گیا تو فرمایا اللہ عزَّ وَجلَّ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا اور فوراً عمامہ لیا، اس کو سر پر باندھا اور اِس کا شملہ بھی چھوڑا۔ پھر سب نے اپنے اپنے عمامے اُتارے اور دوبارہ باندھے اور ان کے شملے بھی چھوڑے ۔ (سعادۃ دارین ص 133)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

{5} شہد کی مکھی اور درود پاک:

ایک دِن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لیے تشریف لے جارہے تھے، راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ اسی جگہ پر جو کچھ کھانا ہے وہ کھالو!

جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس

سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگا یا ہوا ہے اسے کون لائے گا؟ ہم اُسے اُٹھا کر لا نہیں سکتیں۔

فرمایا پیارے علی (رضی اللہ عنہ) اِس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حضرت حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ ایک پیالہ پکڑ کر اُس کے پیچھے ہولیے، وہ مکھی آگے آگے اُس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد کو اس چھتہ سے نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ شہد تقسیم فرما دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آگئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اُس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں ہم اس سے رس چوستی ہیں یہی ہماری خوراک ہے۔

میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تمہارے منہ میں جا کر نہایت شیریں کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہمارے اندر ایک مکھی ملکہ ہوتی ہے جو امیر اور سردار کا کردار ادا کرتی ہے اور ہم اُس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں تو وہ ملکہ مکھی آپ کی ذاتِ اقدس پر درُود پاک پڑھنا شروع کر دیتی ہے اور ہم بھی اُس کے ساتھ مل کر درُود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درُود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت سے وہ شہد شفاء بن جاتا ہے۔

آپ سنتے ہیں بولیاں سب کی آپ بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ شہر نبی کو چلیں کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں

(مقاصد السالکین ص 53)

میٹھے اسلامی بھائیو!

اگر دُرود پاک کی برکت سے پھیکے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تو دُرود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔

یوں ہی دُرود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور ناتمام سجدے و دیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔

کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{6} درود پاک کی برکت سے بخشش ہونا:

ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ ما فعل اللہ بك یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ میری بخشش ہوگئی۔

پوچھا کس سبب سے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی کتاب میں سید دو عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پاک لکھا ہے، اس لیے دُرود پاک کی برکت سے میری بخشش ہوگی۔ (سعادۃ الدارین ص 129)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔

شافع روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود

دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{7} درود پاک پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت:

حضرت ابو العباس خیاط رحمۃ اللہ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے اور محفلوں وغیرہ میں نہیں آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی محفل میں آئے۔ شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنا کام کرو میں تو اس لیے تمہاری محفل میں حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دو جہاں، سید انس و جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین ص 130)

دیکھو! میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے ہیں کہ میرا کونسا امتی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کیا خوب فرماتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{8} گنہگار کی شفاعت:

حضرت شیخ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ

بادشاہ کا ملازم تھا اور فسق و فجور اور گناہوں میں بہت مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اس نے سید دو عالم ﷺ کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔

یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! یہ بدکردار شخص کس طرح اس قابل ہو گیا کہ اِس نے اپنا ہاتھ سرکار ﷺ کے دَست مبارک میں رکھ دیا، تو میرے اور سارے جہان کے آقا ﷺ نے فرمایا میں اِس کی حالت کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا کر اِس کے لیے شفاعت کروں گا۔

میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے اِس کو یہ مقام حاصل ہوا؟ فرمایا مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرنے کی وجہ سے اس کو یہ مقام ملا ہے کیونکہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ دُرود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ غفور الرحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہ گنہگار شخص مسجد میں داخل ہو کر رو رہا تھا اور میں اُس وقت رات والا واقعہ اپنی مسجد میں نمازیوں کو سنا رہا تھا۔

وہ میرے پاس آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیونکہ مجھے رسول ﷺ نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے پھر میں نے اُس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اُس نے بتایا رات سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لیے اپنے ربّ کریم کے دربار میں شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تو مجھ پر دُرود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیئے ہیں اور آئندہ کے لیے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اُس توبہ پر قائم بھی رہنا۔ (سعادۃ الدارین ص 135)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کیا خوب فرماتے ہیں:

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن لو

کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

وَ عَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{9}......سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں:

حضرت محمد کروی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "باقیت صلحت" میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا تو مجھے خواب میں سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اور مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گود میں اُٹھالیا اور یوں کہ میرا سینہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ انور اور میرا منہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک کے برابر تھی اور فرمایا مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کیا کرو اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے۔ تو میں آبدیدہ ہوگیا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ پر اتنا کرم عظیم ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ میری اِس حالت کو دیکھ کر اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں اور میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں اُٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہوگیا اور میں نے روضۂ مقدسہ کے اندر سے سنا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔

اور میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سید دو عالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنا حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق یقین حاصل ہوا کہ سید العالمین ﷺ روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین ص 135)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{10} مولا مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کا مشکل کشائی کرنا:

سید عبدالجلیل مغربی نے "تنبیہ الانام" کے مقدمہ میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب میں دُرود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اُس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جا چکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا، میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اُسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اُس کی اِس حرکت سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ صورت، پاکیزہ سیرت تھے۔

اُنہوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اُس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اِس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اِس کی مغفرت کر دی ہے اور اِس کو اِس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے بوجھ اُتار دیا ہے۔

میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دِل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکور کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں۔ یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ تھے اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ سارا کرم میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔ (سعادۃ الدارین ص 136: آب کوثر)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

{11} درود پاک کی وجہ سے بخشش کا پروانہ:

سید محمد کروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "باقیت صلخت" میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ تمہارے نانا جان جن کا نام محمد تھا انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اس میں لکھا ہو گا کہ یہ آگ سے محمد کے لیے برأت نامہ ہے اور اُس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا!

چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا، اُس پر لکھا ہوا تھا هٰذِهٖ بَرَأَةُ مُحَمَّدٍ الْعَامِلِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّارِ اور اُس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا

تھا؟ تو امی جان نے فرمایا اُن کا عمل، ہمیشہ ذکر اور دُرود پاک کی کثرت تھا۔

(سعادۃ الدارین ص 137 :آب کوثر)

کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللہِ

وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

{12} درود پاک کا دیوانہ:

شیخ مسعود دراری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بلادِ فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ اُن کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ اُن کا شغل یہ تھا کہ اُس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آکر بیٹھتے ہیں چلے جاتے اور مزدوروں کو اپنے مکان میں لے آتے اور اُن کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کے لیے ہم بلائے گئے ہیں۔

مگر حضرت موصوف اُن کو بٹھا کر فرماتے کہ دُرود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے۔ جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو! ایسے ہی حضرت موصوف اُن سے فرماتے۔ زِیۡدُوۡا مَا تَیَسَّرَ بَارَكَ اللہُ فِیۡکُمۡ

پھر اُن کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق ومحبت کی بنا پر بیداری میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص 137: آب کوثر)

{13} حضور ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں:

سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربارِ رسالت ﷺ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (سعادۃ الدارین ص 141)

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{14} حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونا:

عارف باللہ علی بن علوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیع معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ تو سن لیتے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَا شیخ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کو بار بار پڑھتے جب اُن سے پوچھا گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں تو فرماتے میں جب تک آقائے دو جہاں ﷺ سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھوں گا۔ نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دو عالم ﷺ کے پیچھے

پڑھتے ہیں۔

حضرت سید علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قدم راسخ نہیں ہوسکتا جب تک کہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خضر و الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اِس دولت سے محروم ہیں اُن کے انکار کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین ص 141 :آب کوثر)

تم ہو شہید و بصیر اور میں گناہ پر دلیر
کھول دو چشمِ حیا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله
وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

{15} سید محمد بن سلیمان جزولی کا واقعہ:

حضرت سید محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ تشریف لے گئے اور وہاں پر نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے وضو کا ارادہ کیا تو دیکھا کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی موجود ہے لیکن اس پر کوئی پانی نکالنے کا سامان (رسی، ڈول) وغیرہ نہیں ہے۔

فرمایا میں اِسی فکر میں تھا کہ ایک بچی نے مکان کے اُوپر سے جھانکا اور پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ فرمایا بیٹی میں نے وضو کرنا ہے مگر پانی نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اُس نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟

فرمایا مجھے محمد بن سلیمان جزولی کہتے ہیں۔ یہ سن کر اُس بچی نے کہا اچھا آپ

ہی ہیں کہ جن کی مدح وثناء کے ڈنکے بج رہے ہیں، مگر کنویں سے پانی نہیں نکال سکتے!

یہ کہہ کر اُس بچی نے کنویں میں اپنا آبِ دہن ڈال دیا، تو آناً فاناً پانی کناروں تک آگیا بلکہ زمین پر بہنے لگا۔ آپ نے وضو کیا اور نماز سے فارغ ہو کر اُس بچی سے پوچھا بیٹی میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتا! تو نے یہ کمال کیسے حاصل کیا؟

بچی نے کہا یہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے یہ اُس ذاتِ گرامی پر دُرود پاک کی برکت سے ہوا ہے اور اگر جنگل میں تشریف لے جائیں تو درندے چرندے آپ کے دامن میں پناہ لیں۔

حضرت شیخ جزولی قدس سرہٗ نے وہاں قسم کھائی کہ دُرودِ پاک کے متعلق کتاب لکھوں گا اور پھر آپ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''دلائل الخیرات'' ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروڑوں درود

نیز حضرت شیخ جزولی صاحب ''دلائل الخیرات'' قدس سرہٗ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور مراکش میں منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح وسالم ہیں جیسے آج ہی لیٹے ہیں۔

نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا، نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ نے تازہ تازہ خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے براہِ آزمائش آپ کے رخسار مبارک پر اُنگلی رکھ کر دبایا اور اُنگلی اُٹھائی تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی،

پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی جیسے زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں دُرود پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔

زمین میلی نہیں ہوتی کفن میلا نہیں ہوتا
محمد کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

{17} صحابہ کے گستاخ کا توبہ کرنا:

ابوعلی قطان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں کا ساتھی تھا جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں سب وشتم کرتے ہیں (جن کو شیعہ کہا جاتا ہے)۔فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کرخ کی جامع مسجد میں داخل ہوا ہوں اور میں نے مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔نیز دیکھا کہ آپ کے ساتھ دو آدمی ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا تھا۔

میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں تو حضور کی ذاتِ گرامی پر دِن رات اِتنا اِتنا دُرود پاک پڑھتا ہوں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میرے سلام کا جواب بھی نہیں دیا۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تو مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے، اور میرے صحابہ کرام کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔میں نے یہ سن کر عرض کیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں حضور کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔میرے اِس عرض کرنے پر (توبہ کر لینے کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَام و

رحمۃ اللہ و بر کاتہ۔ (سعادۃ الدارین ص 149: آب کوثر)

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ رسول
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{18} رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیادت فرمانا:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی، حتیٰ کہ زندگی سے نا اُمیدی ہوگئی، اِس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شیخ عبد العزیز تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بیٹا! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اِس طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لو! تاکہ تمہارے پاؤں اُس طرف نہ ہوں۔

یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی، میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو! اُنہوں نے چارپائی کا رُخ بدلا ہی تھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: کَیْفَ حَالُکَ یَا بُنَیَّ ''اے میرے بیٹے! کیا حال ہے؟''

اس ارشادِ گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ پھر مجھے میرے آقا، اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس طرح گود مبارک میں لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہوگیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔

پھر میرے دِل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک دستیاب ہوں، کتنا کرم ہوگا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اِس خطرہ پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے۔

پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً فرمایا بیٹا! یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ ازاں بعد سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحت کلی اور درازیٔ عمر کی بشارت دی تو مجھے اُسی وقت آرام آگیا۔

میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں وہ موئے مبارک نہ تھے میں غمگین ہوکر پھر دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرمارہے ہیں بیٹا ہوش کرو! میں نے دونوں بال تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو!

میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم وتکریم کے ساتھ محفوظ کرلیے۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آگئی تھی لہٰذا حاضرین نے سمجھا شاید موت کا وقت آگیا ہے اور وہ رونے لگے۔ نقاہت کے سبب مجھ میں بات کرنے کی سکت نہ تھی اس لیے میں اشارہ کرتا رہا، پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہوگیا۔

نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں کہ اُن دونوں موئے مبارکہ کا خاصہ تھا کہ آپس

میں لپٹے رہتے تھےلیکن جب دُرود پاک پڑھا جاتا ہے دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ ایک مرتبہ تین آدمی (جو اِس معجزے کے منکر تھے) آئے اور آزمائش چاہی۔میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا،لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ بال مبارک مؤدب ہو کر ہاتھوں میں اُٹھائے اور دُھوپ میں لے گئے،اُسی وقت بادل آیا اور اُس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دُھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔

یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا جبکہ دُوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔دُوسری بار پھر وہ موئے مبارک دُھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آ کر سایہ کر دیا،دُوسرا بھی تائب ہوا۔تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔تیسری مرتبہ پھر دُھوپ میں لے گئے تو بادل نے سایہ کر دیا۔تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔

سوم یہ کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارکہ کی زیارت کے لیے آئے تو میں نے موئے مبارکہ والے صندوق کو باہر لایا،کافی لوگ جمع تھے۔میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا۔بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔پھر میں اپنے دِل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ اُن لوگوں میں فلاں آدمی اجنبی ہے اس کی شامت ہے کہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ! دوبارہ طہارت کر کے آؤ! جب وہ جنبی مجمع سے باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخر عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بال مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔(آب کوثر)

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

{19} بنی اسرائیل کے گناہگار کی بخشش

بنی اسرائیل میں ایک شخص جوکہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا۔ اس نے دوسوسالہ زندگی پائی مگر ساری زندگی فسق و فجور میں گزار دی۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی بھیجی۔ اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہوگیا ہے، اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے۔ آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اُسے وہاں سے اُٹھائیں، تجہیز وتکفین کر کے آپ اُس کا جنازہ پڑھائیں! اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ السلام وہاں پہنچے تو اُس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اِس عنایت کا حق دار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بیشک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا۔

نشر التوراة فنظر الی اسم محمد فقبله و وضع علی عینيه۔

اِس نے ایک دن توراتِ مبارکہ کھولی اور اُس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اُسے بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اور دُرود پاک پڑھا تو اُس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ

معاف کر دیئے۔ و زوجته سبعين حوراء اور میں نے اس کا نکاح ستر حوروں سے کر دیا۔ (مقاصد السالکین ص 50. القول البدیع ص 118)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی
خدا نے اُس پر آتش دوزخ حرام کی

نافع و دافع ہوتم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{20} درود پاک پڑھنے کے ایمان کے ضامن مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں:

حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا میں نے جو دُرود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لیے اُٹھا تہجد کے بعد بیٹھ کر دُرود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور اسی حالت میں مجھے اُونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔

گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا، بڑے سر والا آدمی تھا۔ اُس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے اُن گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ

دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ! یہ کون ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے۔ تو میں نے اُس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اُس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دُعا کی یا اللہ! اب مجھے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دِیدار سے مشرف فرما! یا اللہ! مجھے یہ انعام عطا کر تو ارحم الراحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو پہچانتا نہیں۔ اچانک ایک جاننے والا دوست ملا جو نیک بزرگ تھا، میں نے اُسے سلام کہا اُس نے جواباً سلام دیا۔ میں نے پوچھا آپ کہاں جارہے ہیں؟

فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف کو جارہا ہوں، میں بھی اُس کے ساتھ چل پڑا، ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک۔ میں نے کہا یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو! ابھی آپ تشریف لانے والے ہیں، تو شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے، اور اُن کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے، جن کے چہرہَ انور میں نور تھا۔ میں نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو! تب میں نے اُن کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں علیہما السلام سے دُعا کی درخواست کی تو دونوں اعلیٰ وارفع شان والوں نے دُعا فرمائی۔

نیز میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تیرے لیے اِس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے

نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا اِزْدِ فِی الصَّلٰوۃ عَلَیَّ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں تو فرمایا ہاں! سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ضامن ہو جائیں! تو فرمایا تو میری ضمانت ہے۔ میں نے التجا کی حضور! میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں! فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔

میں نے مزید عرض کی حضور ﷺ! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکوکاروں سے ہے، پھر اپنے شیخ کے متعلق میں نے عرض کیا تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے، پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ آپ اُن سب کے ضامن ہو جائیں جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے فرمایا میں اِس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اِس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لیے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے مانگی۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

(آب کوثر: سعادۃ الدارین ص 106)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار ﷺ میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{21} نوری پرندہ:

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا، لیکن اُسے دُرود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ دُرود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اُس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی، یہاں تک کہ جو کوئی اس کو دیکھتا ڈر جاتا۔ اُس نے اسی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور دُرود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اُس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اپنا پر اُس قریب المرگ آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا، فوراً اس کا چہرہ چمک اُٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دُنیا سے رخصت ہوگیا اور پھر جب تجہیز و تکفین ہو جانے کے بعد اُسے لحد میں رکھا گیا تو ہاتف غیبی سے آواز آئی، ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اُس دُرود پاک نے اسے قبر سے اُٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔

یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان وہ چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے:

اِنَّ اللہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔ (درۃ الناصحین: آب کوثر)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گزرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{22} درود پاک کی برکت سے قبر میں انعام:

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہو گئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے اُن کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور اُن کے سر پر تاج ہے جو موتیوں سے مزین ہے۔

خواب دیکھنے والے نے پوچھا: ما فعل اللہ بك؟ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا بس یہی عمل کام آ گیا۔ (القول البدیع ص 117)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بے ہنر و بے تمیز ہوئے ہیں ہم کس کو عزیز
ایک تمہارے سوا تم کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{23}......درود پاک کی برکت سے بے حساب وکتاب بخشش

ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ ما فعل اللہ بك: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنت میں بھیج دیا۔

دیکھنے والے نے دوبارہ سوال کیا، کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے، تو فرمایا جب میں دربارِ الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اِس کے گناہ شمار کرو! چنانچہ فرشتوں نے میرے نامۂ اعمال سے میری صغیرہ کبیرہ گناہ سب گن کر دربارِ الٰہی میں پیش کر دیں۔

تب فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا دُرود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو! جب فرشتوں نے دُرود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولا کریم جل مجدہٗ نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اِس کا حساب معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب وکتاب کے جنت میں لے جاؤ۔

(القول البدیع ص 118، سعادۃ الدارین ص 120)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰہ

{24}......نوری شخص کی آمد:

حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ہمسایہ فوت ہو گیا تھا، میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اُس سے پوچھا۔ ما فعل الله بك تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا حضرت! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار تھا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے یا نہیں؟

اچانک مجھ سے کہا گیا کہ تیری زبان بیکار رہی اِس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ تب عذاب کے فرشتوں نے مجھے سزا دینے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا جو کہ نہایت حسین و جمیل تھا، اس کے جسم سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر و نکیر کے سوالوں کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں اُسے دہراتا گیا اور کامیاب ہو گیا۔ پھر میں نے اُس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا میں تیرا دُرود پاک ہوں جو تو دُنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا۔ قبر میں، حشر میں، پل صراط پر، ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور مددگار رہوں گا۔

(القول البدیع ص 121، سعادۃ الدارین ص 120، جذب القلوب ص 266)

سیدی اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

بے ادب و بد لحاظ کر نہ سکا کچھ حفاظ
عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

{25}......موئے مبارک کی برکات:

شہر بلخ میں ایک امیر سوداگر تھا، اُس کے دو لڑکے تھے اور اُس خوش نصیب کے پاس دُنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اُس کے پاس سید دو عالم ﷺ کے تین بال مبارک تھے۔ جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کر لی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسا نہیں ہونے دُوں گا۔ کون ہے جو رسول اکرم ﷺ کے بال مبارک کو توڑے۔

بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اِس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔ چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہیے۔

چنانچہ بڑے نے دُنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارکہ لے لیے اور اُنہیں بڑے ادب و احترام سے رکھ لیا، جب شوق غالب ہوتا تو زیارت کر لیتا اور دُرود پاک پڑھتا۔

اور اُس ذات جل جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اُس کے بڑے بھائی کا مال چند دِنوں میں ختم ہوگیا اور وہ کنگال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی اور وہ خوشحال ہوگیا۔ پھر جب وہ حبیب خدا ﷺ کا جاں نثار وفات پا گیا، تو کسی نے خواب میں رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کی اور ساتھ اُسے بھی دیکھا۔

سید دوعالم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت، کوئی مشکل درپیش ہو تو وہ اِس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے! اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کرے گا اُس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اُس عاشق رسول (ﷺ) کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اُس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔

اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اُس کے پاس سے گزرتا تو براہِ ادب سواری سے اُتر جاتا اور پیدل چلتا۔

(القول البدیع ص 128، سعادۃ الدارین ص 122 :آب کوثر)

اور مزید نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال جب ختم ہوگیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اُس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بدنصیب! تو نے بال مبارک پر دُنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موئے مبارک لے لیے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے تو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہانوں میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔

تب وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کے خادموں

میں شامل ہوگیا۔ (نزہۃ المجالس ص 111، ج 1)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

ہم سیہ کاروں پہ یارب تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا
صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{26}......گناہگار عورت کی بخشش:

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے، میں خواب میں اُس کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نمازِ عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھنا! اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جانا!

اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اُس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، اُسے گندھک کا لباس پہنا کر ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔

وہ گھبرا کر بیدار ہوئی اور خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کرو! شاید اللہ تعالیٰ اُس کو معاف کر دے۔ اس

کے بعد حضرت خواجہ حسن بصری نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے جس میں ایک تخت بچھا ہوا ہے، اُس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اُس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اُس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں!

عرض کیا حضرت! میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لیے پوچھا تھا اور آپ نے اس کو وظیفہ بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی! تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اِس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔

یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت! جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں بلکہ اُس قبرستان میں کئی ہزار مردے تھے جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی یہ کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اُس نے درُود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب پر رحمت فرمائی اور عذاب سے نجات مل گئی اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔

(آب کوثر :القول البدیع ص 131، نزھۃ المجالس ص 32، سعادۃ الدارین ص 122)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{27}...... باآوازِ بلند درود پاک کی برکت سے بخشش:

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو اوباش اور فسق و فجور میں مبتلا

تھا۔میں اُسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اِس طرف نہیں آتا تھا۔

جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔میں نے اُس سے پوچھا تجھے جنت کیسے نصیب ہوئی؟ اُس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو اُن کو یہ بیان کرتے سنا کہ جو کوئی رسولِ معظم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بلند آواز سے دُرود پاک پڑھے اُس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔یہ سن کر میں نے اور تمام حاضرین نے بلند آواز سے دُرود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔(آب کوثر: نزہۃ المجالس ص 112 ج 2)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللہ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللہ

{28}......منصور بن عمار کے لیے منبر:

منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین! میں ہی منصور بن عمار ہوں! پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دُنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دُنیا میں راغب تھا۔

میں نے عرض کی یا اللہ! یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا، تو پہلے تیری حمد وثنا کی، اس کے بعد تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود پاک پڑھا، اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔

اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے، اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لیے آسمانوں میں منبر رکھو! تا کہ جیسے دُنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان

کرتا تھا آسمانوں میں فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔

(سعادۃ الدارین ص 126)

اپنے خطاکاروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

دُرود پاک کی برکت سے آخرت میں انعامات

{29} نوری کاغذ کی برکت سے میزان کا پلڑا بھاری ہوگیا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرشِ الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔

اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ سید انبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اُمتی کو فرشتے دوزخ میں لے جارہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کے ایک اُمتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جارہے ہیں۔ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر اُن فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو! ٹھہر جاؤ!

فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ! ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ کی

حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارِ الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک پکڑ کر دربارِ الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری اُمت کے بارے میں رُسوا نہیں کروں گا۔

تو عرشِ الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو! اور اِس بندے کو واپس میزان پر لے چلو! فرشتے اُس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اُس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دُوں گا تو اُس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا، اس کو جنت میں لے جاؤ! جب فرشتے اُسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب عَزَّ وَجَلَّ کے فرشتو! ٹھہرو! اِس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں!

تب وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے، آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفی (ﷺ) ہوں اور یہ تیرا دُرود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لیے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ (القول البدیع ص123، معارج النبوۃ ص303)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم صلاۃ وسلاما علیك یارسولَ اللّٰہِ۔

اپنے خطا کاروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

{30}......امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا درود پاک:

ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے۔

فرمایا: ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا دُرود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور! وہ کون سا دُرود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغٰفِلُوْنَ۔

عبد اللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟

فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لیے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دُلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے دُولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔

میں نے پوچھا کس عمل کے سبب! فرمایا رسالہ میں جو دُرود پاک لکھا ہے اُس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے:

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغٰفِلُوْنَ۔

میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو اُنہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین ص 118)

دونوں میں سے کوئی ایک درود پاک پڑھا جا سکتا ہے کہ دونوں کا ایک ہی معنی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ الله
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ الله

{31} درود پاک کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں:

ایک بزرگ نماز پڑھ رہے تھے، جب تشہد میں بیٹھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے اُمتی! تو نے مجھ پر دُرود پاک کیوں نہیں پڑھا! عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ دُرودِ پاک پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں، عبادتیں اور دُعائیں روک دی جاتی ہیں، جب تک مجھ پر دُرود پاک نہ پڑھا جائے۔

سن لے! اگر کوئی بندہ قیامت کے دِن دربارِ الٰہی میں سارے جہان والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر دُرود پاک نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اُس کے منہ پر ماردی جائیں گی اور ایک بھی قبول نہ ہوگی۔

(آب کوثر: درۃ الناصحین ص 17)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{32} دنیادار کو زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ احمد بن ثابت فرماتے ہیں میں نے ایک رات خواب میں ندا سنی کہ جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے، تو میں اُس کے ساتھ چل دیا۔ کچھ لوگ دوڑے آرہے تھے۔

جب ہم پہنچے تو دیکھا کہ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بالا خانہ میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بائیں کو پھرا تاکہ دروازہ مل جائے تو لوگوں نے بلند آواز سے کہا دروازہ دائیں جانب ہے۔ میں دائیں مڑا تو دروازہ مل گیا، میں داخل ہوگیا، دیکھا کہ شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور جب میں قریب ہوا تو میرے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک بادل حائل ہوگیا جس کی وجہ سے میں کسی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ میں نے پڑھنا شروع کیا: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ۔

اورعرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہی میری عادت نہیں ہے؟

فرمایا میرے اور تیرے درمیان دُنیا کے پردے حائل ہو گئے ہیں اور

مجھے سرکار زجر و تنبیہ فرماتے۔ ہے کہ ہم تجھے منع کرتے ہیں کہ دُنیا اور دُنیا کے اہتمام سے باز آجا اور تو باز نہیں آتا اور رحمۃ اللعالمین سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے دیر تک نصیحت فرماتے رہے۔ میں نے دِل میں کہا یہ میری بدبختی ہے، ساتھ ہی رونے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کیا آپ میرے ضامن نہیں ہیں؟

فرمایا ہاں تو جنتی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں اللہ تعالیٰ کے نام پر اور اُس کے دربار جو آپ کی عزت و آبرو ہے اُس پر سوال کرتا ہوں کہ آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُس حجاب کو دُور فرما دے!

اِتنا عرض کرنا تھا کہ وہ بادل آہستہ آہستہ اُٹھنا شروع ہوا حتیٰ کہ میں نے سید دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور میں آپ کے قدموں پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور عرض کرتا رہا کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ضامن نہیں ہیں؟ تو فرمایا بے شک تو جنتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہم تجھے دُنیا کا اہتمام ترک کر دینے کو کہتے ہیں اور تو چھوڑتا نہیں ہے اور میں بیدار ہو گیا۔ (آبِ کوثر ص 257)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

{33} درود تامہ:

شیخ شاذلی فرماتے ہیں ایک مرتبہ جب میں زیارت سے نوازا گیا تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ کر پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کا بندہ ہوں اور تو میرا بندہ ہے۔

میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہاں میں اس پر راضی ہوں۔ فرمایا اگر تو راضی ہے تو، تو مجھ پر درودِ تامہ کیوں نہیں پڑھتا! عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ لمبا ہے اس لیے میں کوئی چھوٹا درود پاک پڑھ لیتا ہوں۔

فرمایا درودِ تامہ پڑھا کر! خواہ ایک ہی مرتبہ، اول و آخر پڑھ لیا کر! میں نے عرض کی وہ درودِ تامہ کیا ہے؟ تو سرکار ﷺ نے فرمایا درودِ تامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

(آبِ کوثر ص ۲۵۹: سعادۃ الدارین ص 132)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{34} تنگ دست غنی ہوگیا:

''تحفۃ الاخیار'' میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درود پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اُس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا کہ اُسے پتہ

بھی نہ چل سکا، حالانکہ وہ اُس سے پہلے حاجت منداور مفلس تھا۔

(آبِ کوثر ص ۲۵۹: سعادۃ الدارین ص 145)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{35} گناہگار کا چہرہ منور ہوگیا:

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خوری اُس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہوگیا تھا اور دُرود پاک کی برکت سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور دست رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور دُرست ہوگیا تھا۔

تو حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت کو سناؤ! تاکہ دُرودِ پاک کی برکت سے دُنیا و آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کرسکیں۔ (معارج النبوۃ ص 328 ج 1)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

دُرود پاک میں بخل کرنے والوں کے واقعات

{۳۶} کتاب میں درود پاک نہ لکھنے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت:

ابوعلی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے لیے ابوطاہر نے کچھ اجزاء لکھے تو میں نے اُن اجزاء میں دیکھا جہاں کہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نامی اسم گرامی لکھا ساتھ لکھا صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ تو میں نے ابو طاہر سے پوچھا یہ آپ نے کس لیے لکھا ہے؟ تو فرمایا میں ابتداءً جہاں کہیں حضور ﷺ کا اسم مبارک لکھتا تو ساتھ دُرود پاک نہ لکھتا، ایک دِن مجھے خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور میں نے سلام عرض کی۔

سید دو عالم ﷺ نے چہرۂ انور دُوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دُوسری طرف ہو کر سلام عرض کیا تو میرے آقا ﷺ نے دُوسری طرف چہرۂ انور پھیر لیا۔ تب میں نے سامنے سے حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے میرے آقا ﷺ! آپ میری طرف سے چہرۂ انور کیوں پھیر لیتے ہیں؟

فرمایا اِس لیے کہ تو کتاب میں میرا ذکر لکھتا ہے تو ساتھ دُرود پاک شامل نہیں کرتا۔ شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں اُس دِن سے جب بھی میں شاہِ کونین ﷺ کا اسم گرامی لکھتا ہوں تو ساتھ یہ لکھتا ہوں۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ (سعادۃ الدارین ص 130)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

{۳۷} درود پاک میں سستی کرنے والا:

ایک شخص باوجود نیک، پرہیزگار اور پابند نماز و روزہ ہونے کے دُرود پاک پڑھنے میں کوتاہی اور سستی کیا کرتا تھا۔

ایک رات خواب میں سید دو عالم ﷺ کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوا مگر حضورِ انور ﷺ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا اور شاہِ

کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتا اور ہر بار سرکار اُس سے اعراض فرماتے رہے۔

آخر اُس نے گھبرا کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں۔ عرض کی اگر نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر نظرِ عنایت نہیں فرما رہے! فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کی اُمت کا ہی ایک فرد ہوں اور میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اُمت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھے درُود پاک کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری نظرِ عنایت اور شفقت اُسی اُمتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درُود پاک پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اُس روز سے ہر روز بڑے شوق و محبت سے درُود پاک پڑھتا رہا۔ ایک دِن پھر وہ خواب میں زیارتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دِن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درُود پاک نہ چھوڑنا!

(معارج النبوۃ ص 328 ج 1)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصۡحَابِكَ يَا حَبِيۡبَ الله

{38} درود پاک میں بخل کرنے والے کا انجام:

ایک شخص جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ درُود پاک پڑھنے میں بخل کرتا تو اُس کی زبان گونگی ہو گئی اور آنکھوں سے اندھا ہو گیا بالآخر وہ حمام کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

نَعُوۡذُ بِاللهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَ مِنۡ سَيِّئَاتِ

اَعْمَالِنَا ۔ (سعادۃ الدارین ص 144)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

{39} درود پاک کو مٹانے والے کا انجام:

ایک عالم دین نے کسی رئیس کے لیے جو کہ موطا شریف سے بڑی محبت کرتا تھا موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کیا اور خوب اچھی طرح سے لکھا لیکن اُس نے جہاں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک آیا وہاں سے درود پاک مٹا دیا اور اِس جگہ صرف ''ص'' لکھ دیا۔ لکھ لینے کے بعد اُس رئیس کے ہاں پیش کیا تو وہ دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دینے کا ارادہ کیا، مگر اُس نے انعام دینے سے پہلے اُس کی اس خیانت کو دیکھ لیا اور بجائے انعام کے اُسے دھکے دے کر نکال دیا۔ پھر وہ عالم دین کنگال ہو گیا اور ذلت کی موت مر گیا۔ نعوذ باللہ من ذٰلک ۔ (سعادۃ الدارین ص 131)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ
وَعَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

{40} درود پاک نہ لکھنے والے کا انجام:

حضرت ابو زکریا عابدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک دوست نے بتایا کہ بصرہ میں ایک آدمی حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور قصداً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ درود پاک لکھنا چھوڑ دیتا تھا، محض کاغذ کی بچت کے لیے۔ اس کے دائیں ہاتھ کو آکلہ کی بیماری لگ گئی اور وہ اِسی درد میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ (سعادۃ الدارین ص 131)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

درود وسلام کی برکت:

میرے دوست مولانا محمد یوسف رضا عطاری سلمہ الباری (آف گوجرہ) کے والد محترم ہیڈ ماسٹر بشیر احمد صاحب نے درود پاک کے فضائل وغیرہ سن کر ایک کروڑ مرتبہ درود پاک سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ پیش کیا جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو عمرہ شریف کی سعادت بخشی اور روضہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے نوازا کیا اور حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من زار قبری وجبت لہ شفاعتی کی نوید جانفزا کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن گئے۔ یہ سب درود وسلام کی برکت سے ہوا۔

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو
حاضری کی جو تمنا ہے تو درود پڑھو
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
وَعَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

دعاؤں کا طلبگار

محمد قاسم عطاری عفی عنہ

طہارت ۔ نماز ۔ روزہ ۔ زکوٰۃ ۔ حج ۔ عُمرہ اور ۔ تلاوت قرآن مجید
کے آداب و احکام ۔ فقہی مسائل اور ۔ صحیح اِسلامی عقائد کا مجمُوعہ

ہمارا دین

سکولوں ۔ کالجوں ۔ یونیورسٹیوں اور مدارسِ دینیہ کے
شعبہ ناظرہ و حفظ کے طلباء و طالبات کے لیے نہایت مُفید

مؤلف
مِرزا ریاض احمد

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com